

UNIVERSAL
LIBRARY

OU-232774

UNIVERSAL
LIBRARY

مَنْ شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لَكَ شَاكِرِينَ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لَكَ شَاكِرِينَ

مَنْ شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

اگر کتاب در دو زبان میں بھی بطریق تشریحی ہو تو موجب شاعت دین بخوبی ہوگی اور ہم سب اس کی ترویج میں انشاء اللہ تعالیٰ اعانت کریں گے اور سب باعث
 اور پر تجسس کتاب کے ہونے کے باعث ہر چند غدر کو فرضی تھا لیکن یہی آوری ارشاد ایسے دوستوں کی ایسے کام میں کہ ہم خدمت دین اور ہم تنگی میں اپنے آپ کا کچھ
 موجب سماعت اور برکت کا جاسکے اللہ تعالیٰ کی مدد پر نظر کی امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ یونہی تمام خطا فرماوے اور میری کسی کوتاہی کے لیے کہ یہ کتاب جو حکایت
 دارین اور فلاح نشاۃ ثانیہ میں ہر سرفراز و ہار و شاکستہ المسلمین کو ساتھ میرے اور سب ناظرین ان حالات کے قیامت میں من اعلیٰ فرماوے اور صاحبین کے
 اور اگرچہ ہر چند یہ حالات اب تک اردو زبان میں کہیں لکھے نہیں گئے لیکن غرض اس تحریر سے قطع بیان گذری ہوئی باتوں کا نہیں بلکہ نصیحت اور تذکرہ و واسطے
 سب مسلمانوں کے کہ اس کو دیکھیں اور سنیں تا معلوم ہوا کہ لوگوں نے اسلامی دنیا پر جو اور کمال و سکا کہ غم و اسکا رضامندی ازیدی اور فلاح دارین ہو کہ کون کون سے ہیں اور
 طرز و روش ملت صاحبین کی عبادت میں اور مجلس ہونا اور کانیکوں پر کس قدر تھا اور باوجود اس جدوجہد کے اور جان ستاری اور عرق ریزی کے آج بھی
 ایک دوسرے سے کیا معاملہ ہوتے تھے اور محلات دوسرے کی اپنے آپ پر قدم کرتے تھے اور اپنے تئیں نور اور قوت و شجاعت پر اونگوں و تنہا اور باوجود اس
 فتوحات اور اموال کثیرہ کے دنیا کو نہ ترکہ و دار اور کاروان سر نہ جانتے تھے اور غر باور باب عجاہات پر اونکو کس قدر توجہ تھی پس بظن باتوں کے کہ تھا
 قطع نظر بیان فتوحات سے بے مثل ہیچ اخلاق و وعظ کے بھی کہہ کر ایک شخص آپ کو عبادات اور معاملات میں متبع انتہا کرے اور آپس میں اتفاق و موافقت میں
 کہ حالات ان بزرگواروں کے عین غریبت اور طریقت میں اور مطلقہ کرنے والے پر اسلئے غار بہر جاوینگے اشتقاقیات اور اخلاق کامل مسلمانوں کے ہوں تعالیٰ
 و توفیق اور توفیق یہ کہ اس کتاب کو میں باب پر عجاہات ہیچ غزوات حضرت علی علیہ وسلم کے گناہ عجب سے امیر المومنین میں ساتھ اہل بدعت کے اور تمام
 باب کا محارک الاسلام مع الاعداء و الحسود و ہجرت و دروہا و باج و فتوحات کے جو تمام میں واقع ہوئے ہیں موسوم ہوا تخلصہ اب الاعلام فی
 فتوحات الشام اور میرزا باجمہ اور عراق کی فتح میں موسوم ساتھ ترتیب الیاق فی فتوح مصر و العراق اور نامہاں سب کتاب تمام و کاملاً
 شہرت الاسلام حفظ اور نہ لکھے سینہ امین نامہ راویوں کے مگر راوی اخیر کو واسطے سہولت اور اختصار کے مثل صاحب شہادت کے واسطے ہٹا
 کرے نہ کہ کتاب پر اور جو کچھ شہدہ ہو کسی روایت میں وہ دیکھئے اس کو کتاب و اقدی میں اب ناظرین فتوحات سے امیدوار ہوں کہ اگر کسی نے خطا
 دیکھیں قبل عنایت اصلاح فراویں کہ میں اور سب بھائی مسلمان ہیچ اشاعت ذکر اسحاب حضرت خیر الامام اور بیان حالات پیشوا یاں اسلام کے
 ایک دوسرے کے عین اور ہو گا کہ میں نہ در پی الفاظ خطا و ارام اللہ تعالیٰ ہر ایک کو توفیق خدمت میں عطا فرماوے و منہ التوفیق و بدستہ تعین

احوال مصنف کا

مستقل کتاب میں حکماں سے کثرت اولی ابوعبد اللہ نامہ بن محمد بن واقد الوادی المدنی جو مولیٰ بن یحییٰ نامہ کے اور کما گیا جو مولیٰ بن یحییٰ نامہ کے
 امام ہیں با حدیث میں کی تصنیف میں ہیں احوال خانہ وغیرہ میں اور کتاب ہر ایک کی بیان و ت میں ذکر کیا اور حسین مرتد و عاب کا بعد فتوحات حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ان کے صحابہ کرام کی اون سے مثل طلیح بن خولید اسدی اور ہونسی و سید الکذاب و روایتیں اس کی ہیں ابن زب اور عمر
 بن ارشاد و مالک بن انس اور ثوری وغیرہ رحمہم اللہ سے اور مایلاہ کاغذ سے وادی کے محمد بن سعد میں اور ابو مالک اور جاعت و یحییٰ بن علی سے اور
 قاضی سے یہ خط ابعد اس کے عجیب شرفی میں جو اوقاف قاضی لکھا انکو اماموں نے عمل عسکرہ مدی کا اور بعد اہل حدیث نے انکو ضعیف جاننا اور بہت تکریم
 و تکریم کا تھا انکی خلیفہ اماموں اور بہت رعایت کرتا تھا اور خط لکھا اکیلا و اقدی نے ناموں کو شکایت فرج میں اور حال اپنے قرض کا اور دعین کی قدر و قدر
 اس شخص میں تو لکھا اور ہر اماموں نے اپنے نامہ سے تعجب میں نہ و صلیتین میں تھا اور یا تو سخاوت سے کھول دینے کا تھیرے واسطے اور اولے اس پر
 کہ جو کما لو مالک ہو اور جہانے پر لکھنیا کی جگہ کی کہ ذکر کیا تو نے اسے بعض قرض اپنا ہو کر کما کھنے واسطے تیرے دو چند او سقد کا کونے سوال کیا اگرچہ
 تھے کہ کو تیری حاجت کو جو غنچے سے اب زیادہ کر اپنے نامہ کھولنے میں کہ تحقیق غزلۃ الصدقانی کے کھلے ہیں ابدا تھا اسکا ساتھ خیر کے دار ہوا و
 حدیث بھی تو نے مجھے جبکہ تھا و اور ہذا علیہ رشید کے کہ یہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمانبردار کو یا نہ تحقیق میان رزق کی ہیچ مطالبہ عرض کے ہیں

اوتار تار ایسا جانا واسطے بندوں کے رزق اور کفارت کے خرچ کے جسے بہت جاہت پایا اور جسے کچھ کیا گیا کہ کماؤاقدی کے زمین بھول گیا تھا اس حدیث کو پس ہوا یاد دلانا کا محکوم بڑا دل سے اس سے اور وایت کی وادی سے بشر حافی نے ایک حکایت کہ سننا اوشے کہتے تھے حقایق کی کھنڈ لکھے واسطے بنار کے اسطو پر کہ لوہے تین پتے زیتون کے لکھے پیٹھ کے دن ساتھ طہارت کے ایک طرف لفظ جنم ترقی دوسرے چہنم عیشیہ تیسرے جنم غم و تھوڑے اٹو کو تھیں میں اور باندے کا لٹو یا تھوڑے بنجارو لے کے کماؤاقدی نے خبر کیا سینے اس لے گا اور با صبح و فاع اور ایسا بن گیا اس حکایت کو ابو الفرج بن جوزی نے ایسا کتاب میں کہ لکھی ہیں اوس میں روایتیں بنیانی سے اور روایت کی مسعودی نے کتاب روح الذہب میں کہ لکھا وادی نے تھے میرے دوست اور ایک انہیں سے ناشی تھا اور تھے ہم نسل ایک شخص کے اور پونچھ چکونگی سخت اور قریب ہوں خید کہا میری موت نے کہ ہم سر کہتے ہیں خیف او شہر پر لکین اس کے چارے جو یہ ہیں تو فتنہ ہول پر اور ان کی محبت سے کہ دیکھیں گے پڑوسیوں کے لوگوں کو اندر سے کھینچ کر اپنے گروں سے اور یاس مال پر چڑھ کر پڑوں سے جو لے لیکن کچھ دیکھ کر صرف کر دین میں لے گیا اور وادی نے لکھا سینے اپنے دوست بھی کہوا لے کیا سینے اوس چکر کا جو حاضر ہو کر آیا میرے پاس وہ ایک تحصیل لیے ہوئے اور کہا اس میں ہزار روپیہ ہیں کچھ تو روپیہ میری بھی کھپ چکا ہو دوسرے بار کے شکایت کرتا تھا مسائل اسکے شکایت کی تھی سینے اپنے دوست ناشی سے پھر لے آیا میں وہ تحصیل موضع بندھی اوس بار کو اگر گاں میں جہاں وہ رہا اوس میں اپنی بی بی کی جیسا سے بچہ آیا میں کہو تو اچھا جانا اسکا کم کو میری عورت نے اور نہ کچھ بچی ہوئی اور تھے ہم اس حال میں کیا کیا میرے دوست ناشی اور اوس کے ساتھ دہی ہی ایک پیمانہ تھی کہ اوس سے کچھ کو کیا کھاٹے اوس میں کہ دیکھا تھا میں کچھ کو کیا سینے اوس سے تمام قصہ بچہ کہا میرے دوست ناشی نے کہ تو نے موقع کیا میں میرے اور حال یہ کہ نہیں مالک ہوں میں اب پر زمین کے مگر اوس چکر کا کھیا اوسکو میں نے طرف ترے پھر لکھا سینے طرف دوست اپنے کے کسوا لے کر تھا میں اوس سے دوستی کا وہ لے آیا میرے پاس پیمانہ میری تھوڑا کئی ہوئی کماؤاقدی نے کہ نہ فرست لیا سینے آپس میں اٹھ ہزار روپوں کو لیا اوس کے نکالے واسطے اپنی بی بی کے سوروپی اور پونچھی بچہ ہاں کو تو بگڑا بچکا اور مجھے پونچھیا یہ قصہ شروع کی سینے اس خبر کی تو حکم کیا سینے واسطے ہمارے سات ہزار اخروں کا واسطے ہر ایک کے بہت بھون دو تونوں سے دودھ ہزار شہری اور واسطی میری عورت کے ایک ہزار شہری اتنی اور تھیں ذکر کیا خطیب نے بیچ تاریخ بغداد کے اس حکایت کو اور واقعہ کو ولادت وادی کی اول سال ایک دو تھیں میں اور وفات کی آخر روز میں بچہ لیا روپوں ذی الحجہ کے دوسو سات میں اور او وقت میں قاضی تھے بغداد کے بیچ جانب غری کے ایسا کہا میں ابن قتیبہ نے اور کہا سنان قاضی تھے جانب شہری میں اور غلام بچی اور او کے محمد بن سماعہ تھے اور وہ فون ہوئے مقابر خیران میں اور کہا گیا یہ کہ وفات بائی سال دو تونوں میں اور پھلا تو ان حجی اور عورتوں کی اکثر برس کی تھی اور وادی نسبت بہ طرف واقعے کے جو ان کے جائے اوتھے اسکو ہمدی نام ایک محل بغداد کا یہ اب مشہور ساتھ حقائق کے جانب شہری میں تاکو کیا اوسکو ابو جعفر منصور نے اپنے بیٹے ہمدی کے نام پر کہتا ہے یہی مترجم عفا اللحدت کے اختصار کا اس کتاب میں اور ترجمہ الفاظ کے زبان سلیس ہندی میں موافق خود پیش اپنے اصحاب کے مگر بعض جا بجا ضرورت حاصل سن لکھا یا جان از تہذیب الفاظ میں باعث خلاف ہوئے ہمارے کے سمجھا مطلب کا دشوار تھا اور حیا واسطے مزید توسیع ہوا اور اس نے روایت یا رفعت شک کے حاجت ہوئی تو وہاں حاصل مضمون کو بھی لکھا یا اور جان لیا چاہیے کہ امام وادی کی کو یہ چند کہ یہ استاد ہیں بخاری کے اور لوگوں نے ضعیف لکھا ہو لیکن جناب قاضی سنار اور بائی جی نے اپنی تفسیر مطہر میں دوسرے بارے میں فیجس قول اللہ عز وجل کے ولا تخلفوا عنکم فی حقکم و لا تخلفوا عنکم فی حقکم و لا تخلفوا عنکم فی حقکم لکھا کہ خبر اوقاف فی المناشی مشمول الذکر الخلف الا انما الخلف و من اللہ و فی حق و بہ استعان مشنوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم			
زمانہ قتل جو میری و دفاتر	نوشہ امیریکا فی کارزار	ہر ایک صفحہ میں اسدین مداح نگہ	نہیں ذکر بقیہ و خبر و زندگ
صد لے دہل جو میری قتل	بنو اعدا اکبر علم	ہر ایک سمت فوج حریز کا گذر	مناہین میں دسب بار و نہ

بیادہ کوئی اور کوئی کوئی سوار کسی کا کہیں نیز خود نشان کہیں مثل کسی کہیں ملعون کہیں اہل ردت سے ہیں بدخواہ کہیں تھوڑے غرض سے برصرتی بار عیان ہی برعجب از خیر الواری شہادت کو مقصود جان مانگر رہے سب رضا جو سے پروردگار	غرض ہیں رضا جو سے پروردگار ہو جسم خواہ سے جالستان غرض ہیں بیان خوب بفتی حرب خوشند مانند ابر سیاہ کیا کہر سے پاک انجام کار کہ ہوں کم ہمت نظر آستان ہزاروں میں نہا ہونے حکمگر سمجھ دار دنیا کو ناپایدار شکستہ چاکر جب سے تمام	کیا کسی نے کہیں بسید رنج کہیں موت کا تیر ہی نامہ بر کہیں کا فرائض سب کو کیا کہیں تیغ سے غازیوں کی نام عجم پر کہیں کسب کسب کر تیغ تیز رہے ہر ادائی میں نامت شیر رواج شریعت میں ہر سچ غلام رقم چلے دی داستان بدر کا ہوئے اہل میں نادو و فتنہ کا	زبون شوگر کسے کو زیر تیغ کہیں چون پختہ بنے باندھی کر زبون اور گرفتار روز و نا ہوئے قافیہ تنگ سب روم و شام کیا او کو آوارہ وقت ستیز مقابل بیادہ عدو کے دلیر رہے سارے شعل و جاس کام کہ جس سے قوی دین زندان چو
--	---	---	--

گما و اقدی نے حدیث کی جسے بہت راویوں نے دریا لیکہ بعض راویوں کے بہت حافظ تھے اپنی حدیث کے بعض سے او لکھا سینہ پر دھرتے
گوکہ حدیث کی جیسے اونھوں نے پھر کہا سہوں نے کہ شریف لائے رسول اللہ صلی علیہ وسلم سے میں پیر کے دن باجوین تاریخ پنج جمع الاول
کی اور کہا گیا جو میری تاریخ اور ثابت راویوں تاریخ ی اور تھا اول نشان کہ آراستہ کیا او کو حضرت علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے واسطے خود بنی و اہل طلب
کے شہر رضوان میں جہت سے کہ پیش آئے تھے قافلہ قریش کے پھر نشان عیدہ بن حارث کا شوال میں آئوین تھیں واسطے رو اگلی طرف
رائع کے اور رائف بن کوس پوچھنے لگا کیا وہاں سے قدیم کو چہ تیرہ سید بن ابی وقاص کا طرف خزاعہ کے نوین تھیں ذیقعدہ کے پھر فرمودہ کیا رسول اللہ صلی
تعالیٰ علیہ وسلم نے سفر میں گیا جوین تھیں وہاں تک کہ پوچھے مقام ابوا میں پھر لوٹ آئے اور نو اکام اور باہر سے بندروں پھر وہ کیا بواسطہ کایج اللہ تعالیٰ
شرع تیر لوگوں تھیں پیش آئے قافلہ قریش کو اور امین راہ پر خلف اور اس کے ساتھی قریش تھے اور وہ ہر اپرا انساوٹ پھر لوٹ آئے اور نہ طلب
بواسطہ حضرت قریش پھر فرمودہ کیا راجع الاول تیر تھوں تھیں واسطے ڈھونڈنے کزیرین باہر قریش کے وہاں تک کہ پوچھے ہر کو پھر لوٹ آئے پھر فرمودہ
جمادی الاول میں تھیں تھیں کہ سکل تھے واسطے قافلون قریش کے جب کہ گئے و شام کو اور اسکا غزوہ ذی العشر و لامی پھر لوٹ آئے اور روانہ کیا
عبدالہ بن شمس کو طرف نجد کے حبشہ کے شہر شریع تھوں تھیں پھر فرمودہ کیا بدر قتال کا سترھویں تاریخ رمضان کی شبت کے دن بائیسویں تھیں پھر
تیرہ بیجا طرف صحرا بہت روان کے او قتل کیا انکو عیسٰی بن ہدی بن غر شہ نے کہا راوی نے حدیث کی عبدالہ بن حارث بن فضل نے ایشاب سے لکھا
انھوں نے قتل کیا عبدالہ بنہ موان کے کچھ بیسویں تاریخ رمضان کی شروع اونیسویں تھیں حیرت کے پھر تیرہ بیسویں تاریخ رمضان کے باطل کو شوال
میں بیسویں تھیں پھر وہ کیا قنقاع کا آتے شوال میں بیسویں تھیں پھر واقع ہوا غزوہ السویق ذی الحجہ میں بیسویں تھیں پھر فرمودہ کیا طرف بنی سلیم کے
موضع کزیرین ہجرت کے تھیں تھیں پھر تیرہ بیسویں واسطے قتل ابن شہر کے رجب الاول میں بیسویں تھیں پھر وہ قطیفان بن ابی حنظلہ کے اور
او کو ذو القعدہ میں رجب الاول میں بیسویں تھیں پھر تیرہ سید عبدالہ بن شمس کا ہر طرف شقیان بن خالد بن تیغ بٹلی کے کہما عبدالہ سے کلان میں سے
پیر کو باجوین تاریخ حرم کی بیسویں تھیں پھر غایب رہا امصارہ دن اور یکا میں بیسویں تھیں پھر حرم کو پھر فرمودہ ہو ابجران کا ہادی الاولی رجب بیسویں
تھیں پھر واقع ہوا سرتہ القردہ کو سہمیں آتے تھیں زبیر بن عارث ہادی الاثرہ میں انھما بیسویں تھیں کہ او سہمیں تھا ابی سہمیں بن عرب پھر واقع ہوا غزوہ احد
شوال میں بیسویں تھیں پھر وہ ہمدان الاولی میں بیسویں تھیں پھر تیرہ سید عبدالہ بن شمس کا ہر طرف شقیان بن خالد بن تیغ بٹلی کے کہما عبدالہ سے کلان میں سے
بنی امسک کے بیسویں تھیں حرم میں پھر واقع ہوا پیر جو کہ امیر اس کے مندر بن عمرو تھیں بیسویں تھیں مغزین میں پھر واقع ہوا غزوہ الجوج اوسی بیسویں
کہ امیر اس کے مندر تھے پھر وہ کیا آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی انصاریہ رجب الاول میں بیسویں تھیں پھر فرمودہ کیا آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

جو تھا صیدہ بن مارت کو لکھ کر کام نہ جانے تھے اپنے ہاتھوں کو شل این الی داد و داری کے اور تھے معاذ و عوف اور سید و بیٹے حضرت کے اور بولی اٹھ کر باہر
 اوپر ایک لوٹ کے اور اسی کے علقہ بن حرم و حارث بن ثمان ایک لوٹ پر اور حارث بن یحیٰ و قطیفہ بن عامر بن عتیکہ و عبد اللہ بن عمرو بن غلام ایک
 اونٹ پر اور تھے عقیقہ بن یزید و ان و ملک بن عمر ایک لوٹ پر چکا نام عقیقہ تھا اور ایک تھا عبد کا اور عبد بن عمرو اور سید بن عمرو و سید بن رجیع
 ایک لوٹ پر جو عبد کا تھا اور عمار بن یاسر اور ابن مسعود ایک لوٹ پر اور عبد اللہ بن کعب اور ابو داری و سید بن قیس اور شریعہ عبد بن کعب
 اور ثمان اور قدامہ اور عبد اللہ بیٹے سلطون کے اور اساب بن ثمان ایک شتر پر کد اور ترے اور حارث بن کعب و باری باری اور ابو کعب اور عمرو بن عبد اللہ بن
 ابن عوف ایک شتر پر اور عبد بن معاذ اور افکہ برادر اور افکہ بیٹے حارث بن یاسر اور حارث بن ابن حارث اور ابن ایک شتر حارث بن عبد اللہ بن مسعود کا اور نام
 او کا و ذوال تھا اور عبد بن یزید اور سید بن ہلالہ و عبد بن بشر و رافع بن یزید و حارث بن قریظہ ایک لوٹ پر جو عبد بن یزید کا تھا و یزید اور تھا اسکے پاس سوا
 ایک صاع شتر کے رعایت تہیٰ معاذ بن رفاعہ نے اپنے باپ سے لے کر اس کا سبب چھرا اور حضرت علی علیہ السلام کی طرف سے کہ اور تھے تین تین آدمی اور ترے چڑھتے
 ایک شتر پر بن اور میرا بھائی تھا اور بن رافع تھے اپنے ایک شتر پر اور ساتھ ہوئے تھے ہارے عبد بن یزید بن عامر بن کعب اور جب کو پہنچے مصلح روٹھ
 گرا ہوا اور شتر اور چھٹا ایک کھک کہیں کہیں ہارے بھائی نے اسے اندر نہ دیا تھے تین تیرے کہ اگر کوٹا دے تو کھک اس شتر پر طوف میں تھے تو قرنی کے ایک اور کھک گذرے
 ہمیں قرنی علی علیہ السلام اور ہمیں ان میں تھے یہی عرض کی تھے یا رسول اللہ چھٹا ایک اونٹ ہمارا پس طلب کیا حضرت نے بانی اور کھک کی اور حضور فرمایا ایک ہارے بن
 پھر کھک کو اسکا نوٹھیں گولا پہننے پھر ڈالا آپ نے وہ بانی اوسکے نوٹھیں پھر اوسکے سر پر چھو لگی گردن اور شانہ اور کمان اور پشت اور زور پڑھا اور ہم پھر فرمایا
 سوار ہوا اور روانہ ہوئے آنحضرت کے کہیں جاتے ہم حضرت سے شنب موضع حضرت بن اور شتر ہمارا اور لے لیے آتھا پھر کھک کو جان تک کھک کو پہنچے ہم جاتے
 ہوئے بدر سے عید گاہ میں تھے چھٹا ایک ہمارا پس قرنی کی اوسکی میرے بھائی نے واسطے پر کر کے ڈر کے اور قیس کو دگا و شت اسکا کمان را دی کہ کہ
 سوار ہوئے سعد بن جہادہ بدر کی راہ میں پچاس تھان پر اور روایت ہے سعد بن وقاص سے کہ پہلے ہم بدر کو ہم اور حضرت کے اور تھے شتر اونٹ ہمارے ہمراہ
 پس نبوت نبوت حارث بن قریظہ بن یزید اور وہ آدمی ایک ایک شتر پر اور ثمان راہ ملک بن قریظہ سے کہ اب کے اواسطے کہ پہلے جلتا تھا اور تھوڑا
 اور سوار ہوئے ابن نے اپنے ایک قدام اور دھماکی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے واسطے ہم سعد بن کعب کے کہ وہ اندر سے تیرے پیادہ بن میں اس کو لکھو اور
 ہمیں میں پس پہنچا کہ تیرے کو لکھو اور سعد بن قریظہ بن یزید کے کہ اسکا اور بے یار میں پچاسی کہ کو لکھتے فضل سے کہ اس سعد نے کہیں کوٹا کوئی ان لوگوں سے کہ
 ارادہ رکھتا تھا سوار کی کا گرا یا ایک ایک شخص نے اپنے ہاتھوں کو اور لباس پہنا ہر نہ لوگوں نے اور حال کا حال تمام شہنوں کی زار و است اور لے اسوا فاع
 قیدیوں کے غریبی ہو گیا اوس سے حضرت اور اس کے آنحضرت نے قیدیوں قیس بن ابی صعصکہ و راس مال جمعہ کا عمرو بن یزید بن عوف بن عبد بن ولید اور یزید
 کو کو گرفتار کے جب کہ شتر سے قیاس سے واسطے گنج مسلمانوں کے پس کھک ایک اسکو بیڑی عقیقہ پر پس شاکا اور زبیری حضرت کا اور روانہ ہوئے حضرت بن قریظہ
 سے پھر جلیلہ بن عقیقہ کی راہ پر چلے اور جو غصہ تھی یہاں تک کہ پہنچے موضع بلیا ابن ازیم بن اور ترے وٹان پہنچے ایک شجر کے کہیں کھک سے پہلے کہ کو لکھتے
 ایک کھک علی بن یزید بن اور سانی ایک پس اس پر چڑھی اور ہم حضرت علی علیہ وسلم نے کہا سعد بن ابی وقاص سے کہ اب کے پہنچے موضع شریان میں اور ہم آج سے حضرت
 کا سر سود کھک اس میں کو کہ اس سعد نے پس کھک لایا تھے تیرا اور کھک اس کو کمان میں اور کھک سے پہلے آنحضرت پہنچے میرے اور کھک سے مبارک لپا نہ دیں
 میرے دونوں کا یہ عیون کے پھر فرمایا تیرا اسکو اور حاکمی اسے پھر چاہتے اسکا نشانے پر پس اگر تیرے اوس میں ہر ان کی گردن میں پس ہم فرمایا آنحضرت سے اور
 دوڑا ان اس کے پھر لکھنے کو پس نہ کھک اس کو سینے اور اوٹھایا اسکو پھر اور ترے ہم عمرو بن یزید اور کھک سے فرمایا آنحضرت علی علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 گوشت اسکا زبیران جہاب کے اور روایت ہے کہ اوس لشکر میں دو کھک سے ایک شتر بن ابی مرثد غوی کا اور دو سوار اقد بن عمرو بن کلاب و طیف بن حارث بن
 اور کھک اور سعد بن کعب کے کہ اسکا کھک اور واسطے حضرت زبیر کے لکھتے تحقیق یہی ہو نا دیکھو وٹان کا و نوٹھیں انکھک اس بات میں کہ کھک ایک کھک اسکا کھک اور تیرے
 مقداد بن عوف سے کہ اس انھوں نے تھا ساتھ میرے کا کھک اور زبیر بن جحش کا کھک اور یزید کی کہ حضرت سے اوس میں شول پہنچے کھک سے پر کہ ام اسکا سبیل تھا کہ کھک

بدر کی راہ میں

بعد کے کہ کیا نام رکھنے کی اپنی قوم کو اور راضی ہو گئے قطع قربت پر اپنے کیا گمان کر رہے ہو تم کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ اپنے نائب اور جگہ پر واقعہ سرگزشت کا ایسا کہ ساتھ میرے وہ مجموعہ میرے ایک ٹھوسٹی آدمی ہیں گھر کے کھڑے تھے جن جہان جہان اتروں میں اور بیٹے ہیں جبکہ طویل میں بن چلے شاپویم دونوں اگر راضی ہو اس بات پس کیا انھوں نے اور ابو بکر صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو تو نے اپنی قوم کو پھر کہا عتبہ نے اپنے بھائی شیبہ سے کہ یہ شخص نخوس یا نہیں اسکو قربت پر بہ اسختر سے ہے جو کہ پھر اساتھ آیا اور بدو اس کے بیٹا یہ اجراہ جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پس اول چلو اور ست مسکو کنا اسباب کا شیبہ نے والدہ چکی یہ عار اور نامی ہمراہی ابو الولید کو ٹہلے میں ہم اکریں ہمراہ ہوئے لشکر کے بنا چاری ہمان تک کہ پونچھے موضع جھم میں عشا کو پس سو یا جیم میں ہمدل پھر کہا ماہ سننے بعد بداری کے لوگوں سے کہ وہ کجا سینے لگے ہوئے ایک شخص کو گھوڑے پر اور رخصا ساتھ اس کے ایک اونٹ پس کھڑا ہوا پس میرے اور کہا ماہ سننے اگر کہا گیا عتبہ اور شیبہ اور رستہ الاسود اور اسید بن خلف اور ابو البختری اور ابو اجم اور نفل بن خیلہ وغیرہ انھوں نے قریش کے اور میں نے اپنے بھی اور قدیم واسطیل بن عمرو ربحا کا عمارت بن بن شام اپنے بھائی سے پھر سنا سینا ایک شخص کو کہتا ہے والدہ جاتے ہو تم اپنی قتل گاہ میں پھر کجا سینے اوس جاکو کہ کڑھی کیا اوستہ سینہ لیٹنے اونٹ کا اور چھوڑا اوسکو لشکر میں پس نیچا کو خیمہ کے پڑا اوسکا بھائی فون ہر ایک خیمے میں پس کہا کسی نے خواب میں کہ تم کس کے ابو بکر کے اور مطلع ہوئے اس سے کہ ان لوگ لشکر کے پس کہا ابو بکر نے یہاں یہ ایک اور بنی نبی طلب کا دیکھ لیا کل کو کوئی لایا تھا ہمراہ اسختر اور اسباب اپنے پس کہا قریش نے ہم سے کدل لگی تھی شیطان نے خواب میں کل کو طار ہوگا خلاف اسکا بھکر قتل ہوئے جسے بڑے اسباب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے امیر بڑے شایکے کہا راوی نے پس کہا عتبہ نے اپنے بھائی سے خلوت میں بن مناسب بلوٹ جانا ہمان سے کہ طالع ہو یا خواب انکے کے خواب سے اور بانی ہوا عداس کے قول سے والدہ جمہوٹھ کہا ہے عداس نے اور اگر زمین طالع واقع کے دعویٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا تو قبل عرب بہت میں کہ غارت گشت کا لینگا ابو بکر سے ہمارے اور اگر چہ حقوالبتکا تو ہو گئے ہم تک ترعب کے سبب اپنے پس کہا شیبہ نے بات یون ہی کہی تو نے انکی کہ لوٹ چلے ہم لشکر سے پس کیا ابو بکر پس انکے ہوتے ہیں اور کہا کیا کہ یہ ہے تو کہا انھوں نے مسلح کرتے ہیں ہم لوٹنے کی کب زمینیں خال کرنا تو طرف خواب خاک کے اور جیم کے اور کہنے عداس کے پس کہا ابو بکر نے کہ والدہ غراب کہتے ہو تم اپنی قوم کو اور قطع قربت کرتے ہو اوستہ پس کہا ان دونوں نے کہ ہلاک ہوا تو اب ہلاک کیا ہم لوگوں کو والدہ تو نے پس ساتھ رہے لشکر کے لہا چاری سے

یجانا ابو سفیان کا قافلہ کو کہ میں بچا اور بھیجنا قاصد واسطی لوٹا نے لشکر قریش کے اور راضی ہوا اکثر اہل لشکر کا لوٹے پر لیکن شومی ابو بکر سے گرفتار ہونا سب کا پیچہ مرگ و خواری میں لیکن لوٹ مہمانی نہر وغیرہ کا لے کر دیکر کے

چہرہ نکال لے گیا ابو سفیان قافلہ کو بچا کو بھیجا قریش کی طاعت قیس بن امیہ انیس کو کہ تھا اوس قافلے میں اور کہا اوس سے کہ لوٹا یجانا لوگوں کو اور کوٹنا تو کہی گیا قافلہ تھا را پس بنو اہل شرب پر کہ نہیں کوکجا مت اونکی سوا اسکے نہد کہ نہ نکلے تھے کہ کجا فطرت اور قافلہ کے اور مٹھو کر کہا اوسکو اللہ تعالیٰ نے پس اگر نہ تو نے تو میرے کہنے سے تو لوٹنا عورتوں کو کہ نہیں اعتبار راہی کا کیا واقعہ ہو یا جام اوسکا پس آئے قیس پس قریش کے اور کہا اوستہ لیکن مانا انھوں نے اور کہا کہ لوٹا لے جتے ہیں ہم اون چھو کر کوں بیچ دیا کو موضع جھم سے پھر لوٹا وہ قاصد اور ابو سفیان سے موضع بد میں جو مکہ میں ہے حذیفہ سفیان سے اونٹ لیں اس کے سے پس کہا اوس سے جواب قریش کا تو کہا ابو سفیان نے انھوں ای قوم پر کام جو عرب بن شام یعنی ابو بکر کا لوٹے اوستہ مکہ بنیال اپنی ہر داری کے اور بغاوت کی شیک بغاوت نخوس اور گشتاے والی جو اگر بدو نبی بنیہر صاحب کا امیر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا کہنے چار کے تک مرض کے بھیج دیا عورتوں کو اور کہا ابو بکر نے ہم اندہ لوٹیں گے یہاں تک کہ پونچھیں بد میں اور سخا مان اونٹوں سید عیالیت کا اور جیم چوتے عرب اوس کے ہزار میں پس مطلع ہو گئے سب لوگ ہمارے لئے ستارہ دھنکے وہاں میں ان کو نہ دیکر کے انھوں ان کو اور دعوت کر کے اور جیم کے غراب اوسنیں گے راگ پس قافلہ ہوا پیانے سب عرب ہماری شجاعت پر اور روانہ کیا تھا قریش نے وقت رو اگلی کے کہ سے فرات بن حیان عملی کا ابو سفیان کو کھڑے اوسکو نے لشکر کی پس جب کہ ملاقات ابو سفیان سے تو خوف کیا ابو سفیان نے ان لوگوں کا کہ گئے تھے وہ کہنا سے دریا کی راستے اور لوٹا ہوا

بہا در تھے شیخے میں اور نہ اسلام لائے تھے اس وقت تک پس آئی یہ دونوں لشکر طرہ پیکر میں اخفرت سے ملے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موضع عقیق میں اور
 جب بھیجے ہوئے تھے لوہے میں بسن بچا نا انکو اخفرت سے اور توجہ ہوئے آپ طرف سعد بن عاصف کے کہ وہ نے تھے برابر ہلو کے پس فرمایا اوستے اخفرت
 کے کیا نہیں شیخے ضیاب بن سنان عرض کی اور غصہ سے کہ مان یہودی یوں کیا غیب یمان تک کہ کراوا سنے اگر تک اخفرت کی کو اتنی کا پس فرمایا اوستے
 اور قیس بن محرز سے اخفرت نے کہ کسو اسطے آئے تو ساتھ ہمارے اور بعضوں نے نام قیس کے باپ کا عار تھا کہما جس عرض کی اور دونوں نے کہن
 آپ بیٹے ہماری ہیں کہ اور پڑوسی ہمارے ہیں جب کہ نیکے آپ اراکی کو تو نے کہ ہم بھی ساتھ اپنی قوم کے واسطے لڑائی کے تاکہ حاصل کرے غنیمت کو بیش
 اخفرت نے کہ نیکے سات ہمارے جو شخص کہہ مو ہمارے دین پس عرض کی غیب نے کہ جانتے ہیں مجھ کو سب لوگ کہ میں بڑا دلدار اور جنگاں شہنشاہ ہوں لڑائی میں
 پس لڑو گا سنگاں نیکے واسطے حصول غنیمت کے اور نہ اسلام لایا تھا یہ پس منع کیا اسکو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہماری سے اور فرمایا کہ
 پہلے اسلام لادو پھر لڑائی کر پس اگر موضع روحا میں کہما غیب نے اخفرت سے کہ اسلام لایا میں اسطے اللہ العالیٰ لمیں کے اور گواہی دی سینے آپ
 رسول اللہ کے ہمیں پس خوش ہوئے اخفرت اس کے اسلام سے اور فرمایا ساتھ حل قواب ہمارے پس ایسے یہ کمال شجاعت سے بدروغیر میں اور سیدنا
 ہوئے دنان قیس بن محرز پس لوٹ آئے سینے میں ہرج کہ اخفرت کے باطن مدبر سے مدبرہ منورہ میں تو سلمان مجھے قیس بھی اور حاصل کی شہادت
 جنگ احد میں ہرج کہ اخفرت کے کہما راہ یوں نے کہ جب تک اخفرت زندان میں تو روزہ نہ کھا کھا وہ دین پھر افطار کیا آپ نے اور پھر وادیا
 لشکر میں کہ اے کو کو افطار کیا سینے پس افطار کر دے تم سب سب اسکا یہ ہوا کہ پہلے اجازت دی تھی آپ نے افطار کی لوگوں کو پس نے افطار کیا تھا کسی نے
 مطلع ہوا اخفرت کا ساتھ آئے لشکر قریش کے بغیر مہیکا را اور مشورت کرنا اصحاب سے واسطے لڑائی کے اور جواب دینا

اخفرت کو واسطے جان نثاری کے اور بشارت دینا اسکا فتح اور غنیمت

رسول خدا نے سنی جب خبر	کہ آئے ہیں اعدا بصرہ کو و فر	تو کیا یہ کی جمع اپنی سپاہ	ہوئے مشورت جو بغیر ہم رفاد
کہ اے دوستو باگدوب رنگ	تعبید جسے منظر ہو یا کہ جنگ	تو یو کر کے سب سے پہلے کما	جو تھا اونکے اخلاص کا انتہائی
کہ اے دو اکر شاہ عالم چند	اور تھو نشان اب حکم اللہ	ہوا آپ کو جو جو کہ جب او	مناذ بھیجے یہاں سے فساد
رکھو تیغ اندامین اب سید تیغ	کو سب بہان کو مسخر بہ تیغ	روان کیجیے سب تیغ خوام	کہ جو را قبال نصرت غلام
کہما پھر عمر شریفے براونیا ز	کہ تہہ لڑائی ہو ہندہ لواز	میرے دل میں تھا شوق یہ تیغ تمام	کہ لون فوج باخوان سے اتمام
جو دشمن یہ تھے شاہ فہی جا کے	ہوئے ننگ دل سناک ہ شاہ کے	بھلائی کی ان سے نہیں کچا سید	یہ ہیں سرے لے پانک کر و کید
قتنا انکو لے آئی جو اس شہر	کہ تیرا لاکے ہوئے خود دہنت	پس اب انکو فرصت نہ نہار د	دوست خدا کی ہنخین مار لو
کہما پھر بہت داؤد نے اے چناب	کہ شوق سے باندھیے ایک شتاب	کہ ہم سب فدائی میں درگاہ کے	دل و جان سے قربان ہیں شاہ کے
جو جوئے خود دین کی غنت ہوئی	مرے گرو اپنی جنت ہوئی	نہ تاخیر کچھ جنگ میں کیجیے	عوض ان سے دل کھو کر بھیجیے
ذرا میری کوشش پر کسیرے نظر	یہی رہی ستمی دیکھیے اور نہ	نہیں نکل ہوئی کے امت کہ ہم	کہا دلین بیان آپ پر بار غم
لڑین جا کے اعدائے آپ اور ندا	یمان ہم رہیں جیانی اپنی سجا	ولمیں یہ کہتا ہوں اسی بادشاہ	کہ جب ہو مقابل عدو کی سپاہ
قومین تیغ سے اونکو شہہ کروں	بہاؤن میں جو ہمیں دیا ہے خون	کو ان اس قدر اپنی کوشش جیانی	کہ کروں خدا پ پر اپنی جان
نہیں زندگانی میں جو حتمتیار	تو بہتر ہو آپ پر ہوں نثار	رسول خدا نے ہنسے طر خوشی	دعا میری تینوں یاروں کو دی
دو بارہ پھر حاکمیت سے جب کما	رسول خدا نے وہی مدعا	تو سعد سعادت نشان جو کہ تھے	ہوئے مطلع شہ کے مقصود سے
ہوا اونکو منہموم بہ لا کلام	کہ انصاف پر ہر شاہ تمام	نہیں ان سے حضرت کو امید جنگ	اسی واسطے جنگ میں جو درنگ

واسطے حاصل کرے خوشی اندوہ رسول کیں اگر غالب کہہ سکا کہ ان دشمنوں پر بھی اذکاری ہو اور اگر ظاہر ہو صورت مخالف اسکے اور نہ بد جانوں ہم فریب دشمن آسپاس ساری
اور جاملین شہرہ جیسے باقی لوگوں سے بدین شکر و کرم اور غرضت لکھاری میں بن علی کو حضرت نے اور فرمایا بہتری کا کمال اس میں اسعد مستغنی

کہ اگر اسے سعد سے سنا لیکن	یہ کہ عسکر کا سرور و برہان	کہ ہم اس میں عیش و خوشی	کہ ہم سعد میں بدین دشمن کشی
اگر دشمنوں پر غصہ پائیے	تو فتار و فرسخ بجا آئیے	وگر ہو دگر گوئیہ روزگار	کہ ہوں قوی دشمن بے وقار
تو بھر آپ اس جاسے مانا شتاب	میتے کو با خاطر کا سباب	کہ احباب جو آپ کے ہرین و مان	کہ سنے خدا آپ پر اپنی جان
محبت میں وہ ہم سے کچھ کہ نہیں	وہ ہوں جیہ ملک آپ کو غم نہیں	وہ لاویں گے رسم عقیدت بجا	کہ سنے غلامی بصدق و وفا
وفا دار و جان باز و مردانہ ہیں	تری شمع عارض کے روائین	اگر جانتے پہلے انجام کار	کہ آویں دیشش بے کارزار
نوسب آپ کے ساتھ آئے دمان	خوشی سے طرائف میں گویا	وہ جان سے ہیں آپ پرست نثار	بدل آپ کے ہرین و نہ دست گزار
سنا جب کہ حضرت نے یہ سعد سے	تو دل میں بہت اوشہ شادان ہوئے	وہا سے کیا و کو بس کامیاب	کہ تھی او کی فخر رساری صواب

غرض جب کہ فاضل ہوئے سعد شورش سے تو فرمایا حضرت نے لوگوں سے جلوہ تہرہ برکت اسکے کہ پیش قدمہ کیا جس سے اللہ کے ایک کان پر جاعون
میں سے کہنے مال خانہ کا باطن اور اشکر قریش کے واعد میں کہ گیا کہ کھتا ہوں اور جاعون مائے جانے اون لوگوں کے کہ کما راوی سے اور دکھا میں
کہ حضرت نے وہ بدین اوسان اور فرمایا قتل گاہ پر فلاں کی اور اسی طرح بتا گئے آپس میں ہٹا کوئی شخص اپنی قتل گاہ سے کہ مائے گئے
اوصین قاصون پرچہ جان لیا لوگوں نے مقابلہ قریش سے اور کل جانا قاتل کا اور امید وار ہوئے فتح کے حسب ارشاد حضرت کہ راوی سے میں ان
جائے حضرت نے تین نشان اور درجے تیار اور شریف لائے تھے سے نشانہ کے پھر حضرت وضع روضہ سے پس آئے تنگ راہ ہو کر
موضع خیر ترین میں پس نماز بھی دریاں ان کے چہرہ نام کی اور ای میں پھر چلے وہاں سے پس جب کہ پونچھ موضع تیار پس ملے وہاں حضرت صفی
نہری سے اور گئے کل لائے تھے حضرت لشکر سے تحقیق کر اور پھر کاب تھے آپ کے قتادہ نہ نماں ظہری اور کہا گیا جو عبداللہ بن کعب ماری اور زید
بعض کے معاون چل کر حسب اختلاف روایت غرض ملے حضرت عباس نہری سے موضع تیار میں پس فرمایا آپ نے کوئی نہ کوئی اوستہ میں نہری پو
اور بتاؤ کون ہو تو لوگ پس کہا حضرت نے پہلے خبر دے تو ابھی ہو چکے ہیں جو ابھی نکلیا پس کہا اوس نہری نے گیا یہ عرض اسکے کہ فرمایا حضرت نے کہ
یاں میں کہا نہری نے دریافت کر دیا کہ جو تم فرمایا حضرت نے کیا ان کے نصیب مال قریش کا کہ نہری نے سنا ہی نہیں کہ وہ چلے ہیں ملے سے قاتلے
دن پس اگر جو خبر جریج تو ہوئے وہ اب اس آدمی کے پہلو پر فرمایا اوس سے حضرت نے کہ بتاؤ کو خبر محمد علی رضی اللہ عنہ کی اور اگلے اصحاب کی پس
کہا اوستہ نہری نے تھی ہو گیا کہ وہ لوگ نکلے ہیں وہ نہ چھوٹے نہ سے فلاں روز میں اگر خبر دینے والا میرا سچا قتادہ نہاں ہے پونچھ مال آدمی کے کہ ہو گیا
نہری نے کہ کون جو تم فرمایا حضرت نے کہ ہم ہیں باقی سے اور اشارہ فرمایا اپنی انگشت مبارک سے طرف عراق کہ پس سمجھا وہ نہری باقی کے لفظ سے ملک
عراق اور اوکو عراقی بسبب ایرانی اور آب زری اوس ملک کے پہلو لگے حضرت ساتھ اپنے یاروں کے لشکر گاہ کی طرف اور طرے ہوئے مسلمان اور قریش
سعد گاہ ایک دوسرے کی سے آپس میں سبب حامل چلے بڑے شیطیت کے دریاں میں اور نماز بھی آپ نے وضع وہ بدین موضع سے میں جسے
ذات ابدال میں پھر حضرت عین اللہ میں پھر قریش میں پھر دیکھا آپ نے وہاں کو پس اپنے لوگوں سے نام و کلام کا اوصون نے کہ نام کا قطع اور
مٹھی بولیں فرمایا آپ نے کوں کوں ہیں کہ ہم نے دیکھا ان کے عرض کی اوصون نے کہ ساکن میان کے بنو نازد و بنو قریظ ہیں پس اوستہ حضرت نے اور طرف
پاس سے خبر تین کے اور پھر ان خوف کو اور آگے چورے رہتے میں پس ملے وہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملے پس اوستہ میں اوستہ میں اوستہ میں
اوصون نے خبر آپ سے اور اوستہ حضرت قریب بدر کے ستھون تاریخ رمضان کی جمعہ کی رات میں اور پھر جہان سے حضرت علی اور نہری اور نہری
بن ابی وقاص اور بن مس بن عمرو واسطے تنجو کیا کہ اوستہ اشارہ کر دیا اور کہا آپ نے طرف ایک ٹیلے کے کہ جانا اوس طرف امید کی کہ کوئی خبر نہ

[illegible]

منع فرمانا آنحضرت کا چند لوگوں کے قتل کو

مروی ہے کہ منع فرمایا تھا آنحضرت نے قتل کرنے سے ابوالبختری کے اور سب اسکا یہ تھا کہ وہ سننے کے میں ایک بار جکر سنا یا دینا کا تھا آنحضرت کا تو بار بار سے سننے پھر بار بار سے اور کہا اب جو تکلیف ہے گا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تو مارو گامین اوسکو ان تھاروں سے پہلے حسان یا ماکا کا آنحضرت نے اور فرمایا میں اب کسی خیر خواہی کے لئے کسی کو لوگوں کو اوسکے قتل سے کہا یہ ابو داؤد و ما زنی سے کہ مابین ابوالبختری سے تو کیا مینے اوس سے کہ آنحضرت نے منع کیا جو جسے قتل سے اگر نہ تو تمہارا کہا مانتے کیا پابندی تو مجھے اگر عاقبت کی ہر آپ سے میرے قتل سے تو کیا تمہارے سینے سات آنحضرت کے کام اور کہنا میرا کہ دونوں میں سے ایک کو تمہارا تھا یا تو قسم لات و غری کی کہ جاتی ہیں جو تین کے میں کہ نہیں دینے والا میں ہاتھ پانا اور ماننا ہوں میں کہ تو میری طرف سے ایک کو چاہے تو میرا لاؤ کو تیرا دواؤں سے اور کہا ای اللہ یہ تیرا ہوا اور ابوالبختری غلام تیرا ہی رکھا سکا اوسکے قتل پر ابوالبختری پہنچے تھا زہر پس تو زہر تیرے زہر کو اور قتل کیا اوسکو اور کہا اب بعض سے کہ مابین ابوالبختری کو غدر بن زیاد نے بے جا نے ہوئے اور کہا جو مجھ سے اس باتینا شہر کے علو میں ہوا جو اوس سے قتل کرنا اوسکا ابوالبختری کو اوسنے فرمایا تھا آنحضرت نے قتل ماریٹ بن عام بن نوفل سے اور مکر کیا تھا کہ قید کر لینا اور قتل کرنا اوسکو اور پسند تھا اوسکو آپ کا اور کیا تھا بسبب و کفر کے پھر سنا ہے کہ اوسکے اطراف میں جبیں بیان اور قتل کیا اوسکو بن ہلے پھر جب کہ سنا آپ نے مارا جانا اوسکا تو فرمایا کہ اگر ہا مابین اوسکو پہلے مارے جانے سے تو چھوڑ دیتا میں اوسکو صحبت و مکی حور توں کے اوسنے کیا تھا آنحضرت نے قتل زعمہ بن اسود سے کہ مارا اوسکو ثابت فرماتے ہیں جانے ہوئے مروی ہے کہ جب کہ گرم تھی اٹانی اور حضرت دعا مانگے تھے اچھے لڑکے ہاتھ بندہ اللہ تعالیٰ سے اوسنے چکر کا وعدہ کیا تھا اوسکا اور فطرت سے کہ اوسکا اگر غائب آئے پھر یہاں تو فیصل جیسا جاکر لو کہ مارا میرا بیکار میں ہوا اور بنا کر اوسکو دیکھتے تھے آنحضرت سے کہ قسمی یہ اللہ تعالیٰ کی کہ وہ درگیا آپ کی اور نہ دیکھا گیا ہونا کہ آپس اوسا کے اللہ تعالیٰ نے ہزار رشتے لگے چھے اوسکا کے اور فرمایا آپ نے ای ابوہریرہ خوش ہو کر یہ کہ جبریل علیہ السلام ہمارے ہوئے غلام زہرا اور کہے ہوئے میں ہاں لگے کوئی کے کہ زبان آسمان نے زمین کے چہرے کو دے دے و زمین پر تو غالب ہو گئے آپ سے خود ہی درپہر ظاہر ہوئے درحالیہ کہ جی بھی گراؤ نہ کھانے کے اور انھن ہلاکت تھے لے واسطے نہ تھی، دیکھ جب کہ مانگی تھے اوسکو اللہ تعالیٰ سے اور نہ کہ جو آنحضرت کو پس لین آپ نے لنگر ایک ان تھے اور ہیکہ کا اوسکو طون کے کہ اور فرمایا شہادت الوجہۃ الالہۃ اذ عجب قلوا ینھو و ذرزل اقل امھم یعنی کہ جو ہو ہو محمد یا خدا اور ان کے دلوں کو اور ان کے کانوں کو اور ان کے پاؤں کو پھیلانے اور ان کے درحالیہ کہ نہ پھر کسی چکر کو اوشو خول تھے سلمان قتل قید کرنے میں اور زہرا کو قتل کا ذکر یہ کہ پھر گئے آنحضرت اور نہ اوسکے لنگروں سے اور مکمل کھینچیں اچھک کر کسی طرف اور جرح تھے فرشتے سلمانوں کے قتل گامین اور وہی کہ عدی بن ابی غضار پڑھتے تھے یہ رجز بدین آکا عوجی واک النبیصل و امشیۃ البھا شتی الفلعل یعنی میں عدی ہوں درحالیہ کہ زہر چلتا ہوں ساتھ اوسمی زہر کے چال فرخ لیں پس پکارا آپ نے کہ عدی کو ان میں اس حالت میں کہ کیا ای شخص سے میں عدی ہوں یا رسول اللہ فرمایا آپ نے کیا مابا پھر زہر زہر بن فلا نے کہا اوسنے کہ نہیں میں وعدہ ہی پھر سے میں عدی بن ابی الغبار کہ یا رسول اللہ میں عدی فرمایا پس کس طرح یہ توں وال النبیصل امشیۃ البھا شتی الفلعل پھر کہا آپ نے کیا میں بن النبیصل یعنی میں عدی ہوں نے کہ وہ دفعہ ہی رسول اللہ فرمایا آنحضرت نے اچھل دی عدی بن ابی الغبار اور وہی زہر پڑا بنی ہوتا کہ اوسکا تھکے میں جب کہ چیل کی آنحضرت قتل سے نہ ہو سکے پھر

بَارَكْ بِالْمَقَاتِلِ الْعَصَا مَا جَرَّ نَا أَعْلَ رُفْعِي يَكُونُ مُمْ اَنْهَلْ	عَمَّا قَلِيلٍ تَرَانِي ذَاكِبَ الْقَتْلِ وَالشَيْفُ يَأْخُذُ مِنْ كُلِّ مَلَكٍ
---	--

یعنی ای سواریا تو قصداں کے چرتی کہ ہننے غریب کئے گا تو مجھ کو سوار گھوڑا کہ یہ اب کہ دیکھا جائے نیزے کو پھر پھر نہ کہ بھگا اور نہ دلا دلا لگے
تسے نامہ سارا ماں کو پس جب کہ سنا آپ نے کہ نہ اوسکا تو یہ دعا کی واسطے کہ کیا امید کرو اوسکو اور جیسے وہ نہ دلا کہ اوسکو پس کہ اگلا اوسکو اسکے گھوڑے
سے نہیں اور پھر اوسکو بعد اللہ بنی اوسکا یعنی ہننے چکر کہ آنحضرت نے اوسکے قتل کا عاصم بن ثابت بن ابی ارقم کو اور امی اور عیون سے اوسکی گردن چھڑک کر

۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

تو کہا میں ایک سیاہ داغ پر بیٹھنے کو سکی سپہی باڑی کے پس جان لیا ابو سلمہ نے اور کہا البتہ اتارا چہ تو نے سامان او سکا نہ اور کسی نے ابھی سوچ نہیں
 کما دندہ اختلاف پیش او لگوئی کہ قسموں میں کوئی شخص نام نہاد اور رسول کا اوس سے پس چپ ہو گیا اور بولہ اور بید کے منفرد چاہی تھی اپنی اس بات سے پہلے فرما کر
 ابو جہل کے اندلغالی سے اور خوش ہوئے آنحضرت اوسکے مائے جہل سے اور کہا ای اندیشہ نگار کیا تو نے مجھے وعدہ یا پناہ پوری کر مجھ پر نیت اپنی سو
 اولاد ابن مسعود کی کہماری تھی کہ تھو را دور بول کی عملی بیج چاہنے کے کوئی ہوئی عبداللہ بن مسعود کی آج تک پاس ہائے جسے اوس فقیہ را دیو تن بن بن یحییٰ نے
 بن عمرو را و دونوں بیٹوں عمر کے نے بھی کیا تھا اوسکو اور کا ماسر او سکا ابن مسعود نے مرے وقت میں پس یہ سب شریک ہوئے اوسکے قتل میں اور مروی ہے کہ
 کھڑے ہوئے آنحضرت اور بیہوش ہونے عمر کے بیٹوں کے اور فرمایا کہ مرے اندلغالی عمر کے بیٹوں پر کہ شریک ہوئے یہ دونوں بیچ قتل فرعون اس راستہ کے
 جو رتھا وہ سائے کھار کا کما لگوں نے یا رسول اللہ اور کوئی شریک تھا اون دونوں کا اوسکے مائے میں فرمایا آپ نے کہ فرشتے اور پو گیا کام او سکا ابن مسعود
 شریک ہوئے یہی اوس میں کہماری حضرت نے جبکہ نہ صلح ہوئی اوسکی طرف سے ای اندلغالیہ کہ کھلو واسطے نفل بن خویلد کے پس آیا اوسدن او نفل سائے
 چلنا ہوا اور حالیکہ خوش حال تھا سائے سے اپنے لگوں کے اور کہا او سننے بلند آواز سے ای مشتہ قریش آج کا دن ازانی اور بلندی کا ہو عرب کے دیکھا
 اوسنے قریش کو بھانپے اور اگر فرما دینے کو سلا اون بن نوچکا نے لگا انصار کو واسطے اپنے چاہے کہ کوی انصار کیا حاجت ہو مگو ہمارے خون سے
 کیا نہیں کھنے کہ کسو مارے ہو کہ انہیں کی حاجت وودہ کے جانوروں کی پس نیکر لیا اوسکو بنجر بن خنزلے اور لائے لگا اوسکو کے اپنے لکھا نفل بن جہار سے
 جبکہ دیکھا حضرت علی کو آئے ہوئے طرف اپنے کما ای انصاری کو بن جہشہ شخص قسم لات و خنزی کی کہ میں مگان کرنا ہوں اس شخص کو کما ای سر سے لکے کہ کما جہار
 علی بن ابی طالب ہیں نفل بن کما نہ دیکھ میں نے ایک نفل اوسکو کوئی شخص جو ملدی کرنا ہو اپنی قوم کے قتل میں جو چکر کیا اوس پر ہے بیج حضرت علی شیر زند
 اور بارہ او سکو جو کما آنحضرت نے لگوں سے لکھ کر بنجر بن نفل بن خویلد سے ہوئے حضرت علی کو قتل کیا اور او سکا اپنے نفل کو کبیری آنحضرت نے خوشی سے او
 فرمایا کہ قبول کی اندلغالی سے دعایری اوسکے میں چھٹا پر ہوا عاص بن سعید را دیکھ کر اچھٹا کرنا تھا گو کہ ازانی پر نفل ہوئے اوسکے شراذعلی انشی
 او قتل کیا او سکو او نفل بن جہشہ حضرت عمر کو کما کر نے لکھے اپنے بیٹے سعید بن عاص سے میں کھتا ہوں گلیو بخیرہ اپنی طرف سے کجاں اس بات کے کہ میری قتل
 ہوا تھا عاص اب عاص کا برہن اور زندہ کیا میں قتل شکر سے او قتل کیا ہوئے اپنے اٹھوے سے بیٹے سامون عاص بن شام بن خدیو کو نکالے عالمی
 کما حضرت سعید نے اگر قتل کرے آپ او سکو تو تھا وہ باطل را و آپ حق را و کھتے قریش پر ترسب لگوں میں از ر سے عقل اور امانت را دیکھ نہ چل ہوا تھا
 او کو نقصان نہ ہو مگر باوجود اس فہم و فراست کے گرا او کو اندلغالی نے او نہ وہ و نودہ اور بقول بنی حضرت علی سے کہ فرما تھے اوسدن بعد ہوا نے
 آفتاب کے در حالیکہ مل گئے شکر سے لکے اور سلمان ازانی میں چلا میں نے کھے ایک کافر کے قتل کو تو نگاہ دیکھا بیٹے او پر بیٹے کے کہ ایک شکر او با جو سعد بن جہشہ
 یہاں تک کہ شکر کیا اوسنے سعد کو اور وہ کھچا کھچا ہوا تھا لوے ہر را و کھوڑے کے پس ہجرا او سننے کھلو اور چکارا کہ او ہرا او بن ابی طالب اسطے ازانی کے
 اور بنچا میں نے اوسکو مل او تائیں او سکی طرف پھر بڑھا وہ مجھ را و تھامیں کو کہ وہ مجھ پر تائیں تھچے تاکہ نہ کرے وہ مجھ را و کھچا کھچا اوسنے کیا بھاگا
 تو را و بن ابی طالب کما میں نے اصل سے کما او شتر بن شتر را و پھر جہشہ کہ قریب ہو اچھٹے تھو را کما اور کما میں نے سپر را و جہشہ کی تھو را و سکی پڑیں
 پس فرست یا کما میری تھو را را بنی اوسکے کا نہر کہ میں نے ہو اٹھا نہ نو کا پگ کیا وہ اور کا تھامیری تھو را نے زہ کو اور کما میں نے تھو را میری قتل کی تھو را
 پس ای حال میں نگاہ دیکھی میں نے چک لکوا کی اپنے بیچھے سے اور چا میں نے کہ دیکھوں او سکو کہ لستخیں پڑی وہ او پو خود اوسکے سر کے اور سنا میں نے کما میں نے
 سے را و را کر میں ابن عبد المطلب نے پھر دیکھا بیچھے سے وہ حمزہ بن عبد المطلب تھے اور روایت ہو چکا شہر بن جہشہ کی تھو را میری پھر میں پھر دیکھو
 آنحضرت نے ایک لکڑی او ہو گئی وہ ایک لکڑی صاف اور را ز پس ازانی میں ساتھ اوسکے یہاں تک بھاگا کما اندلغالی نے مشر کوں کو اور پھر وہ بیٹہ پاس
 انشہ کی مان کہ وہ ذات با بنی اٹھوے نے اور مروی ہے کہ کوئی تھو را سلم بن سلم بن حریش کی بھی در میں پھر جب کہ مگوئے وہ بے تھو را روغانت کی تھو را کھچے
 سے کما میری قتل را بن عاص ابی طالب کی کہ میں نے کھچے آپ اپنے دست سہا کہ میں او فرمایا کہ ماس سے کما کو پس کوئی وہ تھو را اور مروی پاس اوسکے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عبدالحمید بن جعفر نے موسیٰ بن زید بن ثابت سے کہ کیا سنا لیا آنحضرت نے بد میں ساتھ قریبوں کے اور اسباب اور انفال کے کہا انھوں نے کہ بجز وہاں
 اور نہ حضرت نے جواب دے کیا واسطے اسکے یہ سنا ان کا اور جو کہ لکھ لکھ واسطے اسکے یہ بچہ تھے قاتل کو سامان شہوت الخ اور حکم کیا تھا کہ جلاوے
 لشکر کا رستہ بلے لے رہے ہوئے قریبوں کے اور کو بھرا تا آپ نے لوگوں میں بڑی سی کہا کہ ایشیائے غنیمت نے عبدالحمید بن جعفر سے کہ کس کو ملا سنا ان لوگوں کا
 کہا انھوں نے وہ مختلف ہیں بجز ایک ہمارے کہا کہ جس نے لکھا اس کو عادی بن عمرو بن جعفر سے اور زید بن جعفر سے کہ کیا ہے ان کو ان سب سے بچہ بچا
 مینے عبدالحمید سے کہنے بڑی جگہ اس بات کی کہ انھوں نے کہ جس نے کہا کہ دیا جانا وہ ابن عمرو بن جعفر سے کہ کیا ہے ان کو ان سب سے بچہ بچا
 سعید بن خالد سے اور مروی ہو کہ علی بن ابی طالب سے کہ زہ اور خود وید بن غنیمت کی اور حضرت عمر نے ہتھیار رتبہ کے اور یابعد بن جابر
 نے زہر غنیمت ہی سے کہ بیان کیا کہ ان لوگوں اور انھوں میں اور مروی ہو کہ آنحضرت نے انھیں سب قیدیوں اور سامان لوگوں کا اور اسباب ملک پھر وہ ان
 لوگوں کے نام کچھ قریبوں کے ایشیائے غنیمت کا ملک کا واسطے قاتلوں کے بچہ بچا تا مینے مال غنیمت کا فراق سے اور ثابت ہے کہ جو حکم کیا تھا آپ نے
 لوگوں کا وہ دیا ان لوگوں کی طرح اور ان کو بھرا تا آپ نے مال غنیمت پر عبد بن عمرو بن جعفر سے کہ انھوں نے کہ غنیمت سے منع نہیں
 کہ بچہ بچا لیا ہی ہو وہی غنیمت اور کہا بعض نے کہ وہ انھیں آنحضرت نے مال غنیمت کا ثواب بن کر اور مروی ہو کہ عبد بن جعفر سے کہ غنیمت تو تھے اور میں
 اور خط و راقی ستار اور لباس اور انقطاع وغیرہ سب لوگوں کو ان لوگوں اور ساتھ انھیں رکھ کر انھیں کو سب دیا وہ انھیں کو انقطاع وغیرہ سب لوگوں کو انھیں کو سب دیا وہ انھیں کو انقطاع وغیرہ سب
 غنیمت کے میں ہوسرہ سے اور سلمان بن قیس سے کہ تھے انھیں دوسو گھوڑوں کے سو فیہ آپ نے ان کو دوسو ہر سے اور حکم کیا ان لوگوں کا
 کہ حاضر تھے بد میں و ماہر بن سے ملا اختلاف کو انھیں سے حضرت عثمان بن عفان میں کہ بچہ بچا لے تھے ان کو حضرت واسطے تیار داری اپنی صاحبزادی کی
 رقیہ کے سو وقت ہوئی اور وہی بد میں منورہ میں جس میں کچھ بچہ بچا لے تھے ان کو حضرت واسطے تیار داری اپنی صاحبزادی کی رقیہ کے سو وقت ہوئی اور وہی بد میں منورہ میں
 بن عمر بن نفیل میں کہ بچہ بچا لیا ان لوگوں کو آنحضرت نے واسطے بچہ بچا لے تھے ان کو حضرت واسطے تیار داری اپنی صاحبزادی کی رقیہ کے سو وقت ہوئی اور وہی بد میں منورہ میں
 کہ اس سے سمندر کے اور ذی المروہ مدینہ منورہ سے آنحضرت نے بچہ بچا لے تھے ان کو حضرت واسطے تیار داری اپنی صاحبزادی کی رقیہ کے سو وقت ہوئی اور وہی بد میں منورہ میں
 اپنا میں سے اور عامر بن عدی میں کہ غنیمت کے آپ کے قبا اور اہل علیہ پر اور حارث بن عبد المطلب میں کہ اس کا بچہ بچا لیا تھا ان کو آپ نے واسطے کسی کام کے
 بنی عمرو بن عوف میں اور وہاں بنی عمرو بن عوف میں کہ غنیمت کے آپ کے قبا اور اہل علیہ پر اور حارث بن عبد المطلب میں کہ اس کا بچہ بچا لیا تھا ان کو آپ نے واسطے کسی کام کے
 کہ وہ آپ نے سعد بن عبادہ کو بھی حصہ دیا غنیمت سے اور فرما آپ نے ان کے حق میں جب کہ فاسخ ہوئے جنگ بدر سے کہ اگر نہ حاضر ہوئے اس میں سعد بن عبادہ
 لیکن شامی تھے وہ اور اہل اسکا یہ تھا کہ جب سعد بن عبادہ نے آنحضرت سے روئے کہ کو تو برا بھلا کرتے تھے یہ سعد ان کا گوارا تھے ان کے گھوڑوں پر واسطے اشیاء
 والے نہ جاتے یہ کہ ان کو اسباب نے اور نہ کہ بھلا کرتے اس باعث سے داحصہ ان کا آنحضرت نے اور نہ کہ بھلا کرتے اس باعث سے داحصہ ان کا آنحضرت نے اور نہ کہ بھلا کرتے اس باعث سے داحصہ ان کا
 پلے کہ بد میں لیکن بچہ بچا لیا ان کو بھی حصہ دیا غنیمت سے اور فرما آپ نے ان کے حق میں جب کہ فاسخ ہوئے جنگ بدر سے کہ اگر نہ حاضر ہوئے اس میں سعد بن عبادہ
 حصہ کیا اور انصاف کی اور اس طرح حصہ کیا ان کو بھی لیکن یہ چاروں نہیں اتفاق اپنا اور یوں کا مثل انھیں گھوڑوں کے اور مروی ہو کہ
 آنحضرت نے حصہ کیا ان غنیمت سے شہداء کا جو چودہ آدمی تھے اور مروی ہو کہ عبداللہ بن سعد بن عبادہ نے ان کو حصہ دینے کا باوجود ان کی کچھ
 آپ نے غنیمت سے اور لائے تھے ان کو سب اس ہمارے غیر میں ساعدہ اور مروی ہو کہ اسباب بن ابی لہب سے کہ حصہ کیا آنحضرت نے و سب میں عبداللہ بن سعد بن عبادہ
 اور لائے داحصہ اس ہمارے میں بن عدی اور خجلاؤں میں غنیمت کے ڈیڑھ سواون تھے لائے ہوئے ان اقسام کا خوش کے کہ لائے تھے ان کو کفار واسطے
 تجارت کے اور ڈالا انھیں ان لوگوں کو بچہ بچا لیا ان کو بھی حصہ دیا غنیمت سے اور فرما آپ نے ان کے حق میں جب کہ فاسخ ہوئے جنگ بدر سے کہ اگر نہ حاضر ہوئے اس میں سعد بن عبادہ
 لے لیا ان کو آنحضرت نے اور مروی ہو کہ اسباب بن ابی لہب سے کہ حصہ کیا آنحضرت نے و سب میں عبداللہ بن سعد بن عبادہ
 مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ (یعنی ان کو اس کا کام نہیں کچھ چھپا رکھے اور جو کچھ دلا دیا ان کا بچہ بچا لیا ان کو بھی حصہ دیا غنیمت سے اور فرما آپ نے ان کے حق میں جب کہ فاسخ ہوئے جنگ بدر سے کہ اگر نہ حاضر ہوئے اس میں سعد بن عبادہ

اور یکجا حضرت عمرؓ کو حیدر نے دیا کیا یہ تھا پاس ابو ہریرہؓ کے ٹوکھا اوستے کیا گمان کرتے ہو ای عمر غالب ہوئے تو ہم لوگ مگر نہیں ایسا قسم کرتا اور عمرؓ کی
 کا حضرت عمرؓ نے دیکھو ای ہنگامہ نہ سلا نا۔ پھر کہا اوس سے کہ یہ باتیں کرنا بہر تو قیدی ہو کر ہمارے ہاتھوں میں بھر لیا اوسکو ابو ہریرہؓ سے سدا ورنہ میری گردن
 اوسکی اور کہا بعض نے قتل کیا اوسکو خود ابو ہریرہؓ نے اور منقول ہو عام میں بعد سے کہ فرمایا آپؐ نے لوگوں سے سخت شکر و سہ کو بوائے جان دیکھنے کی
 قتل کرنے کے لئے دیکھتے تھے سب قیدیوں کو اور منقول ہو کر فرمایا آپؓ نے قتل کرنے کو یہی نہیں سے دوسرے بھائی کے قیدی کو اور جب کہ آئے یہ لوگ تھے ہو کر
 رو بہ رسالت آپؐ کے تو کو وہ جان بکھانا اوسکا سعد بن حافہؓ نے کہ کھڑے ہوئے تھے واسطے بھائی کا تحفہ تھے اوس معلوم کیا آپؐ نے وہ کہرت اوسکو چہرے
 سے فرمایا آپؐ نے اے ابو عمرؓ کو یا بخوار گذرنا قیدی کرنا کھانہ کی اوسھوں نے کہ مان یا رسول اللہ یہ اول جنگ تھی ہماری شہر لوں سے خوش آتا تھا مجھ
 کو بغیر نیل کے اے اللہ تعالیٰ اور قتل کرین ہم انکو اچھی طرح سے اور وہی جو قیدی کیا مقدار سے اوسدن نصیر بن جارشہ کو بھر جب کہ جیلا حضرت بدر سے
 اور یہ بیچ موضع سہیل بن قیس واسطہ تھا آپؐ نے قیدیوں کا اور دیکھا اوس میں نصیر بن جارشہ کو قیدی تھے سب آپؐ اوسکو دیکھا کہ حضرت نے ایک شخص سے کہ تھا
 اوسکے پلو کو والد حضرت قتل کرنے کے بھانپ کر دیکھا جو کچھ موت بھری دو آنھوں سے کہا اوس شخص سے کہ والد یہ بات تیری سبب ہے جس سے کہا اوس شخص
 مصعب بن غیر سے کہ اے مصعبؓ قریب تر ہو مجھ سے اوسے قریب تھی یہاں سے کہ لوگوں میں عرض کر دینے ہی سے کہ کہیں نہ بھول جائے لوگوں کو
 کہ والدہ وقت کے لئے بھلا کر یہ سفارش کی تھی کہ اے مصعبؓ نے تھا لو کہ اعتراض کیا کرتا تھا کچھ کہا یا رسول اللہ وراوستے ہی کے کہا اوستے اے مصعبؓ کو
 بھلا کر مثل اور میرے ساتھیوں کے اگر ہمارے جاویں سب تو ما اناؤں میں بھی اور اگر احسان ہو تو بھون کے تو احسان ہو یا تھا میرے بھی کہا مصعبؓ کو
 کہ کھینچ دیا کرتا تھا تو صاحب کا حضرتؐ کے کہ حضرتؐ نے اے مصعبؓ والد اگر قیدی کرنے بھلا کر قیش تو نہ مارا جانا آپؐ کیسے زندہ رہتا میں کہ اے مصعبؓ نے
 واد میں جاتا میں بھلا کر صادق اور لیکہ میں بن مثل تیرے کہ قطع کر دیا اسلام نے لنگا اقرار دن کو پھر بھلا کر حضرتؐ نے کہ اسکا بھی قیدی عرض کیے بعد اُن
 کہ یہ قیدی میرا ہو فرمایا آپؐ نے کہ مار گردن کی اور دعویٰ تھا کہ اوسکی والدہ نے اپنے فضل سے پھر قتل کیا اوسکو علی بن ابی طالبؓ نے کہ اوس
 موضع سہیل بن قیس کو آپؐ یا سہیل بن عمروؓ رو بہ آپؐ کے تو عرض کی حضرتؐ نے کہ یا رسول اللہ تو قریب آئے اگلے دو دن اسے کہ کھانہ لائے زبان اسکی
 کہ خطیبہ بیٹیکے چہرے کی لڑائی کر فرمایا حضرتؐ نے نہیں شکر کیا کیسے کہ اوسکا والد نے اوسکو عرض کیا کہ اب ہوں میں بنی اور میرا ہو کہ کہ اوس
 ایسے خطیبہ کے کہ بڑا معلوم ہو کھولیں کھڑے ہوئے سہیل بن عمروؓ واسطے خطیبہ کے جب کہ کئی انھوں نے کہا تھا حضرتؐ کی یکہ میں بنی واسطے پڑھنے خطیبہ خلافت
 حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اور پھر اس طرح کہ گویا سنا ہو اوسکو پھر حضرتؐ نے جبکہ سنا یہ حال سہیل کا کہ گویا ہوتا ہوں میں کہ میں شہید
 حضرت رسول اللہ کے میں اور واد اس کہنے سے تصدیق والے حضرتؐ کی تھی تھا سہیل میرا پلو چاہتا تھا کہ کہ کھڑا ہو گا واد اس کہ کہ اوسکے بھلا معلوم ہو
 انا حضرت جبریل علیہ السلام کا پاس حضرتؐ کے اور مختار کرنا آپؐ کو بیع مقدسے قیدیوں بدر کے اور شہادت کرنا حضرتؐ
 ابو بکر صدیقؓ کا اوسکی جان بخشی کو نبیوض فدایہ کے اور عنایت کرنا قیدیوں کو رٹائی مست باقی حالات کے
 ضروری جو حضرتؐ علیؓ کو ام الدردہ سے کہ حضرتؐ جبریلؓ پاس حضرتؐ علیؓ علیہ السلام کے بدر میں اور اختیار دیا آپؐ کو واسطے قیدیوں کے کہ مار گردن
 اوسکی یا بدن اوستے فدایہ تو لایا حضرتؐ نے اپنے اصحاب کو اور فرمایا اوستے کہ یہ جبریلؓ میں مختار کرتے ہیں کھولیں بیع مقدسے قیدیوں کے قتل کرو انکو
 یا فدیہ دواوستے اور شہید ہو گئے تھے سال آئندہ میں بار بار انکے کہا سب نے کہ قبول کرتے ہیں ہم فدے کو تاکہ دراصل کرین ہم ساتھ اوسکے اور شہید ہوویں
 لوگ ہمارے کہ داخل ہو گئے ہم جنت میں پس فدیہ لیا قیدیوں سے اور شہید ہوئے اوسی قدر سلمان مال آئندہ احصیٰ اور وہی ہو کہ جب کہ شہید ہوئے
 کھارہ میں اور واد ہونے کو اپنے شہر ان اور قصہ ڈالنے کے انکے حق میں سلمان تو امید ہوئی اوسکو یا بھلا کر زندگی کی اور سلمان کی اوسھوں نے کہ کیا تم حسین
 ہر طرف حضرت ابو بکرؓ کے کہ وہ قریب تر ہیں جسے اور زمین جاستے ہم اور کو فیل زما دواوستے پاس حضرتؐ علیؓ علیہ السلام کے پھر بھلا یا اوسھوں نے اور کہا اوستے
 کہ اوسکو بڑا شہید کر دے بھلاے باپ اور دینا اوسکی اور چچا اور بیٹے میں سلمان ان کے اور واد زمین کا قریب ہو قریب میں کہ اوس حضرتؐ سے کہ چھوڑ دیں ہم کو ساتھ اپنی

بار رسول اللہ چکارتے تھے آپ کو فرمایا آنحضرت نے کہ خوب جان لیا ہوا ہے میں نے حق ہو تا وعدہ کیا کہ ساتھ لیستہ تو مروی ہے کہ واقعہ ہوا چنانکہ کافرا
 بدین شہر جو جزو مال سے بھر کر گئے ہوئے آنحضرت سے چہرے کے اور کھانکے عبداللہ بن کعب کو ساتھ جس کے لئے مالی نیت کے اور جو اس کے ایک چہرہ صاحب
 واسطہ کام کے اور نیز بھی ہصر کی برین بھر کر کیا وہاں سے پھر لئے موضع اشیل میں کہ وہ مالک بن ابی رزائیہ تین میل کے اور در میان اس کے اور
 ہر کے مسافت پر دو میل کی اور شب گذارے اور سین آنحضرت نے بدستہ دور چار میل پہلے غروب کے کے مقام کیا وہاں آنحضرت نے اوزنجی سے
 اصحاب کہا آپ نے اصحاب سے کہ کو ان حفاظت کریگا میری آج کی رات سو خانوش رہے سب لوگ بھر کر ہوا ایک شخص واسطہ ہاسانی کے پوچھا آپ نے
 کو ان بنو نضر کی اوستہ ذوالان بن عبد قیس بن فرمایا آپ نے کہ بیشتر باجوہ و بارہ کہا آپ نے کہ کو ان میں سے کون گھائی کریگا میری آج بھر کر ہوا ایک شخص
 پوچھا اس سے آنحضرت نے کہ کو ان کو کہا اوستہ کہ میں بن عبد قیس بن فرمایا آپ نے کہ بیشتر ملا و تو قتل کیا کچھ دیر بھر کر ہوا ایک شخص کہا آپ نے کہ کو ان
 بنو نضر کی اوستہ بن ابی نضر بن فرمایا آپ نے کہ کچھ دیر بھر کر ہوا کہ کھڑے ہو تو تم تیرا گھائی کر تو کو کھڑے ہوئے ذوالان بن عبد قیس تنہا کہ اوستہ
 آنحضرت نے کہا میں بن ذوالان میرا ہی سے عرض کی اور عبد اللہ بن کعب نے کہا میں بن عبد قیس کو میرا ہی سے عرض کی اور عبد اللہ بن کعب نے
 کہ حفاظت کرے میری عبداللہ بن کعب کی اور عبد اللہ بن کعب نے کہا میں بن عبد قیس کو میرا ہی سے عرض کی اور عبد اللہ بن کعب نے
 انا حضرت میکائیل اور حضرت جبرئیل کا بھی بھیجا کر کے انصار کے پاس کہ آنحضرت کے اور قتل کرنا آپ کا بعض کاٹے ہوئے قیدیوں
 اور بنشارت پر بھیجا مدینہ منورہ میں قلعہ بدر کی اور متقیبال کرنا کو کو ان کا اور عنہ خود بھی کرنا پس ماند کو ان کا

اور ایک روایت میں ہے کہ مار بھی آپ نے ہصر کی وادی اشیل میں پھر جب کہ بھی آپ نے ایک رات کو تو قسم فرمایا آپ نے کہ چہرہ ہرگز نہ کھائی
 لوگوں نے سبب سے کہ فرمایا آنحضرت نے نہ گئے سے تیرے تیرے میکائیل اور ان کے باز پر کو تھی اور ہم کہ انھوں نے مجھے بھیجا کہ کہا گیا تھا
 تیرے کھار کے اور اس کے پاس آنحضرت کے جبرئیل بعد فراغ ہونے قتال الی بدستہ اور ہوا وہ سپ سفید پیشانی والی کے اور صبح ہوا تھا غبار اٹکے
 لگے اور ان پر کہا وہ انھوں نے اسے معجزہ عبداللہ بن کعب نے بھیجا کہ میرے رب نے پاس آپ کے اور کہہ کیا چکے کہ عبداللہ بن کعب سے ہرمان کے
 راضی ہوں آپ کیا راضی ہوئے آپ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ان اور لائے آنحضرت قیدیوں کو پھر جب کہ اپنے عرق انھوں نے تو
 سکا کیا صبح میں ثابت بن ابی وقیع کو مار دین کو ان خدیج بن ابی سفیہ کی اور قید کیا تھا کہ کو عبداللہ بن کعب نے اسے اس کے واسطہ ماماتا
 ہوں میں انہو شرفیہ در میان ان لوگوں کے کہ یہاں میں فرمایا آنحضرت نے سبب دعا و تیری کے خدا و رسول سے کہ اوستہ یا محمد احسان آپ کا ہرگز
 رکھے چکے تو اس کو لوگوں پر مقدم میری کے کہ اگر قتل کرواؤں سب کو قتل کر دیکھ بھی اور اگر چھوڑ دوں گا کو ساتھ اپنے احسان کے کو چھوڑ دے چکے بھی اور اگر لاؤ
 خدیج تو وہ میں بھی قتل کرے اسے صلی اللہ علیہ وسلم کو ان تکفل ہوگا میرے اس کے کا فرمایا آنحضرت نے کہ اگر پھر کو کہا صبح کو بڑھ کر میں کو ان اس کی
 اور قتل کر اس کو صاعص نے فرمایا آنحضرت نے ہوا شخص کہ اوستہ عبداللہ بن کعب کو کا فرمایا آنحضرت نے کہ اگر پھر کو کہا صبح کو بڑھ کر میں کو ان اس کی
 اس کے بھی کو ان کے خدیج بن کعب کو قتل کیا جسے چکے اور چھوڑ دی گئی آنحضرت نے تیری طرف سے پھر کہ پوچھا آنحضرت موضع شہر میں جو ان شہر کے
 وادی سفر کا تھو قید کیا وہاں آپ نے مالی نیت در میان اصحاب کے اور ہر میں کو کہ وہ انڈا یا پہلے آنحضرت نے زمین حارثہ اور عبداللہ بن وادھو موضع
 اشیل سے واسطہ نشانت دینے فتح کی اہل بیت کے کو اور اس کے کو اوار کے کچھ دن چڑھے اور بڑھ آئے عبداللہ سے یہ جو کہ کو موضع خثیق میں اور پکا یا موضع کیا
 عبداللہ نے اب سے اوستہ کے کہ میری شہادت شہادت ہو گا کو ساتھ ملائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسے جلتے شہر کو ان کے اور قید ہوئے ان کے
 بارے کے ذوالان بیٹے سے کہ اور ذوالان بیٹے سے چھائی کے اور ان کا ابو جعل اور زید بن اسود اور اسید بن غفٹ اور قید ہوا سہیل بن عمرو اناب ساکھارے
 مروی ہے صاعص نے اس سے کہ کھڑے ہوں اور پچھا عبداللہ سے کہ اگر کیا سچ یہ قول ہے یا نہیں ہوا کہ انھوں نے کہ ان اللہ شہد کل کو لاوینے
 آنحضرت بھی ان شاء اللہ قاتلی اور میں بن کعب اور اس کے سب قیدی بندہ ہوئے پھر چکے عبداللہ بن کعب نے میں سے بیچ کر ان انصار کے اور جسے عثمانی میں ہوا

بن حوف اور حضرت اور اہل اور شہری ہی ایک ایک گھر میں بچہ ہو گئے ساتھ ایک بڑے مسلمانوں کے اور کہتے جاتے تھے سب خوشی سے کہ ما گیا ایسا بھلا حق
اور اہل افکار اہل ایمان تاکہ کسے لطف میں یا میں نے کہ اور انہیں بچہ زید بن جابر بھی اور اوشی آنحضرت کے جو قصوی نام بھی اور شہادت دی انھوں نے اہل شہر
بچہ کہ پوچھا عید گاہ میں لو بچا اور سب اوشی کے کہ ما گیا عید اور شہید اور دونوں بیٹے حاج کے اور ابو جہل اور ابو البختری اور زعمربن امود اور امیر بن
اور بکر الیاسیل بن عمرو اور انیساب ساتھ اور بیت کو گون کے کہ میں نے بچا یا لو گون نے زید بن جابر کو اور گنا کیا سنے کہ بھال گئے ہیں یہ بیان کہ انہیں لکھ چکے
مسلمان اور کہتے تھے زید بن جابر شہید کہ فارغ ہوئے تھے لو گون سے حضرت رفیعہ صاحبہ زوی آنحضرت علیہ السلام علیہ وسلم کے اور کچھ سلفیج میں کہ ایک
منافق نے اسامہ بن زید سے کہا کہ گئے سردار تھے اور سب احباب ان کے اور کہا دوسرے منافق نے ابو لہب بن عبد المذہب سے کہ متفرق ہو گئے لو کہ تھاکر
اس طرح کہ حج ہو گئے پھر بھی اور قتل ہوئے سب احباب ساتھ آنحضرت کے یہی خاص اوشی اوکی کہ بھال آیا یا و سپہ سالار کو زید بن جابر و زید بن
لو کہ لکھا یا و سب سے منہ بستے بانوں میں سبب و عیب کے کہا اوس منافق نے ابو لہب نے کہ بھوٹا کہ اسے اندھا لیل قول تیرا اور ما یو دیوں نے بھی لکھیں کہ آواز
گو بھال کر دی و اسامہ بن زید سے کہ پریشان ہو میں یہ سن کر آیا ساتھ اپنے باب کے گھر میں پھر لو بچا بیٹے اوس سے تنہا میں کہ ای باب سے کہ کیا بچہ
بیان تھا کہ اوس انھوں نے ان بچہ و والدی بیٹے میرے پس فوی ہو گیا دل میرا اور آیین پاس اوس منافق کے کہا بیٹے اوس سے کہ جو کچھ بیٹے
رسول اللہ و سب مسلمانوں کے غفر بیٹے شریف لہے ہیں رسول اللہ اور ماہنگے وہ گردن تیری اگر کہا اوس منافق نے جیسے ایو بھو گیا ایک بات کہی بیٹے سے
سن کر لو گون سے پھر کہ قیدی اور دار و فستے اور نہ شرفان ہوئی آنحضرت کے اور وہ قیدی سب انجاس آدمی تھے اور شرفان حاضرین بدست میں اور
نہ آکر ہوئے تھے اوشی وقت تک کہ اہل مدینہ روحا میں آنحضرت سے کہتے تھے واسطے استقبال کے اور سار کی دی آپ کو ساتھ حق اللہ علیہ کے
پھر کہ سردار لو کہ قوم خزرج کے اور سار کی دی انھوں نے کہ اس میں سلامہ بن قشر نے کہ بچا کہ تھے آنحضرت سے کہ اس میں کی سار کی فستے ہوئے کو
والد میں ایسے ہو کر ہوئی جو رون سے کہ گئی تعمین ہیں ہم کیا آنحضرت نے ان کے اوس کہنے سے اور فرمایا اوشے کہ ایو بھو میرے وہ ایسی
جامعت تھی کہ اگر کہتا اود کو کو فستے کر ما اور اگر کہتا کہ نہ وہ جیسے تو متابعت کر تا و او کی اور اگر مقابل کر تا لینے کہ کم کہنے کا من سے تو غیر جاتا ہے فعل کرنا
بڑی قوم تھی حق نبی اپنے کے کہ اس میں نہ بنا ہوا نہ ہوا میں اندھا لیل سے اوسے غضب ستا و اسے سوا کے غضب آپ رسول اللہ مدینہ ہو جیسے ابھی کہ یہ ہے
منہ و روحا میں پہلی بار فرمایا آنحضرت نے کہ وہ کہتا یہ اعزالی سے کہ جنت کی توستہ اوشی سے پس ماملہ وہ جیسے خوش تھا تیرا اور کہتا تو نے انجان بات کہ
اور کہتا یہ بات حق اس قوم کے کہ جانا تیرا تو فستے الہی کو پھر قبول کیا آنحضرت نے سلم سے عذرا کو کا پھر ہو گئے وہ فقر احباب میں سے اور مروی ہے
کہ آپ سے کہ اگر ابو ہریرہ یا ساری کو لاؤ وہ نہ عمر کے اور ساتھ ان کے ایک شہید تھا بھرا ہو اما لہ کا فرمایا آنحضرت نے لو گون سے کہ ابو ہریرہ یا ساری شخص ہوا
میں کہ کا حکم کر اود کا اور قنات کر اوس سے اور مروی ہے کہ آپ سے اسید بن خیر اور کہا انھوں نے یا رسول اللہ صحرایوں اوس خدا کو کہ قیدی ہے
ایک اور شہید کی کہ انھیں آپ کی والد یا رسول اللہ تنہا رہا میرا جانے سے طون بدر کے کہ لیا اسطے اس بات کے کہ جاتا تھا میں واقع ہو کر اہل
آپ کو جاتا تھا میں کہ رو کیلے آپ قافلے کو اور اگر جاتا میں کہ لڑائی ہو گی آپ کے دشمنوں سے تو ہرگز نہ تو میں نہ جاتا ہے فرمایا آنحضرت نے کہ بچا چھوڑ
اور قبول کیا عذر و کا اور آپ سے عبد بن عباس وضع زبان میں اور کہا اوسوں نے یا رسول اللہ صحرایوں یا ساری جلاسی پراور ہرگز نہ کہ آپ کے
تھا جانا میرا آپ کی بھاری سے کہ سبب یا میرا جانے کے اور کل و رو بہو ہو مجھے اور آیین آج ایک استقبال کو فرمایا آپ نے کہ ہرگز نہ ہو کہ لکھا
اور مروی ہے کہ قیدے قاسمیل بن عمرو پاس مالک بن خشم کے پھر کہ پوچھا موضع شہد کہ میں جو دریاں ہو قسدا اور مال کے کو کہا اوشے مالک سے کہ پڑو
مکہ واسطے یا جانے کے پس چھوڑا انھوں نے اوس کو اور کھڑے ہو پاس اوس کے کہا سہیل نے شرم آئی جاگ ہو جاتا جیسے پھر روہے اوس سے تو
بھال گیا سہیل وہاں سے کہو لکر ششکین اپنی اور جب کہ در سبونی مالک کو اور نہ یا سہیل کو تو بچا را انھوں نے آدمیوں میں کہ بھال گیا سہیل اور دوسرے
لو گون اوسے ڈھونڈنے کو اور سبے آنحضرت بھی اوس کی تجویز اور فرمایا آپ نے کہ مار ڈالے اوس کو جو شخص کہ پڑے لیکن بابا و کو خدا آنحضرت دریاں بھری

یہی بیان ہے

سبب سے کہ سب سے پہلے اس کے ساتھ ساتھ اس کے اور دو تین دن کے آگے میں پٹنمان بن خالص خراسانی بھاگ کر رہے اور خود ہی لوگوں کو بتائی کہ میں نے
اور کہا اس نے اسے گئے کہ میں نے اس کے اور دو دن میں حجاج کے اور ابو البختری اور زید بن اسود و موی کو وقت گئے اس کے اس
نہ کو بیٹھا ہوا تھا وہ پٹنمان بن خراسانی کے یہ سب کو لے کر گئے کہ میں نے اس کے اور دو دن میں حجاج کے اور ابو البختری اور زید بن اسود و موی کو وقت گئے اس کے اس
لوگوں نے کہا کہ میں نے اس کے اور دو دن میں حجاج کے اور ابو البختری اور زید بن اسود و موی کو وقت گئے اس کے اس
دیکھا سینہ سیل بن عمرو اور نصیر بن عمارت کو کہ تم یہ ہیں امالوگوں سے کہ اس طرح کہا اور اسے دیکھا سینہ امالوگوں سے کہ اس طرح کہا اور اسے دیکھا
کہ جب یہ بتائی گئی تھی کہ میں نے اس کے اور دو دن میں حجاج کے اور ابو البختری اور زید بن اسود و موی کو وقت گئے اس کے اس
بن ابی طالب اور اس کے ہمراہیوں کو کہ میں نے اس کے اور دو دن میں حجاج کے اور ابو البختری اور زید بن اسود و موی کو وقت گئے اس کے اس
اوس کو اور حجاج بن یوسف بنیہ کران اس کے اور دو دن میں حجاج کے اور ابو البختری اور زید بن اسود و موی کو وقت گئے اس کے اس
بر میں اس حکم کرنا چونکہ اس کے اور دو دن میں حجاج کے اور ابو البختری اور زید بن اسود و موی کو وقت گئے اس کے اس
عہد کو کہ اس کے اور دو دن میں حجاج کے اور ابو البختری اور زید بن اسود و موی کو وقت گئے اس کے اس
اوس کے حکم کو کہ اس کے اور دو دن میں حجاج کے اور ابو البختری اور زید بن اسود و موی کو وقت گئے اس کے اس
بن حرب اور کہا اس کے اور دو دن میں حجاج کے اور ابو البختری اور زید بن اسود و موی کو وقت گئے اس کے اس
اور کہ اس کے اور دو دن میں حجاج کے اور ابو البختری اور زید بن اسود و موی کو وقت گئے اس کے اس
خوش ہو گئے اور اس کے اور دو دن میں حجاج کے اور ابو البختری اور زید بن اسود و موی کو وقت گئے اس کے اس
ارون انحضرت سے اس کے اور دو دن میں حجاج کے اور ابو البختری اور زید بن اسود و موی کو وقت گئے اس کے اس
مشکوٰۃ اور اس کے اور دو دن میں حجاج کے اور ابو البختری اور زید بن اسود و موی کو وقت گئے اس کے اس
کاش جاتے ہم ساتھ انحضرت کے کہ اس کے اور دو دن میں حجاج کے اور ابو البختری اور زید بن اسود و موی کو وقت گئے اس کے اس
پاسے ہیں ہمراہیوں کو کہ اس کے اور دو دن میں حجاج کے اور ابو البختری اور زید بن اسود و موی کو وقت گئے اس کے اس
یہ بلخ اور اس کے اور دو دن میں حجاج کے اور ابو البختری اور زید بن اسود و موی کو وقت گئے اس کے اس
کے تھے جو جہل ان کے اور دو دن میں حجاج کے اور ابو البختری اور زید بن اسود و موی کو وقت گئے اس کے اس

طَهَنَتْ رَحَاكَ يَا مُهَلِّكَ أَهْلِهِ فَتَلَّكَ سَرَاةَ النَّاسِ حَيْثُ كَرِهْتَ وَبَقُولُ أَتَى أَمَّا أَذَلُّ لِيْطْعُمُهُمْ حَدَّثُوا نَفِيكَ أَكْأَدْرُ سَاعَةً قُتِلُوا نُبَيْتُ أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ لَيْنُ فَوْسَرٍ يَنْتَبِئُ بِأَجْمَعٍ وَاسْتَمَا	وَلَسْتُ بِذِيْ سَهْلٍ وَتَدْعُ لَا تُعِيدُ وَأَنَّ الْمُلُوكَ تَتَعَرَّعُ لَأَنَّ ابْنَ أَشْرَفَ طَلَّ كَيْفَ يَجْعَلُ ظَلَّتْ رِيْثُهُمْ بِأَهْلِيْهَا وَتَضَعُ فِي النَّاسِ يَنْبَغِي الصَّاحِبَاتِ وَتَجْعَلُ بَسْعَى عَلَى الْحَسْبِ الْقَدِيرِ أَلَا وَدَع
---	---

یعنی یہاں یہاں پہلے اس کے اور دو دن میں حجاج کے اور ابو البختری اور زید بن اسود و موی کو وقت گئے اس کے اس
عوض کے کہ وہ مذہب یا تو تحقیق بادشاہی کے جاتے ہیں اور کہتے ہیں لوگوں کو بہت دلیل میں ساتھ غصے لینے کے کہ تحقیق کعب بن شریک کا بیٹا
تھے امالوگوں سے کہ اس کے اور دو دن میں حجاج کے اور ابو البختری اور زید بن اسود و موی کو وقت گئے اس کے اس

اور ان کے طرف از ان کا بھری اپنے حال پر کہ ننگا یا تیل اور نہ ہم ستر ہوئی اپنے خاندان ابو سفیان سے اوسدن سے لکھا یا تو قسم جنگ اندک اور سنانوں
 بن معاویہ دلی نے دروایک دیکھا اپنے گھڑن کو تیش روتے ہیں اپنے کشتون پر اور گریا تھا وہ بھی ساتھ لکے برین میں باہر لگا دیا اور کسی مشرب لیش
 جاتی پر غلین تھاری ہونے نہ شہر تہن اور تابعت کی تنے اپنی عورتوں کی لکھا پورا ہو سکتا ہو غم روتے سے اپنے کشتون پر بلین ہوتے رہا اور اس سے
 اور باوجود اس کے مامار بچا غصہ تھا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے باعش اس گریہ و زاری کے صبر کو بہانہ کہ کہ عیوض اپنا عیوضنوں سے اور سنا
 ابو سفیان بن حرب نے کلام او سکا تو کہا اس سے ایو باوجود یہ بہنہ کہ غلو کیا ہوا ان غم سے لیکن اللہ نے لکھی عورت بنی عبد شمس کی اپنے کشتون
 آج تک اور نہ قہریت کی کوئی کسی شاعر نے مگر وح کی سینہ او سکو بہانہ کہ کہ لکین عیوض صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ سے اوسن
 غمناک پریشان حال ہوں کہ مارا گیا بیٹا یہ احتفلہ اور باقی سردار اسن اوہی کے کہ کانی بیٹی یہ وادی لنگ کہہ جوائے سے اور ایک وایت بنی حرب کہ آئے
 مشرکے میں اور اسے گئے سردار اور شرفاؤ لکھا تو کا عیر بنی حرب بن عیجی اور بیٹھا باس صفوان بن امیہ کے سچ حجر کے کہ صفوان نے کہ تلخ کردی
 اللہ تعالیٰ نے زندگی ابدہ سے جانے ہمارے لوگوں کے بدین کہ عیر بنان و اندر با موزن لکھی کا لکھا دیکھا اور گزواتا ہوجہ میرے قہر سے کا غل
 پرورش اہل عیال کا تو جاتا میں طرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے او قیل آرا لکھا کہ چار ہوتیں سنجیدہ میری اوسنے کہ سنا ہی بیٹے وہ پھر تے بن بنون با لک
 میں اور بہانہ بیس ہرے کہ کو میں جا کر آیا ہوں میں واسطے اپنے اس مقید کے پس خوش ہوا صفوان او سکو بان بلون سے اور کہا ایو ابو امیہ کیا
 تو کلام ایسا کہا اوسنے کہ تم میری سب اس گھر کا صفوان نے لیا سینے اپنے فے بر قہر تیرا و ذہیر میری ترے اہل و عیال کی خرج پر کار کا لکھا دیکھا
 سے اور تعبنا ہو کہ کہ میں نہیں کوئی شخص پر اسچ کرے والا مجھے اپنے اہل و عیال پس کہا عیر نے جاتا ہوں میں یہ حال ایو ابو وہب کہ صفوان نے
 عمال ترے ساتھ میرے عیال کے میں محتاج رکھوں کا میں او کو کسی چیز سے اور کر لیا سینہ فتر میں اپنے فے پر پھر یا و اسکو صفوان نے لکھا کہ
 اور ارحم جو ذہیر میری کی اوسے عیال کے مانند عیال اپنے کے پھر تیرا لکھی عیر نے تلوار اپنی اور کھجوا اور اسکو بہر میں اور روانہ عیال و عیال
 کے اور کہ صفوان سے پوشیدہ رکھنا حال میرا چند روز بہانہ کہ کہ پونج جاؤں میں بان پس بیٹھا با حال او سکا صفوان نے اور لکھا عیر سینے میں اور اوتا
 دروازہ مسجد پر اور بانہا اپنی کا وادی لکھا اور اپنی کھے میں پھر چلا طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور دیکھا او سکو حضرت عیضہ دروایک لکھے
 ہوئے تھے در میان چند دوتوں اپنوں لکھا اور بیان کرے تھے تینین اللہ تعالیٰ کی سچ مقدمہ بدر کے پھر جب کہ دیکھا عیر کو لکھے ہوئے تلوار جو کھجوا
 حضرت عیضہ اور کہ اپنے بیاروں سے رو کو اس کلب کو کہ یہ وہی دشمن خدا پیوہر لکھتے کہ تھا پھر لوگوں کو بدین اور تیش کو لکھے الہا کہ تھا و تیش
 کہ میں اور دروایک اٹوان کی ظاہر اور نہ نکات میں پھر کھڑے ہوئے سب صحابہ اور روک لیا او سکو پھر گئے حضرت عباس جناب سالت مابہ کے اور عرض کی
 یا رسول اللہ کیا جو عیر بنی حرب میں ساتھ تھاروں کے اور وہ حیثت فریب دینے والا ہی نہیں اٹھینان کو او سکو کل طرف سے کسی بات کا فربا آنحضرت
 نے کہ لکھا او سکو دروایک پھر گئے حضرت عیضہ اور لکھے او سکو کو پڑے ہوئے پڑا و قبضہ تلوار کا لکھے انھوں میں اور جب کہ دیکھا او سکو آنحضرت نے
 قوفو یا ای عمر بن خطاب الگ ہو جا اسے جو گز و قہر میرا ہوا وہ آنحضرت سے اور کہ بطور سلام کے یہ لکھے اٹھ صبا کا فربا آنحضرت نے کہ پڑے
 کیا یہ لکھا اللہ تعالیٰ نے تیری بیستے اور عیر ہم لوگوں کا السلام علیک ہو اور یہی تحیر ہی اہل سنت کا کام عیر نے بیٹا لکھا تھا پھر فرمایا آپ نے کہ بد لکھا
 لکھا اللہ تعالیٰ نے یہ تر سلام پھر دریافت کیا آپ نے کہ سوا سطر آیا ہو عیر عرض کی اوسنے کہ حاضر ہوا ہوں میں واسطے اپنے ایک قیدی کے پس
 تھا کہ کہ رعایت فراغت کرو تم مجھ سے اوس کے حق میں فرمایا آنحضرت نے کہس باعث ہی یہ تلوار ساتھ تیرے کہا عیر نے کہ قہر کرے او سکو اللہ تعالیٰ کہ نین
 سہرے کہ ایک کسی چیز سے بھول گیا میں قتا ورنے کہ سواری سے کہ رہ گئی یہ عیر کی گردن میں اور قسم ہی ہو گیا یہی عمر کی کچھ اور قصہ میں ہو گیا او سکو سچ
 فرمایا آنحضرت نے کہ سوا سطر آیا ہو سچ کہ تو عرض کی اوسنے کہ نہیں آیا میں مگر واسطے اپنے قیدی کے پھر فرمایا حضرت نے کہ کیا شرط لکھی تھی تو نے صفوان بنی حرب
 سے سچ حجر کے پس گھر گیا عیر اور کہ بیان کر رہا آپ کہ کیا شرط لکھی تھی اوس سے ارشاد فرمایا آنحضرت نے کہ اگر کیا تھا تو اوس سے میرے قہر

اس شرط پر کہ اوکے وہ قریش تیرا اور خبر گیری کرے تیرے اہل و عیال کی اور اللہ تعالیٰ دیر سیان ہی تیرے اور اسکے کہا میرے گواہی دیتا ہوں میں کہ آپ رسول اللہ تعالیٰ کے ہیں اور صادق اپنے دعوے میں اور اسٹھہد ان کلا الہ الا اللہ تھے ہم لوگ یاد رسول اللہ کے منسوب ہر دفعہ کیا کرتے تھے آپ کو معجہ مقدمہ وحی کے اور ان باتوں میں کہ آپ کو آسمان سے ہی گفتگو واقع ہوتی جو دیر سیان میرے اور اس کے میسر کیا بیان کیا آپ نے ان میں کوئی نہ سوا میرے اور صفوان کے کہہ دیا تھا سینہ اس سے پوشیدہ رکھنا یہ حال میرے لوگوں سے بہت دفن لیکن مطلع کر دیا آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنا پناہ الایمان اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر اور گواہی دیتا ہوں میں کہ کہنا آپ کا حق ہو اور حدیجی اس خدا کی جو اہلایا محکوم اس مجاہد پس خوش ہوئے سب حاضرین محفل شریف اس کے اسلام سے اور کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہ خنزیر اس سے زائد اچھا معلوم ہوتا تھا محکوم جب کہ آیا تھا یہ اور اب محبوب تر یہ محکوم بعض اولاد سے پھر ارشاد کیا آپ نے لوگوں کو کہ سکھاؤ میں اس اپنے بھائی کو قرآن شریف اور جو یزید قیدی اس کا عرض کی غیر نے کہ با رسول اللہ میں کوشش کرتا تھا بھالے میں اور ابھی کے لیکن شکر ہو اس خدا کا کہ ہایت کی ہونے سے محکوم کچھ آپ محکوم کہاؤں باس قریش کے اور بلاؤں ان کو کفر اللہ اور رسول کے کہ قبول کریں اسلام کو امید ہو کہ اللہ تعالیٰ ہایت کرے اور کھو اور ہایت سے پھر اجازت ہی غیر کو آنحضرت نے مانگے اور گئے وہ کہ میں اور صفوان ان کے اذیت میں نہ پہنچا کر آیا تھا ہر آنے والے سے میں نے مال و جان کا اور کتنا کیا حادث ہوا اور کوئی حادثہ اور کہا کہ قریش سے کہ بشارت پہنچو کہ ایسے واقع سے جو کھلا اور کھلا اختیار کرے کہ پھر آیا کہ شخص میں سے اور پھر اس سے صفوان نے حال غیر کہا کہ اس نے مسلمان ہو گیا وہ پس اہت کی اور پھر صفوان اور سب شکر کوں کے میں اور کہا آپس میں کہے میں ہو گیا میرے غیر قمر کھائی صفوان نے کہ نہ بولو محکوم کبھی ہونے اور نہ بھلائی کر دگا اوکل ہی مال سے والک کر دیا اور کھو پھر آئے غیر بھی باس قریش کے حالت اسلام میں اور دعوت کی انوں سب کو وطن اسلام کے اور خبر دی اور کھو اس طرح ہونے آنحضرت کے کہ تو اسلام لائے اگر تو لوگ اور مروی ہو کہ جب آئے عین وہ سب کے میں نے ہوا تو نے اپنے اپنے جگہ میں اور نہ صفوان بن امیہ سے اور ظاہر کیا اسلام اپنا اور دعوت کی اوکل لوگوں کو اور شیعہ ہی خبر اس کی صفوان نے کہ اس میں چکا تھیں یہ پہلے اس کے آنے کے اور اب لوگ گاہیں کہ پھر گیا ایک شخص مجھے نہ بولو کھا اس سے میں اور نہ بھلائی کر دگا اوکل ہی مال سے کچھ بھر گئے باس اس کے میرے والدین کا تھا وہ چھوڑ کر اور کجا اور سکوا اور وہ سب بن لولا اور پھر لیا ہونہ اور اس کے کہا میرے قوا یک سے واری ہمارے سرداروں میں سے کیا اپنے بند کا غصے اور اپنے لقمے کے تھے پہلے اور پھر پیش چلا اور حج سے واسطہ پھر وہ کیا یہی دن اور میں اپنی تیا ہوں ہر بات کی کلا الہ الا اللہ وان محمد اعزنا ورسولہ لیکن جواب باز کا کچھ صفوان

ذکر کھانا کھلانے والوں کا گفتار و ان کو بد رہین

اور یہ فیصلہ عبد مناف سے عاتر بن عامر بن نوفل اور شیبہ اور عقیقہ دونوں بیٹے رسید کے اور بنی رسد سے زعم بن اسود بن مطلب بن اسد بن زغل بن عبد بن عدویہ اور بنی خزوم سے ابو جہل اور بنی جمح سے امیر بن غنم اور بنی سہم سے ثبید اور بنتہ دونوں بیٹے حجاج کے اور مروی ہو سید بن سقیب سے کہ کہا انھوں نے نہیں کھانا کھانا کھانے پر میں کہ گما را گیا وہ اور اختلاف بھی کیا ہو امیر بن غنم نے لیکن نزدیک وادی کے کچھ دی ہو اور کر دیا اور پھر کھانا کھلانے والوں میں سے سہیل اور ابو البقری غیر کو بھی اور مروی ہو جو بنی بطن سے کہ آیا میں باس آنحضرت کے کہ میرے منورہ میں نہ جھجھتے فدیہ قیدیوں کے کہ بھرت گیا میں سجد بنوی میں ابید عسکر کے اور بہت جاگتا تھا میں اور سو گیا میں یہاں تک کہ ہوا فی غار غرب کی تو اس میں گھبرا کر آواز قرات سے آنحضرت کے کہنا زغر میں رہتے تھے والو کو کو کتاب مستطو کو پس سنار بامین پڑھا آپ کا یہاں کہ کہ باہر گیا میں سجد سے پھر داخل ہوا اسلام میرے دل میں اور سن پہلے سب سے اور مروی ہو عثمان بن ابی سلیمان سے کہ آئے تھے جو دواؤمی قریش کے واسطہ فدیہ دینے اپنے قیدیوں کے اور روایت کیا بشیر بن محمد بن نید سے پندرہ آدمیوں کو پس تھا آنے والا سب سے پہلے مطلب بن ابی دواہجہ آئے اور لوگ ابتدا اور سکے تھے میں بن راتوں کو اور مروی ہو نعمان بن ابی شریب سے کہ قمر کیا تھا آنحضرت نے بد میں فدیہ شخص کا مہار اور مروی ہو اسحق بن عیسیٰ سے کہ وہ چاہتے نافع بن جبر سے کہ سقد تھا فدیہ فدیہ بیکر کہا کھانوں کے کہ لڑا کھا کا مہار ہزار تھا اور کہ اس سے تین ہزار اور دو ہزار اور ایک ہزار بھی مقرر کیا گیا تھا یہاں تک کہ کہ با کیا آپ نے فدیہ میں کو بھی

<p>ابوبکر و عثمان علی و عمر ایاس اند و او بنان چارس بجیر و بحاس و بلال و بشیر ثقیف است و چهار چهار اند و حباب حبیب حریب و حرام خزیم است شخصی نه میهد در بود یک کس از پنج رافع شهید رحیمه و راشد زبیر و زیاد سبیل اند سه بار نام سبیل سلطنت و عثمان حبیب و در صبیح و صبیح است و سخاک و عمر اند شش کس از آن میان پس از ماسم و عقبه و زینب عصیمه و عصفه عطیه و عیسی که بعد از علان و حکام ششم قاده و تاسه قطیبه و در سازاد و مویوش شش تن مهدر مراره و مظهر و در بود هفت نعمان و نیمان و نصر همه هفت کس یک از اینها شهید ابوالحسن موسوم بود خذیفه کی ابوجنه بود مرثد و بود لیسر ابوصالح بود تاسه ده بود ازان جلایک بود سبب ای پسر مرا عذر از ان بهشت گشت سجا بسعود و خنثی و غیبی که</p>	<p>زبیر و سعید و عبد الرحمن و در آب و اسید و اندیش انس و در سببه بسر ایا و گیر جبر اند و جبار و دوحزه گو حصین است علاد را جبار نام خلید و خنیس و خلیفه شمر که در جنت خالد خوش آید سروش است و دوس و سواد یک از سیزده سعد آمد قتل شجاع است از شش هم گذر خیمه و خمره و طیب و کمو شهید اند را در حق و در جان برسی و پنج و آسم و غنیمت قید چو عثمان و عثمان بری از بجا ز غنمه و در عبد بر رستم ز شش قیس سه کعبه که دو سعد بری هشت کس طلوع ز صعب ز غنم ز سحر گذر چون فل خود و و هب یک دقیقه کنون غوث اهل کفایت رسید ابوشیخ بود و سلمه دان و شکسته ابوصبر بود و طایفه بود کشته در که من بعد از ان بود عاده بود و در جویمه بعد اهل شمر که در بحر گر نیاید در دست معاذ شدی سوی سفیان گذر مگر گیتی را اسراف بلام</p>	<p>بود و جبر و دوطی و سعد هم آبی الحوزا رقم هفت است بر است یک کس تم اند جبار دو حاطب یک از دوس هاشم دو ختاب و هم دو خبیب خدش زخوات و خولی و ذکوان بدان ربیع و رباعه و رفاع و جبار سره و سالد و سماک و سنان سلم اند هم چار کس ازین گروه شریک است و ختم و صفی خوان طفیل اند سه یک سهر و دوس سه عقبه و سه عبد الرحمن شمار ده عامر و عبدالله از بنی یاس عیاض است عمار و عیسی و عویم شهید است عاقلی پس از ندان عقب و محرز و در کشند راند معوذ و یک از اینها قتل ز قناده و سطح و محمد رسید و دینه و در و اقد و د و بلال ابوالاحمر است و در گربو الحیر ابوجنه و بوفضاله و در و در بوسمان و بوسن و طیل یکی بود جانه و در ان میان دلی و در جویمه بنام پس اسامی شان را نوشیدیم حسانی ز داود و خلا و گیر درین مهلت هرگز کفر و اسلام</p>	<p>گنیمت پس بر ترتیب ایضا محمد و در اسعد و انشد حق پرست ساز قطبیه نه ز ثابت شمار شهید است عمارت بود سیزده دو خالد و دوس خارجه یک از کس مگر ذی الشمالین اکتشه دان رواحه و ربی ازین شمار ازین چار و دو و دو و سه و خوان و در سابت و سبر و حق پزده شهید است صفوان و بنت سلمان عماره هم از یازده عمر و بس عباده و صعب و دو و بر جبار صبیه شهید و بر از عبد شک شهید است عوف آن جنت تقیم ز غنم و از فاک و فروه خوان که این سهر است بدقت و راند منقبیل دلاج مرثد و طیل سبش قتل است معجع شهید بسیل است ثانی زید از حال ابوالقیس بود خارجه یا و گیر ابوصبر و بود یهم بر شمر ابوالعشیر و بعد از ان بود عقیل و گربو لب بود بی گمان و در بوسلست عالی مقام نولفظا بود بر چه کن درست برایوب آخر کنی ای و میر</p>
---	--	--	--

و در اوس چیز که با جو کما گیا بدرمین اشعار است و در بیان سیری قتل عصما و بنت مروان کا
روایت کی و اقدی علیه الرحمة بن عبد الدین هارث سے اور انھوں نے اپنے باپ سے کہ عمار بنت مروان قبیلہ بنی امیہ بن عبد شمس

نہج کل بن زید بن جہش غطفی کے اور اہل دینی تھی آنحضرت کو اپنی باتوں سے اور بیان کرتی تھی عیسا سلام کا اور برا بھلا کرتی تھی لوگوں کے اور اپنے کے آنحضرت علیہ السلام کے لئے تھے مینے یا شاعر اشعار

وَعَوْنٍ وَبِاسْتِئْذَانِ الْحَرْبِ
فَلَا كَيْفَ مَسْأَدٍ وَلَا مَذْنَجِ
كَأَيُّ مَوْجِيٍّ مَسْ وَتِ الْمُنْفَجِ

وَعَوْنٍ وَبِاسْتِئْذَانِ الْحَرْبِ
فَلَا كَيْفَ مَسْأَدٍ وَلَا مَذْنَجِ
كَأَيُّ مَوْجِيٍّ مَسْ وَتِ الْمُنْفَجِ

فَلَا كَيْفَ مَسْأَدٍ وَلَا مَذْنَجِ
كَأَيُّ مَوْجِيٍّ مَسْ وَتِ الْمُنْفَجِ

فَلَا كَيْفَ مَسْأَدٍ وَلَا مَذْنَجِ
كَأَيُّ مَوْجِيٍّ مَسْ وَتِ الْمُنْفَجِ

یمنی ہیں متعلق اور غفیر ہو گئے اس کے مالک کے اور لڑکایاں اور بی عوف اور غفیر ہو گئے بنو مخزج ہر ما بعد اری کی تھیں سافرا معلوم وطن کی کہ جو تھا راغیر ہو کہ کہ نہیں جو وہ قبیلہ اور اور ذفرج سے آئینہ کرتے ہو گاوسکی بعد قتل سرداروں کی جیسا کہ امیہ کی جاتی ہے شور با سے بختہ کی کہ عمیر بن عدی بن حارث بن امیہ غطفی نے جب کہ تھے یا شاعر اس کے اور برا بھلا کرتے ناگوں کا تو کہا اے امیہ زانی مینے تیری یاد کہ کہ صحیح سلم کے گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ منورہ میں لیا البتہ قتل کر دیا گمین او سکوا اور آنحضرت اوس دن نذر کے تھی بدین پھر جب کہ لوٹ لے آنحضرت با فتح و ظفر مدینہ منورہ کو ہوا سے تو گئے طرف عصا کے عمیر بن عدی رات میں اور گھسے اس کے گھر میں اور دیکھ کر اس کے چند لڑکے سوئے ہوئے اور کوئی لڑکا کپڑا پر تھا اور دو ہوا اس کا اور وہ خواب میں تھی پھر الگ کر دیا عمیر نے اوس لڑکے کو او سکوا کی بچائی سے پھر بادی تلوار اپنی بچے کو بعد رکھنے لوک کے او سکوا کی بچائی پر بیان تاکہ کھل گئی وہ بشت سے اور تمام ہوا اکام او سکوا پھر نکل لے یہ وہاں سے اور پھر بھی مار بیج کی ساتھ آنحضرت کے مینے میں اور عدی سلام کے دیکھا آنحضرت نے غیر کو تو فرمایا کیا قتل کر آیا تو مردان کی بیٹی کو عرض کی او غصوں نے کہ ہاں ہاں ہوں آپ بیان باپ میرے یا رسول اللہ اور دوسرے عمیر اس بات سے کہ مارا او سکوا بے اجازت لینے کے آنحضرت سے پس کہا کیا ہر چھ پر اس کا تین کوئی چیز یا رسول اللہ فرمایا آپ نے کہ نہیں سیدنا تین بیچ مقدسے اس کے کے دو بکر یا ہیں اول بنی مینے یہ نیشل آنحضرت سے کہا عمیر نے پھر توجہ ہوئے آنحضرت طرف اون لوگوں کے کہ گرو آپ کے تھے اور فرمایا جب کہ پس آئے تھو کیو کہ دیکھو طرف ایستہ شخص کے کہ مدعی ہو اوسے اللہ اور رسول کی حاجت غیب کے تو دیکھو عمیر بن عدی کو کہا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہ دیکھو اس کو کہی اللہ کہ تشریف آتی طاقۃ اللہ پھر کہ مدت کو تم اس کو اعمی لیکن یہ مینا ہر چھ جب کہ لوئے عمیر خدمت سے آنحضرت کے تو دیکھا اوسے لڑکوں کو کو دفن کرنے تھا او سکوا ملکہ ساتھ ایک جماعت کے پھر چونکہ دیکھا او غصوں نے غیر کو لے تے ہوئے مینے سے تو لے پاس انکے اور بولے اے عمیر تھے مارا اس کو کہا عمیر نے کہ ہاں میں سمجھتا ہوں تم سب مینے غصوں لینے کو اور یہ مملکت و مچاؤ تم کو اس خدا کی کہ جان ہری اوس کے قبضہ قدرت میں ہوا کہ لوگ کے تم سب وہ کہہ اوستہ تو فرمایا مارو گمین تم سب کو اس نوار سے بہان تاکہ کہ مردان میں یا ماروں تم سب کو پھر اوس دن سے ظاہر ہوا اسلام بنی غطفی میں اور تھے ان میں بنو لہج کہ چہا تھے اسلام کا بنی قوم کے دوسرے اور مکے شتان نے مدح عمیر بن یا شاعر اشعار

وَحُطَّةٌ ذُو سَابِغِي الْحَرْبِ
بُعُولُكُنَّ وَالْمَسَايَا بَحْتِ
كَيْفَ الْمَدَا حِلِّ وَالْعَصْرِ
فَبَيْلُ الْقَبَا حِجِّ وَكَيْفَ حِجِّ
جَدَّكَ لَنْ فِي رَحْمَةِ الْمُؤْتَجِّ

وَحُطَّةٌ ذُو سَابِغِي الْحَرْبِ
بُعُولُكُنَّ وَالْمَسَايَا بَحْتِ
كَيْفَ الْمَدَا حِلِّ وَالْعَصْرِ
فَبَيْلُ الْقَبَا حِجِّ وَكَيْفَ حِجِّ
جَدَّكَ لَنْ فِي رَحْمَةِ الْمُؤْتَجِّ

بُعُولُكُنَّ وَالْمَسَايَا بَحْتِ
كَيْفَ الْمَدَا حِلِّ وَالْعَصْرِ
فَبَيْلُ الْقَبَا حِجِّ وَكَيْفَ حِجِّ
جَدَّكَ لَنْ فِي رَحْمَةِ الْمُؤْتَجِّ

بُعُولُكُنَّ وَالْمَسَايَا بَحْتِ
كَيْفَ الْمَدَا حِلِّ وَالْعَصْرِ
فَبَيْلُ الْقَبَا حِجِّ وَكَيْفَ حِجِّ
جَدَّكَ لَنْ فِي رَحْمَةِ الْمُؤْتَجِّ

یعنی اموی وائل اور امی بنی واقف اور امی قوم غطفی مگر طے بنی مخزج کے ہر گاہ کہ کہا یا بہن بھاری نے ہلا کی ہوا او سکوا ہوشیروان اپنے کو حال کہ موت آتی ہے وہیں لایا جو ان باغیر تو او سکوا کی لے کہ ہر بزم کی آمد رفت مالا بلاں ہو سکوا کی لے خونوں سے ہر گاہ پہلے سے او سکوا

[illegible]

بیان کہن او سننے خبر پہی سلمافون کی او سننے اور شہر آیا او کو اور بلانی ابو سفیان کو شراب اور کھے حالات آنحضرتؐ اور اصحاب کے پھر فرج کو گلیا ابو سفیان اور گیا موضع حریض میں اور یا بدان ایک انصاری کو ساتھ اپنے ایک نوور کے او سکے کھیت میں فرج کو گیا او سکوا اور کہا کیا کر کہ خبر دی او سکوا و ملا نے دو گھر موضع حریض میں اور صلابی کھیتی ہاؤ کی اور گمان کیا ابو سفیان نے کہ بوری ہوئی قسم میری پھر جگہ کا بخوف آئینے چھان سوال اعلیٰ علیہ السلام کے او پوچھی یہ خبر آنحضرتؐ کو تو شورت کی آپ نے اصحاب سے اور نکلے پیچھے ابو سفیان کے اور ڈلتے گئے راہ میں ابو سفیان وغیرہ اسباب لینے واسطے ملے ہوئے کے کہ پتہ بھینکتے گئے سکو کہ یہ اکثر کھانا او کھا تھا اور جاتے تھے سلمان پیچھے اونکے اور اوٹھالیتے پڑا ہوا سامان او کھا سوا واسطے نام ہوا اس غرض سے کا غزوۃ السویق یہاں تک کہ کوٹ آئے آنحضرتؐ مدینہ منورہ میں اور کھے ہن ابو سفیان نے لینے حال میں اشعار کہ روایت کی او کی واقدی نے زہری سے اشعار

عَلَى خَلْمٍ مِّنِّي سَلَامٌ بَنِي مُشَكَّمٍ
يَسْتَرْبِ مَا قَدَى كُلِّ اَيَّاصٍ خِصْفٍ مَّ

سَقَانِي فَوَ اِنِّي كَلِمَتَا مُدَامَةٍ
وَاِذَا اَبُو عَمْرٍ مَجْجُو دُوْدًا كَا

یعنی بلانی مجھ کو پسیرا بہ کیا مجھ کو شراب صاف سے اور تشنگی کے مجھے سلام بن شکم نے ہاؤ یہ ابو عمرو کہ سخاوت کرتا ہوا اور گھرا او سکوا ہن میں ٹھکا ہوا ہر مرد حسین اور سخی کا ماور زہری نے کائنات کی ہواؤ کی ابو عمرو اور دوسرے لوگوں نے ہوا حکم او خلیفہ کیا آنحضرتؐ نے شیطان ابو لبابہ بن عبد المذکر کو کہا واقدی نے کہ روایت کی مجھے محمد نے اونھوں نے زہری سے کہ واقع ہوا ہادی الحجہ پیش فرع بائیسویں مہینے ہجرت کے غزوۃ قراۃ اللہ کہ او سکوا غزوۃ قرہ بھی کہتے ہن ہون جماعت سلیم اور خطفان کے بیچ نصف ماہ محرم کے تیسویں مہینے ہجرت سے او سا ہر ہے آپ اس غریب پندرہ روز اور دوسری روایت میں ہر کہ کھلی آنحضرتؐ مہینے سے طرف قراۃ اللہ کے او باعث راوگی آنحضرتؐ کا اس طرف یہ ہوا کہ ساپ نے کہ جمع ہوئے ہن ہاؤ لوگوں کو مد خطفان او سلیم کے پھر گئے آنحضرتؐ او کی طرف اور وکاستہ او کھا پھر آئے او کھے تمام گا ہن او دیکھے دمان نشان اونھوں کے او جگہ بائی سینے انکے کی او رندیکھا دمان کسی کو پس ہجرا طرف اکلاد وادی کے چند اصحاب کو او گئے او کھلی سچو کو خود حضرت بطون ہادی میں او دیکھے دمان کی چور لپٹے او راؤنیں ایک نو جوان کو یا سانا پھر ہوجا او سننے حال لوگوں کا تو کہا یا سارے نہیں علم مجھ او کھا اور کہا انسا و مرد لمخس و ہذا ایوم رجبی اور آدمی چلے گئے ہن ہاؤ بائی کے اور ہم لوگ چڑا ہن ہن دمان اونھوں کے پھر کوٹ آئے آنحضرتؐ در حالیکہ کہ پتہ لینے تھے آپ نے سب اونٹ اونکے او راوترے طرف مہینے کے چوب نماز پڑھی آپ نے صبح کی گاہ دیکھا آپ نے یسا کو نماز پڑھتے ہوئے پس حکم کیا لوگوں کو کہ بانٹ لیں مال غنیمت او کھا عرض کیا لوگوں نے یا رسول اللہ تو یہ واسطے ہارے یہ بڑے ناک لے علین ہم سب اونھوں کو بیشک ہم میں ہر لوگوں میں کہ ضعیف ہن پلنے حصہ لینے سے جو کہ ہوجھا و کھا فرمایا آپ نے کہ تقسیم کر او پھر عرض کی لوگوں نے یا رسول اللہ اگر یہی ہر مرضی آپ کی تو وہ علام کہ دیکھا آپ نے نماز پڑھتے ہوتے ہن ہم او سکوا آپ کے حصہ میں فرمایا آنحضرتؐ نے کہ کیا خوش ہو تم اس کام ہر عرض کی اونھوں نے کہ ہاؤ ہر قبول کیا او سکوا آنحضرتؐ نے پھر اڑا دیا او سکوا او کو پھر کر دیا لوگوں نے پھر آئے آنحضرتؐ مدینہ منورہ کو او اس تقسیم میں ملے ہر شخص کو سات سات اونٹ اور تھے سب لوگ دو سو ہر وی ہوا وادی دوسری سے کہ ما اونھوں نے تمامین اس سرے میں او تھا میں اون لوگوں میں جو کہ لائے تھے اونٹوں کو جب کوچ ہم موضع حرام میں جو تھیل ہر مہینے سے تو باج تھے کہے گئے اونٹ اور تھے وہ پاسو لوگ لائے او کھا اور بانٹ دیے ہاؤ سب ملے ہاؤ میں نوٹے مسلمانوں کو دو دو اونٹ اور ہادی ہر کہ خلیفہ کیا تھا آنحضرتؐ نے اس مرتبہ مہینے میں ابن ام مکتوم کو کہ پڑھلے تھے یہ لوگوں کا نماز جماعت سے اور خطبہ پڑھتے تھے ہاؤ پلو مہر شریف کے اس طرح کہ ہوا وہ انکے او لٹی طرف

ذکر ما رے جانے ابن اشرف ہودی کا

اور واقع ہو اقل اور سکا شروع ہو چکے ہیں یعنی ہجرت سے پہلے الاول جن اور کیفیت اور اس کے قتل کی روایات معتبرہ سے یہ کہ وہ ہوا شاع تھا اور
 ہجو کیا کرنا تھا آنحضرت اور آپ کے اصحاب کی اور راہ گزیر کیا کرنا تھا کفار قریش کو اپنے اشعار میں اہل ایمان پر مسلمانوں کے اور آنحضرت جب کہ نہ بغیر
 لائے مدینہ منورہ میں تو تھے لوگ وہاں کے مختلف محال کہ بعض انہیں کے مسلمان تھے کہ جمع کیا تھا ان کو دعوت اسلام لے کر تھے تو ان
 اہل علم اور حصوں وغیرہ اور بعض خلیف تھے واسطے یہاں کہ جات کے اوس اور خراج سے تو جا ہوا وہاں حضرت نے رونق افروز ہونا کہ
 مصالحت اور موافقت کرادیں درمیان اپنے اور حال یہ تھا کہ بعض آدمی مسلمان تھے اور آپ اوس کے کافر اور یہود اور مشرکین میں سے کسی کی ابتدا
 دیتے تھے آنحضرت اور اصحاب کو ایک کمال پس حکم کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے بنی اور مسلمانوں کو سب کا اولیٰ تکلیف پر اور غمو کا اولیٰ غما و غلو
 اور اتر ہی اسی باب میں یہ آیت کہم و لستم من آل ابن اؤف و الکذب من قبیلتکم و من الذین استرلوا الذی کذبوا
 و ان تصدروا و استغوا فان ذلک من عظام الکفر و یعنی اور البتہ ہونے لگی کتاب الون سے اور شرکوں سے ہونے
 بہت اور اگر تم ٹھہرے رہو اور یہ ہیز گاری کرو تو یہ بہت کے کام ہیں اور اسی باب میں اتر ہی اللہ تعالیٰ نے یہ آیت و ذلک من عظام
 اهل الکذب کو یہ ذلک من عظام ايمانکم کفار احسد اقرن عند انفسهم ثم بعد ما تبين اهل الحق
 فاعفوا و اصغروا احتیاجی بآی اللہ یا امر یہ یعنی دل چاہتا ہے کہ کتاب الون کا کسی طرح کو سب پر مسلمان ہونے سے بچے کفار کو
 حسد کر کے اپنے اندر سے بعد اس کے کہ کھل چکا اور نہ حق تو ہم دگر دگر واو ذیال میں نہ لاؤ جب کہ سب کے اندر اس کا حکم چھوڑا انکار کیا ابن ہشیر
 تو باز سے وہ لوگ اذارسانی سے آنحضرت علیہ السلام اور اصحاب کرام کی اور کمال کو پہنچ گئی تھی اذارسانی اور کئی ہر گاہ دلائے زید بن حارثہ
 بشارت فتح مدینہ و قتل مشرکین کی اور دیکھا کہ کو بندے ہوئے تو اولٹے گول اپنے اور خدا و ذلیل ہوئے پس کہا انھوں نے
 اپنی قوم سے کہ ہلاکت ہو تمھاری و اسباب باطن زمین بہتر ہو واسطے تمھارے اوس کے ظاہر سے یہ سردار سے جاوین اور قریہ ہوں اب کیا
 ارادہ تمھارا ہو کہ اہل ان سے کہہ رہے ہیں آنحضرت کی زندگی کے پورا ابن ہشیر نے نہیں تم مقابل اپنے دے دیکھتے ہیں یا انھوں نے اپنی قوم کو لیکن
 جانا ہوں میں طرف قریش کے اور راہ گزیر کرنا ہوں ان کو اور تعزیت کرتا ہوں ان کے کشتوں کی پس اسید ہجو کہ جس طرح ہوا اور وہ بنی سہیل کو کھیر
 گیا ہے کہ اور اور تر از دایلو ہوا میں یہ میری ہی کی اور تھی اوس کے کھاج میں ایک بنت اسید بن ابوالعیص میں شروع کیا ابن ہشیر شریف قریش کا اطرش شریف

طغت رخی بد و لکھا آہلہ فقلت سر اہ الناس جو ا حیا ضہ و یقول اقم اذ لک خطہم صادقو فلک ان کرس ساعہ فکوا و ند اصابہا من بنیہ کجہ طلق البدین اذا الکوا کینہا تینت ان سبی المنہ و کلہم و ایتار یعیہ عند کا و منہ	و لعل یل بد و یستعمل و تدمع لا یبعد و ان الملوک انصرغ ان ابن استر ت ظل لکما یجغ فلک لیسخ بافلہا و صدغ ذی فججہ یا و ی الیہ الصلیع حمال انعال یسعد و یسوع خشع القلب الی اٹھک و وجہک هل ناک مثل المملکین التبع
---	--

یعنی انہا پیاسیلی بدرے واسطے ہلاک ہوئے اہل اہل اوس کے کے اور واسطے ایسے اہل بدر کے روہن اور ان سو ہوا و بن قتل کیے کہ سردار
 لوگوں کے اوس کے حوض کے گروہ بعد نیا و جین بنایا ہوا کہینے کے لیے تھے تو کہتے ہیں کہ جو بہت ذلیل ہیں ساتھ غصہ اپنے کے
 کہ تحقیق کہ ابن ہشیر ہو گیا نا سلیب پہنچ کر انھوں نے پس کاش جس گھڑی کر دے گئے ہوئے استوار ساتھ اہل اپنے کے کا و جھٹکا

کے یہی ہلاک کیے گئے۔ سچ اوس کے مروجہ میں ہی عزت صاحبہ کا بہت کٹھن بن اویکی طرف شکرست کو ان کا شمار دست حقوت کے ساتھ کیا ہو جائے۔ ہرٹا اٹھانے والا جو بون کا سر داری کرنا ہو خیر و ایا کہ میں بنی منیر و تمام ڈر کے سبب مارے جانے اویکیم کا دنگل کا گئے اور وہ بیٹے رجب کے نزدیک اوس کے اور سبب ایا پونہجا قتل ان سے تلوں کو ترجیح جس جواب دیا اسکا حسان بن ثابت نے بعد سننے کے اشعار

بَكَتْ عَيْنُ لَعِبٍ ثُمَّ عَلَّ بَعْدَهُ وَلَقَدْ رَأَيْتُ بَطِينَ بَدْرٍ دُمُومٍ فَأَبْكِي نَقْدًا أَبْكَيْتِ عَبْدًا وَاضْعًا وَلَقَدْ شَفَعِيَ الْإِمْلَنَ مِنْهُمْ سَيِّدًا وَشَجَّادًا فَلَمْ يَنْفَعْهُمْ مَكْرًا وَتَكْبَهُ وَشَجَّادًا وَكَذَلِكَ مِنْهُمْ مَسِيرًا	مِنْهُ وَعَاثُ مُحَمَّدًا عَالِيًا يَسْمَعُ فَقَتْلَى تَسْمَعُ لَهَا الْعُيُونُ وَتَنْفَعُ شَبَّهَ التَّكْلِيبَ لِلْحَكِيمَةِ يَتَبَعُ وَاحَا نَفَقًا مَاتَا نَاوُهُ وَصَرَّعَا شَعَعَتْ تِظْلُ لِحْوَافِهِ يَنْصَدَّعُ فَلْ قَلِيلٌ هَارِبٌ يَكْتَهَرُ
---	--

یعنی رونے والے لکھ لکھ کر ہر سیر کیا اس ساتھ آئستوں کے اپنے سے اور جو گیا کان لکھ کر نہیں سنا اور اکتہ تحقیق کھانے سچ میدان پر کے اوس کے کشتوں کو کہ ماری بن واسطے اوس کے انھیں اور اسنو ہائی بن پیش رو تو پس تحقیق رولا ایتو نے غلام شیر خوار کو گئے کی طرح کہ گنیا کی کرنا ہو اور اکتہ تشفی ہی حزن نے اویکی طرف سے سیکو اور ہلاک کیا اوس قوم کو کہ اے اوس سے اور ہلاک کیے گئے اور خلاسی بابی اور سچ گنیا اویکیم وہ کہ لاوسکا پچاڑا تھا خوف اوس کے سے بھٹنے والا اور جموٹ گیا اور سچ لیا اومین سے سرعت کر کے والا شکست کھانے والا بھاگنے والا بھاگنے والی پھر عادی تحفہ حسن بن ثابت کو اور سیر کیا آپ مال فورے لکھ بن حزن کا اوس نے زبان کھر کر کے حسان نے اس بابین یا سنا اشعار

أَلَا كَيْفَا عَمِي أَسِيدًا أَوْ سَالَكَةً لَعْنُومًا وَأَوْفَى أَسِيدًا بِجَارِهِ وَعَتَابٌ عَدِيٍّ عَيْنٌ مَوْتٍ بِدَمِينِهِ	تَحَا لَكَ عَدُوًّا لِكُلِّ رَأْبٍ مُجْتَوٍ وَلَا تَخْلُدُ وَلَا الْمَقَاتِلَةَ وَتَجِبُ لَكَ وَتُشَقُّونَ الرَّاسُ فَرْدًا كَلْبًا
---	---

یعنی اگر کام ہو پونہجا تم جیسے اسید کو پیام او کا بائیں ملوں تیرا ظلم پر ساتھ راب کے زما کیا قسم تم میری کی بہت دخل کرنے والا ہو اسید ساتھ ہستی اپنے کے اور دخلدار نہ رہے پٹ والی زینب اور عتاب غلام نہ وفا کرنے والا پر ساتھ ہی باہی کے مجھو ہاڑے سر والا قد درٹ پھر جب سنا عاکہ منبت اسید اس مجھ کو تو بھینکے یا اپنے گھر سے نکال کر سامان اوسکا اور بولی کہ کیا کام ہی سیکو اس بیوی سے نہیں بکھا تو نے کہ کیا کہا واسطے جالوس حسان تیرے سبب سے سیر اٹھ گیا بن شرف اور جبکہ قوم پونہجا و نر یکا سیکے تو فرما نے آنحضرت سنان سے کہ اور ابراہیم بن حزن پاس غلام نے کہ پس ہمیشہ چو کرنے اویکی حسان تو بھینکے یا تیرا شخص اپنے گھر سے سامان اوسکا جب نہ باہی اوسنے کوئی جگہ تو آیا بیٹھے کو اور سنا آنحضرت نے اناو سکا شین بن نوکما اللہ العزیز ان کا کثرت یہاں شفت فی اعلیٰ دہا اللہ و فوکلہ الاشعار یعنی اوس نکات کرکھ بن شرف کے لیے جس چیز کے ساتھ کہ جاسے او کو کھل کھلانی کرنے میں نہ اوسنے شعرون میں اور فرمایا آپ نے کو نہ کھاتے کرنا ہو سچ واسطے بن شرف کے کدھق ایدادی ہو اوسنے سیکو پس کما مومین ملے کہ نہ بنی واسطے اوس کے یا رسول اللہ اور بن قتل کرگیا اوسکو فرمایا آپ نے کر تو کیا میں ٹھہرے سے محمد بن عبد رزب کے کھانے پینے کے چر ٹھایا او کو آنحضرت نے کھانے کو تو کما اوخون نے یا رسول اللہ چھوڑ دیا بیٹھ کھانا پانی کا کوا کر یا سینیہ آپ سے ایک باک کا اور میں جانا میں کر پرا کرگامین اوسکو واسطے نوشی آپ کے یا نہیں فرمایا آنحضرت نے کہ ذمہ تیرا سچ کو شرف کے کہ سیر کیا آپ کے کہ مشورت کر اس بات میں سعد بن جاحظ سے تب ہی ہوئے محمد بن سلو اور جب شخص قوم اوس کے کہ اومین سے عباده بن بشر اور ابو طلحہ بن سلام و عارض بن اوس اور ابو جہل بن سہیل بن عرس کیا اون سینیہ یا رسول اللہ ہم ریکے اوسکو اجازت دیں آپ کو پونہجا میں جلس اویکی

پس اجازت دی آپ نے پھر گئے ابو نالمہ اس کو کل طرف چب دکھا اور ان کو کلب نے ٹوٹ کر مارنے کا حال سے اور قریب ہوا کہ کچھ نہیں لگے اور ڈر کر بھون بھون کر بھاگے اور لوگ مین بن نہ کیا اس سے ابو نالمہ نے کہ پڑی ہو چکی ایک حاجت تیری طرف کہا اور سنئے در مالیک تھا اپنی قوم اور جماعت میں کہ پاس آ میرے اور بیان کہ حاجت اپنی اور تغیر ہو گیا تھا رنگ اور سکا خوف سے اور سنئے ابو نالمہ اور محمد بن سلہ و نون بھائی کے رضاعی اور بائین کر کے ہے یہ دو نون بھائی اور پڑھتے ہے اسفار اور ابو نالمہ شکر کہتے تھے کہ کلب نے کہ مراد تیری یہ ہے اور شاید بندہ ہو چکیو یہ بات کہ چاہا ہاں لے لے میرے جب بنی یہ بات لوگوں نے تو اوٹھ گئے سب تو کہا ابو نالمہ نے کہ مین کرو و جاتا تھا سنا اون لوگوں کا ہماری باتوں کو تو گمان کرتے یہ سب کہ آنا اس شخص کا بچہ نامبر کہ جو کہ اڑے جسے عرب اور برسلے ہم پر تیر کہ کیا لگی اور جیسے راستے ہمارے یہاں نہ کہ کو شش بن بن بن بائین اور ضائع ہوئے خیال اور لیا جسے مرقد بائین ہاں ہے ہم وہ دکھا وین اور سو کہ کلب نے کہ وہ اس کا کیا حال ہے جسے ابو نالمہ نے کہ جو کجا گیا کما جان کا طرف اس کے پھر کہا ابو نالمہ نے کہ ساتھ میرے اور لوگوں میں ہوا فی میرے صلح میں اور جہاں ہوا کہ لوگوں میں اور لوگوں سے کہ غریب میں ہم جسے غلام اور جو راوار احسان کرے تو اس بات میں ہم پر اور گزین کہتے ہیں ہم بائین پاس میرے اس شخص کو کہ جس پر اشتداد ہو گیا کہ کلب نے کہ گا کہ جو تحقیق نفاق میرا ہر ای جمعہ کچھ ہر دن سے کہ ڈو جی بن اوس بن داڑھ مین و بائین جو کجا بندہ بات ابو نالمہ نے کہ چونکہ جو محتاج ہر مقتدر اور محتاج و محتاج تو لوگوں کا اینگزیک میرے کہ تو بھائی میرا جی اور چکلا ہاں میں ہے اس لیے ایک جاتی کر کہا مسلمان کنگو شیدہ کہہ تو جسے جو کہ کجا ہر چنے جسے داکٹر معلیٰ ابو علیہ رحمہم کہ کلب نے نہیں کر کر نامہ اس سے کہ کوئی حق پر کہا کہ کلب نے ای الفاعل کچھ کو جسے کیا چاہتے ہیں اس شخص کے مقتدرے میں کہا انھوں نے نامہ ابو نالمہ اس کا اور کلب جو ناس سے کہ کلب نے خوش کیا تو نے چکلا ای ابو نالمہ کیا رضی ہو تو اس بات پر کہ پڑھ کر کہو میرے پاس اپنے اہل ایمان کو کہا ابو نالمہ نے کہ جہاں ہر شخص کو فتنہ کر کر ناچار اور کھانا ہمارے جہد کہ کیا لگی کر دین کہتے ہیں ہم بائین پاس میرے جسے چاہتے ہیں جو کجا بندہ ہے چکلا کہ کلب نے تحقیق سچ شلقے کے ونا جی اور سوا اسکے نہیں کہ کسی یہ بات مسلمان نے تاکہ دیکھ کر اسے وہ اس سے جبکہ اوہ میں ہوا ہتھیاروں کے پھر چلے گئے اس کے پاس سے ابو نالمہ وعدہ کر کے کہ ایک وقت مقرر کر اور آئے لینے لوگوں میں تو ہونی صلح سب کی اس بات پر علی بن ابی اس اس کے شام کو جسے عدہ کے پھر آئے میرے پاس حضرت کے عشا کے وقت اور خبر دی آپ کو اس حال سے پس ہو جانے کے آنکھ حضرت معلیٰ ابو علی علیہ رحمہم کہ کلب نے تحقیق کیا اللہ اور فرمایا جاو اوپر بکرت اللہ تعالیٰ اور اوکلی و کے کو کر گیا کیا کہ حضرت کا لنگو بندہ ہر شرا کہ سچ جائد فی رات کے کہ تھی لائن کے جو وہو بن شب ربیع الاول کی شریعہ پیچیدہ مین جیسے ہجرت سے غرض کہ چلے لوگ یہاں تک کہ آئے قریب کہ عین اشرف کے جب کہ پوچھے شیخے اور اسکے قلعے کے تو بچار اور کھانا ابو نالمہ نے اور تو حواسے دن ہوئے تھے کہ کلب کو نشانہ کیے ہوئے اور پڑا ہوا این اشرف ہاں کہ لوگو پھر پڑ گیا اوکلی ہوئی نے کو ان اوکلی چاہو کہ اور کہا کماں مانا جو تو تو انہیں شخص لائی گیا ہوا اور انہیں ہر چکلا تجسما شخص ایسے وقت میں کہا اوستہ کہ وعدہ کیا تھا نہیں اور پیکار سے والا بھائی جی میرے ابو نالمہ اندر گیا چکلا جو کجا سنا ہوا تو دیکھا نام کو جو چھوٹا بی زور سے چار دیواری اور یہ کہ اور یہ کہ اگر چار جاوے جان واسطے پھر ہمارے پڑنے کے تو چاہتے تھے کہ اس کے پڑنے پر اور اور اگر ایسا طرف اوٹکے اور سلام علیک کی اوستے پھر شیخے یہ آپس میں تھوڑی دیر تک بائین کرتے ہوئے یہاں تک کہ شہر میں ہوئے و انکی طرف سے پھر کہا ابو نون ان اوستہ کو ای بن اشرف کیا ہر مرضی تیری یہ کہ چلے تو ساتھ ہمارے شیخ العجز تک کہ بائین کرین ہم مولیٰ بنام رات کہا راوی سے پھر چلے یہ پھر شیخ العجز کے نگاہ راہ میں ابو نالمہ نے دیکھے یہ ہاتھ سے بال کلب کے اور کہا غریب ہو تیری کیا مال خوشیو دایم تیرے کلب اور دو بار دیکھا کہ بائین کو شش و عین کو کہ لائی بن اور چکلا تھا اور کو کہ بیٹھی سے اور تھے بال اس کے گھوگھرائے خوشنما چلے خوشنما چلے خوشنما چلے اور دو بار دیکھا کہ اوکلی طرح یہاں کے اہل طعن ہوا اور کہ لیا ابو نالمہ نے بال اس کے گھوگھرائے خوشنما آئینہ کر اور کہا اصحاب سے کہ مارو دشمن خدا کو پھر مار بن اور خضوع اوہ پھر مار بن اور پڑ بن یا کہ کیا لیکن بنو اسرائیل اور اسکا اور نہایا بعض نے بعض کو اور چٹ کیا وہ ابو نالمہ سے کہا جو محمد بن سلہ نے کہ پھر کھی سینہا بنو اسرائیل نافرمان ہوا

یزدان ملک که کل گیتی بر بی طرف او چلایا داس نور سے کہ باقی را کوئی قلعہ بود کا گریز کہ روشن ہوئی او سپر آگ اوں شباب بن عبد نے کہ تھا وہ ایک یودی قوم بنی حارثہ کا زرد علیہ تعالیٰ سافت اوں کی در میان اوں کے واسطے کہیں کسی کی ماہوں بو خون بیٹے کی طرف سے کہ بنایا گیا یزدان اور جو سوقت کہ لڑتے تھے اسی جا کہ جب کو تو بسبب قتل اور قریب ہونے سب کے زخمی ہو گیا تھا یا فون حارث بن ابوسکاسا تھا تو کسی شخص آپسکے بچنے کہ فارغ ہوئے اوں کے قتل سے تو کاٹ لپھیرا اوں کا جلدی بسبب خوف ہووے کے اور چلے اوں پر امیہ بن زید کے پھر وہاں سے طرف فریسیہ کے در الحاکم روشن تھیں لیکن ہو دل اٹھنے قلعوں پر پھر لڑے طرف بھاگتے کہ یہاں تک کہ پونچے موضع حوہ العریض میں اور بہت کھلے گا فون حارث کے پاؤں سے تو پیچھے رو گئے یا اپنے اور بجا کر کہا ان احباب سے کہ کہنا سلام میرا آنحضرت سے تو لوٹے یہ سب اکلے نظر اور اوٹھارے گئے اوں کو طرف آنحضرت کے جب کہ پونچے بقیع الغرقمیں تو تکمیر بن کہیں انھوں نے اور نماز پڑھتے تھے اور شب آنحضرت کہ سنی آپ تکمیر بن اوں کو پونچے میں ہی کہیں بھی اوں کو ملو کر کیا کہ مارا یا اوں کو اوں کے یہ سب پاس آنحضرت کے قبا یا کو پکا کھڑا اور داڑھی سپر اور زرد یا اکلے و کھلا فحلت الوجہ کہا انھوں نے تو وجہ کار رسول اللہ اور پچھنے تک یا سراوے کا آگے آنحضرت کے تو حاکم کی اندھالی کی آنحضرت سے نے اوں کے قتل سے پھر میں کیا اپنے یا حارث کہیں اہل ہر ہارک گاوار اوں کے زخم پر آنحضرت نے اور اچھے ہو گئے وہ اور کہے عباد بنش نے اس باب میں اشعار

صَرَحْتَ بِمَنْ لَمْ يَحْضُرْ لِيَصُوْرِي فَقُلْتُ نَقَالَ مَنْ هَذَا الصَّادِقِي فَقَالَ مُحَمَّدٌ ابْنُ عَبْدِ وَرَدُّدًا فَقَدْ جِئْنَا سَعْدًا بَا وَمِنْ بِيَدِهِ عَنَّا خَدَّهَا فَقَالَ مَعَا شَرِّ سَعْدٍ أَوْ جَاعُوا وَأَقْبَلْ هَوْنًا يَهْوِي سَرِيًّا وَفِي آيَاتِنَا بَيِّنٌ حَادِدٌ بَعَاثَهُ ابْنُ مُسْلِمَةَ السُّلُوِي وَسَدَّ سَيْفُهُ صَدًّا عَلَيْهِ وَصَلَّتْ وَصَاحِبِي تَكَا لِكَا وَمَنْ بِيَدِهِ أَسْهَ نَفَرٌ كَرَامٌ وَكَانَ اللَّهُ سَادِسَنَا فَا بِنَا	وَأَوْفَى طَائِفَاتٍ نَوَاقِصُ فَقُلْتُ أَحْوَجُ عُنَادِي بِنَشْرِ فَقَدْ جِئْنَا لِيَشْكُرَنَا وَتَقْصِي بِنَصْفِ الْوَسْقِ مِنْ حَتٍّ وَتَمَّ لِشَهْرَانٍ وَفَا أَوْ نَصْفُ شَهْرٍ لَقَدْ عَدُّوا الْغَنَى مِنْ غَيْرِ فَقَرِ وَقَالَ لَنَا لَقَدْ جِئْنَا لَامِرِ حُجْرَةٍ بِهَا الْكُفَّارُ تَقْصِي بِوَالِكُنَّ كَاللَّبِثِ الْهَدِيرِ فَقَطَّرَ كَأَبُو عَيْسٍ بِنَ جَدِيرِ فَتَلَاكَ الْحَيْثُ كَذَبُ عَدُو هُوَ نَاهُو لَمْ مِنْ صَدَقٍ وَابْنِ يَا فَضْلَ نِعْمَةٍ وَأَعْنِ نَقْصِرِ
---	---

یعنی آواز دی مینے اوں کو پس نکلا میری آواز پڑا اور اچھا گئے والا قصر کے اوپر سے پھر دوبارہ آواز دی مینے کہ کون میری آواز دینے آئے
تو کہا مینے جانی یہ اعدا و میں بشر کا دہر کا محمد بن علی کی طرف سے ہمارے پس تھیں آئے ہم تاکہ عطا کرے تو میرا اور مہمانی کرے تو دلاؤ و دے کہ ہمارے
پس تھیں آئے ہم جو کہ ہمارے ساتھ و سق کے ان اوں کو جو بارون سے آؤر رہی ہماری جھوس سے لے اسکو واسطے ایک مینے کے اگر وہا
کرے یا آئے مینے کے پس کہا اوں سے یہاں کہ وہاں سے اوں کو جو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی غنا بد فقیر کے اور تو جو ہوا طرف ہمارے کہ لڑا تھا تیر
تو کہا مینے کہ اللہ تعالیٰ نے تم واسطے ایک کام کے اوں ہمارے ہاتھوں میں تلوارین تیر تو کہ کہ جب میں ساتھ لوں گے گا تو کوئی نہ کہ تم نہیں لگایا
اوں کو میں طور دی نے ہمارے ساتھ و دونوں ہمارے ساتھ نہ تیر سے کہ تھے اوں کو کہ ساتھ لڑا رہا ہیں کہ کہ تھی تھی اوں سپر پس خون بیا یا اوں کو جو

جبرستہ اور ملک کیا سننے اور میرے دونوں باروں نے پس تھاجب کہ قتل کیا یعنی اوسکو کہ عیث تھا مانند جھگڑنے کے اور کدڑی اوسکو سپر قوم بزرگ کو کاہن بن جو بعد قیام اور نبی سے اور تھا لدعلی چٹھا ہمارا تو لوگ ہم تھا فضل نیت کے اور بزرگ مرد کے وچر صبح اوس شب کہ قتل ہوا اوسین کعب بن شرف مکہ یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جو شخص تم میں سے قدرت پائے کسی یہود و قتل کرے اوسکو لیکن نہ ظاہر ہوا کوئی شخص بڑا یہود کا اور نبوہ بچھا اور دے کہ کہین نرات کہین نکل کعب بن شرف کے اور تھا ابن عیثہ یہودی حارث سے حلیف جو صلی بن مسعود کا کسلمان ہو گیا یہ وہ صلیف چکر گیا عیثہ طرنا بن شرفینہ کے اور قتل کیا اوسکو پس امامت کی مجھ کو حدیفہ کہ بڑا تھا اوس عمر بن طلحہ کی دشمن خدا بہت بدی تیرے شک میں جو اوسے مال سے کہا مجھ سے والہ گرا حکم کرتے جلکو آنحضرت تیرے قتل کو تو مار ڈالتا میں تجھ کو کہ اوسے اندکیا مار ڈالتا تو بگو اوسنے کہنے سے کہا مجھ سے کہ ان تجھ کا چاہیے اور کہا والہ زمین تو کوئی دین بقدر اخلاص میں میرا سلام اٹھو لیکن مدلی اور کہا مجھ سے اشعا

لَطَمْتُ ذَقًا بِأَبْيَضٍ قَا ضَبٍّ	يَوْمَ ابْنِ آخِي لَوْ مَرِئْتُ يَمْتَلِئُهُ
مَتْنِي مَا نُصَوِّبُهُ فَلَيْسَ بِكَاذِبٍ	حَسَا مَا كَوْنُ الْمَلِئِ أَخْلَصَ صَقْلُهُ
وَلَوْ أَنَّ لِي مَائِينَ مِصْرًا وَمَائِينَ	وَمَا مَرِئِي أَنْ فَلَئِنَّكَ طَالَعًا

یعنی امامت کرتا جو ملکوں اور امیر اگر ملک کیا میں ہا تھا قتل اوس کے والہ تہ برابر کا تہ سینہ دونوں طرف سرا اوس کے ساتھ تلوار کاٹنے والی کے تختہ اندازنگ ملک کے صاف سینہ قتل اوسکا ہم گاہہ جلانے اور اوسکو نہ نہیں جو وہ جوئی اور نبوہ شل آیا سچا کہ تحقیق سینہ قتل کیا جلکو خوشی سے اگر چہ ہونا واسطے میرے مکان میں ایں جبرے اور مارے بچر گھر آگئے یہود اور ساتھی اپنے شرک میں اور آئے طرف آنحضرت کے صبح کو سب یہود اور فریاد کی رکھا تھا شب میں بڑا سردار ہمارا اور اراکیا فریب سے بیگانہ اور قصور کے ارشاد کیا آنحضرت نے کہ اگر بہت وہ مثل ورون کے کہ میں اپنی رائے تو دھیکا کیا جاتا اوس سے لیکن بنو سب کی اوسنے اذیت ہماری طرف اور جو کی ہماری شعار میں اور نہ کر چکا گوئی یہ کام میں کا مگر یہ کہ ہوں اور اوس کے تلوار پھر فرمایا اوسنے کہ کہین ایک خدا نہ تقر جو جاوین اوسین اوس صلح کے تو لکھا اوتھوں نے ایک حمد نامہ نیچے درخت غنق کے چچ گھر مکہ بن حارث کے پھر خون کا ہو گئے سب یہود و ذلیل ہو گئے اوسن سے کہ مارا گیا ابن شرف قریبی کہ کامہ اور ان بن مکہ نے دعا لیکر تھا وہ کامہ کہ منہ نہ دیا ابن یامر ناضری سے کہ کس طرح ہوا قتل ابن شرف کا کہا ابن یامر نے کہ عدرا اور دھوکے سے اور محمد بن سلیمان نے تھے وہاں دعا لیکر تھے بہت بوڑھے کہا اوتھوں نے امیر و ان کیا عدرا کیا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نزاک تیرے والہ زمین مارا یعنی اوسکو جو حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدہ بکھر ہوئی میری تیری بیچ ایک گھر کے گرسچہ میں اور تو ای ابن یامر نے کہ یہ بیٹا لدعلی کی کہ اگر قادہ چون میں بچھا اور ابو تلوار میرے ہاتھ میں تو اللہ باروں میں اوسکو تیرے سر پر نہیں تھے ابن یامر نے کہنا اور تیرے تھے بنی قریظہ میں گرجب کہ دکھا لیتے آدمی چھچکری کہ لڑتے وہاں محمد بن طلحہ اور دھوکے تہہ اپنی کسی میں میں باہر تو اترنے واسطے پوری کرے اپنی حاجت کے چھپے جاتے اور اگر ہوتے وہ تو نہ اترتے ناگاہ ایک نے محمد بن سلیمان تھا جس کے اور ابن یامر بیعت میں اور دیکھا محمد بن سلیمان نے چنانے کہ کو عورت کے کہ تعین ترڈالیاں کی ہو چکا لکھو لکھو اوسکو اوسے پاس اوسنے لوگوں کو کہا اوتھوں نے ای عبد الرحمن کیا کرتے تو ہم لوگ کفایت کیے کہ کو پھر ہارنے لگے محمد بن سلیمان اور شاخون سے ابن یامر کو نبوہ پاور سر برہان بلکہ تو گنہ گنہ وچر چھوڑا اوسکو اور کہا والہ گرا یا میں تلوار تو اللہ بار میں تجھ کو ساتھ اوس کے +

ذکر غزوہ غطفان کا اور اوسکو غزوہ ذی امر بھی کہتے ہیں +

واقع ہوا یہ غزوہ ربیع الاول شروع بیکھوین مینے ہجرت سے اور شریف نے گئے آنحضرت جمعرات کو باجون تاریخ ربیع الاول کی اور باہر چر اس غرض سے کہ گیارہ دن تک اور یون کیا یہ یون نے باعث اسکا اس طرح کہ سنا آنحضرت نے اچھا آدمی جو غلبہ اور محارب کے چھ ہونے میں بنی امربین ہوا سنے کہ لو میں اطراف و نواح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور چھ کیا تھا اوکلیک شخص نے اوتھین کی قوم کے

ساتھ تین سو صحابہ کے اور مدعی کی راہ میں یہاں تک جب کہ قریب پہنچاں سے اور مسافت ایک ات کے تو لڑا ایک شخص بنی اسلم کا اور کچھ اوس سے آپ نے خبر اوس قوم کی اور ان کی حاجت کی خبر لی اوسنے کہ وہ لوگ تفرق ہو گئے کل کے روز اور چلے گئے اپنے حاکموں پر جو یہ کہہ لکھا اوسکا حضرت مسیح ساتھ تین سو صحابہ کے اور مدعی کے اور دوا نہ ہوئے حضرت یہاں تک کہ پونچھ موضع حیران میں اور تھا دوا ن کوئی اور مقام کیا دوا ن چند روز پہلوٹا گئے اور سلاخ چوالب کو لے کر گھار کا اور چھوڑ دیا آپ نے اوس شخص کو اور تھا باہر پہنا آپ کا اس سفر میں سنا اسات و طایفہ کیا تھا اپنا بیٹے میں ابن کثرم کو

ذکر سر یہ قزوہ کا

کہ گئے اس لشکر تین زید بن حارثہ امیر ہو کر اور یہ ہلا سر یہ ہو کر امیر ہوئے امین بن بدین حارثہ اور منکھ وہ بعد دیکھنے ہلال جامی انسانیہ کے شروع ہوا
 جیسے جوت سے روایت کی اس امر بنی دے کہ تھے قریش خوفناک راہ شام سے کہ جلیں اور امین بن یوسف حضرت اور صحابہ کے اور تھے وہ عجا
 کہا مصفوان بن ایسے کہ جو حملہ امیلہ و طراور کے اچھے صاحب نے بند کی راہ ہمارے سودا گروں کی انہیں جلتے کہ کیا کریں ہم ساتھ اوسکے
 لوگوں کے کہ نہیں چھوڑی انھوں نے راہ ساسل کی اور اہل ساسل مل گئے ہیں اوسنے اور داخل ہوئے اوکی حاجت میں جو نہیں جلتے ہم کہتا
 کوئی راہ اور اگر زمین ہم ہے تجارت کے تو کہا بائیس کے ہم حمل ہاں اپنا اور زمین ہو یہاں اسباب معیشت کا کہ لائے تھے ہم اسباب تجارت کا شام
 گوی میں اور جاثون بن جشہ سے کہا اسود ابن مطلب نے کہ ترک کرو راہ ساسل کی اور اور عراق کی کہ مصفوان نے زمین جانتا میں اوسکو کہا
 رہنے نہ میں بتاؤنگھا حکو راہ ہر کہ لیا جاسے ہو اوس امین اسکا بندہ کے انشاء اللہ تعالیٰ اور نوکر کے تو اوسکو کہا مصفوان نے کون جو
 کہا زحہ سے فرات بن حیان علی کہ آیا کرنا جو اوس امین کہ مصفوان نے یہی صلاح دی کہ کئی تو نے پھر بلایا فرات کو اور کہا اوس سے راہ و گستاخ
 میں شام کا اور بندہ کہ میری راہ تجارت ہمارے حضرت نے سو جانا چاہتا ہوں میں راہ عراق سے کہما فرات نے میں سے چلو گا اوس راہ سے
 عراق کی کہ نہیں بچا و امین کوئی صاحب تھا کہ زمین بندہ اور سیاہاں کی کہ مصفوان نے یہی بھی حاجت میری اور زمین کچھ دوسرے کو حاجت ہو
 پانی کی اندھون کم ہی پھر میری مصفوان نے اور بھیجا ساتھ اوسکے ابو زحہ نے تین سو شقال ہونا اور کچھ چاندی اور ساتھ کیے اوسکے چند لوگ
 قریشی ساتھ پونچھوں کے اور گیا ساتھ اوسکے عبداللہ بن ابی ریحہ اور حویط بن عبد العزیٰ بیج حاجت قریش کے اور مصفوان بہت مال
 لیکر اور برتن چاندی کے بوزن میں ہزار درہم کے اور چلے یہ سب اور راہ ذات عرق کے اور آبا شہ سے کو فہم بن مسعود اشجعی اور تھا وہ اپنی قوم کے
 دین پرچہ اور تریاس کہنا نہ بن ابی اثیق کے قبیلہ بنی نضیر میں اور شراب بی ساتھ اوسکے اور بی ساتھ اوسکی سلیطہ بن یحسان بن سلم نے بھی اور زحرام
 ہوئی بھی شراب کس پاس سے ملے تھے بنی نضیر میں اور بیٹے تھے شراب ساتھ اوسکے سودا کر کیا انھیں نے جانا مصفوان کا ساتھ قافلے اپنے کے
 اور اوسکا مال اسباب کا بچلے کہ اوسی وقت سلیطہ باں حضرت کے اور مطلع کیا آپ کہ اس حال سے تو بھیجا آپ نے زید بن حارثہ کو
 شمر و سواروں کے سپیش اس کے لائے اور قافلے سے اور ٹھپ گئے لہرا و امین سے اور کر لیا اور انھوں نے کہا یاد و آدمیوں کو اور لے
 یہاں پس حضرت کے کہ اویج حصے کیا اوسکو آپ نے سو تھا ایک حصہ و امین کا اسود بن قیس نے فرار دہکا اور تم کہ کیا آپ نے بجا شکر کیا
 اور تھا قیدیوں میں فرات بن حیان پھر لایا وہ اور کہا گیا اوسے قبول کر تو اسلام کہ چھوڑ دیکے ہم کہ جو تو سلمان ہوا وہ اور گنج قفل سے

بیان غزوہ احد کا

واقع ہوا یہ غزوہ ہشت کے دن ساتویں تاریخ شوال کی شروع ہوتیسویں جیسے جوت سے اور طایفہ کیا تھا حضرت نے شیعہ میں بن مکتوم
 کہا و اقدی نے جب کہ لوگے گناہ حاضرین بد رطون کے کے اور سب سالماں اوس قافلہ کا کہ لائے تھے اوسکو ابو سفیان شام سے
 لکھا ہوا تھا دار الذوی میں اور اس طرح کیا کرتے تھے پہلے بھی سودہ لایا اوسکو ابو سفیان نے اور نہ بائیس سب غائب ہوئے اسی قافلے
 کے اور لے سر داران قریش پاس ابو سفیان کے مثل اسود بن مطلب بن اسد اور حمیر بن مطعم اور مصفوان بن امیہ اور عکر مر بن ابی جہل

اور منافق کہ نہیں آئی پاس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ خبر کر دے کہ وہ اس کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم طرف سے اپنے کے اور پوشیدہ رکھ دے وہ جو جب کہ کئے گئے گھر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو آئین ہوئے سعد بن معاذ کی طرف سے کہ اور کہا اونسے کیا کہنا تھے آنحضرت نے کہا ابھنوں نے کیا جو کچھ اوس بات سے نہیں مان تیری کہا اوکو ہی ہوئی ہے کہ سنتی تھی میں آئین تمہاری پھر بیان کرو یا اون باتوں کو سنتے پس انعام پر حاضر ہائے اور کہا کہ گمانا تمہیں کہ تو سنتی تھی یا وہ میں باعث ہوا آنحضرت سے کہ مکہ کے بیان کریں آپ حاجت ابھی پھر بکری چلی آئی اوکی اور دوڑنے لگے اوکو کھینچ کر بیان کر گیا یا آنحضرت کو بل پر اور کھانک لئی تھیں وہ کہا سعد نے یا رسول اللہ میری عورت نے پوچھا مجھے آپ کی باتوں کو سوچنا یا نہیں اوکو پھر کہا اونسے کہ سن لیا تھا میں نے کلام آنحضرت کا پھر بیان کر دیں سب آئین آپ کی اور ڈرامین یا رسول اللہ کہ ظاہر اس میں سے کوئی بات تو مان کرین آپ کہ ظاہر کیا میں نے جبکہ آپ کا سوچا کیا آنحضرت نے کہ چھوڑ دے اسکو اور شور ہوئی خبر لوگوں میں اس نے قریش کی اور اہل عرب میں سال خراشی ساتھ اپنے لوگوں کے کے سے چاروں میں اور کچھا کھانک قریش کو در حالیکہ تھے وہ مقیم تھے قریظ میں اور مطلع کیا آنحضرت کو اوس خبر سے پھر لوٹ گئے یہ طرف قریش کے اور ملے اونسے بلن راغ میں پھر لوٹ گئے اور اسے اوکو ہی حیت چھوڑ کر پھر کہا صبح کو ابو سفیان نے کہو اللہ ہو لوگ گئے پاس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور خبر کی اوکو ہمارے لئے کی اور ڈرایا اوکو اور کہا اونسے عدو شکر ہمارے کا اب وہ دست ہوئے تھے ہونگے اپنے قلعوں میں پس میں پائینگے ہم کوئی خبر اونسے کہ صفوان نے کہ اگر نہ مقابل ہونگے وہ ہنسے کھل کر تو کاٹ ڈالیں گے ہم باغ کھجوروں اوس دفعہ جرج سے اور کہ دینگے ہم اوکو جو محتاج ہے مال کے پھر نہ دست ہوگا حال اوکا کبھی اور اگر کھلیں گے وہ ہماری طرف تو ہم نہ بخت اونسے بہت بہن اور زائد میں ہتھیار ہمارے اونسے اور پاس ہمارے گھوڑے ہیں کہ نہیں یہ پاس اوکو اور ہم روئے اونسے سبب کیلئے اور عرض کے اور میں کچھ کہین اوکو ہماری طرف اور تھا اوکا مقام قریظ کے گیا تھا ساتھ پاس آدمیوں قوم اوس کے کے کو جبکہ آئے تھے آنحضرت طرف سے اونسے کے اور ہاتھ دھان ساتھ قریظ کے اور طلب کیا تھا اپنی قوم کو پھر کہا اونسے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم باہر میں جلو ہمارے میرے طرف قوم کے کہ یہاں دی ہوئے ہمارے اوکو اور کچھ نہ کرتا تھا قریظ کو اور کہتا تھا اونسے کہ ہوتے تھے براہ جولائے میں آنحضرت وہ باطل پر چلے گئے قریظ جنگ ہر کوئی گھوڑا وہاں اور جبکہ چلے قریظ اسکو تو ہوا ساتھ اونسے اور کہتا تھا قریظ کے گئے اونسے آئین ساتھ تھے کہ تو مدائن کے سے او میں کے وہ شخص اور یہ ایک جماعت ہمارے پاس آدمیوں کی میری قوم سے پس تصدیق کی اوکی او میں سمجھوں نے اور غلامش ہندوئے قریظ اوکی اور ہر او میں عمر میں وہ لیکر کہرا کچھ نہ کہی تھیں مردوں کو لڑائی براہ رادائی تھیں گان بدر کو ہر منزل میں اور جبکہ تمام کرتے قریظ پیشہ ہر دو فتح کرتا وہاں اونسے سے کہ جمع کیے تھے مخالف سے سوکھائے اوکو اور خرچ کرتے وہ کہ زار اوکی تھی سبک مالوں سے پھر جب کہ پوچھے قریظ کو او میں تو مسلح کی تھیں کہ بے چلے ہوتے عورتوں کو ساتھ اپنے اور دو ہی کو اس باعث پس اوکے تاکہ کمال لہن نہ کھو دلاش حضرت اللہ شہید آنحضرت کی کہ اوکو لڑائی اونسے سے کوئی عورت ہماری تو کہیں گے ہم یہ لڑائی ہڈیاں میں ہتھیار ہان کی سو اگر ہونگے وہ نہیکو راستہ اپنی ہان کے جیساکہ گمان ہوا اوکو نو فیہ دینگے ہوا اوس عورت کو واسطے لینے ہڈیوں اپنی ہان کے اور اگر نہ غالب آئے وہ ہماری کسی عورت پر قوم پر کفر نہ لینگے ہم اونسے ان خنواں بوسہ کا بہت مال گرہن وہ نہیکو لڑا اور شورت کی ابو سفیان نے اس با بین اور غفلت سے قریظ کے کہا اوخون نے نہت ذکر اور اس بات کا کچھ نہ لگا کر گئے ہم یہ کام تو اوکو کھیلینگے نہیکو اور خراہ ہمارے مردوں کو اور پونچے جمع کرتا کہو ذوالحلیفہ میں دسویں روز اپنی روانگی سے کے کے پانچویں تاریخ شوال کے شروع تھیں میں نے ہجرت سے اور تھے ساتھ اونسے میں ہزاراٹ اور دو سو گھوڑے پھر جب کہ صبح کی اوخون نے ذوالحلیفہ میں آئے دو سوار اور اتارا اوکو موضع وکام میں اور بھیجے آنحضرت نے دو ماسوس لینے انس اور بولس دو نویشہ فصلا کہ چننے کی رات کو پس پیش آئے وہ قریظ کے عقیق میں پھر ہوا پیلے لنگہ یہاں تک کہ او ترے موضع وکام میں پھر آئے یہ دو خون پاس آنحضرت کے اور خبر ہوئی آپ کو اور رات کی تھی مسلمانوں نے قریظ میں نہ نہ ہونے کے کہ اوکو موضع عرض کہتے تھے اور وہ ما میں وکام کے ہوا اور احد کے باطن ہر

اور اپنے تھے ہم تلواروں سے کھوج میں یا رسول اللہ شہر ہمارا مضبوط ہو نہ غالب آیا ہر کوئی کھجی اور نہ باہر گئے کبھی کبھی طرف دشمنوں کے حرکت
ہوئی ہلکے اور نہ چوڑا آیا ہر کوئی مگر غار اور ذلیل اور مارا گیا پس چھوڑ دیا رسول اللہ اگر تم میرے سینکے وہ تو رہیں گے بڑے حال میں نامور و نہ چلے
جاویں گے نہ مارا غلو نہ کیا رسول اللہ منظور کریں آپ صلح میری اس امر میں اور جان لیجئے کہ وہ نہ پونہ چھوڑا جس کو اس شہرت کا میرے بزرگوں سے
کہ ہم میں صاحب عقل تھے اور تجربہ کار جنگ کے پھر پسند کی حضرت نے صلح ابن ابی لی لی اور میری لے اکابر صاحب کرامت تھی مجاہدین اول انصار سے
فرمایا آنحضرت نے کہ یہ سوشن میں اور کرد و خورقوں اور لڑکوں کو ٹیلوں اور بلند یوں میں کہ اگر آؤ گئے وہ میرے توڑ پھوٹے ہمارے دشمن کو چون کہ ہم غلبہ
جیتنے میں لاپرواہی نہ کیا کی اور مار گئے انکو تیرا و تھرا پر سے گڑھ یوں اور ٹیلوں کے اور کچھ بندہ ہی کی مینے کی ہر طرف سے کہ ہو گیا یہ مضبوط ماند
قہقہے کے ہر عرض کی اور نو عمر جوانوں نے کہ نہ حاضر ہوئے تھے بدر میں باہر چلنے کی طرف دشمنوں کے آنحضرت سے اور خواہش کی شہادت اور نہ
دشمنوں سے میدان میں اور کہا لے چلے ہو کواو کی طرف پھر تائید کی انکی اکثر عمر اصحابوں نے کہ صاحب عقل تھے مثل حضرت حمزہ و اسعد بن
او نعمان بن مالک بن ثعلبہ وغیرہ کے جماعت اوس اور خرنج کے کہ خوف ہو کھو یا رسول اللہ اس بات کا کہ گمان کریں ہو کہ دشمن کے ڈر گئے ہم
باہر کھٹنے سے انکے مقابلے میں بسبب نامردی کے کہ ہو گا یہ سبب اونکی جرأت کا ہر دور تھے آپ بدر میں تین سو آدمیوں سے پھر تھن کیا
آپ کو اللہ تعالیٰ نے اور پھر اور ہم آج بہت لوگ ہیں اور اگر زور رکھتے ہم اس دن کی اور دعا کیا کہ نہ تھے اللہ سے اسکی تحقیق کے آیا ہو انکو
اللہ تعالیٰ ہائے آنگن میں پھر جبے کھجا آنحضرت نے انماح اور خواہش اونکی باہر چلنے کو تو پسند کیا اسکو اور طیار ہوا آئے تھے وہ لوگ
ہتھیاریوں میں اور پہلے تھے مانند شیر و ن کے اور عرض کی مالک بن سنان نے کہ وہ باہر میں ابی سعید خدری کے یا رسول اللہ ہر لوگ
والدہ رسیان و دو بچوں کے ہیں با تو فتح دیکھا کھوا اللہ تعالیٰ نے پھر تو بھی مراد جاری ہی مایل کی لڑکا اور لکھو اللہ تعالیٰ واسطے ہمارے تو ہوا بیکار
یہ واقعہ مثل واقعہ بدر کے اور دوسرا یہ کہ اللہ تعالیٰ روزی لڑکا کھو شہادت والدہ یا رسول اللہ میں پردا ہو کھو کوئی انہیں کی کہ ہو بے بیشک
دو نو بچوں و نو تین خیر و واسطے ہمارے کہا راوی نے نہیں جو پھر یہ کھو یہ خبر کہ آنحضرت نے کچھ چارے باہو و سکا یا اللہ تعالیٰ کیا ہوا و سکی طرف
پھر ہٹ گئے وہ تھپتھپ خاموش ہو کر اور بولے حضرت حمزہ کہ قسم یہ اوس ذات پاک کی کہ تو مارا دے آپ یہ قرآن کو نکھا و نگاہیں آج کھانیا ہاں تک
کہ لڑکوں میں اون سے تلوار سے باہر شہر کے اور کہا گیا تو کہ تھے حضرت حمزہ اوس دن چبے کے روزہ دار اور تھرا روزہ اور کا دان ہشت کے کبھی ہر لڑے
و و حالت روزہ میں اور کہما نعمان بن مالک بن ثعلبہ نے جو بھائی بنی سالم کے تھے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں گواہی رہتا ہوں کہ وہ کائنات و
شہد اقصا سے ہیں صحابہ کے اور ہوں میں ان میں سے سوت محروم رکھو کھو آپ جنت سے قسم جو اونکی کہ نہیں کوئی سبوتا دواو اسکے البتہ
داخل ہو گا میں ان کو دین فرمایا رسول خدا نے کہ بسبب کس چیز کے عرض کی اور انھوں نے کہ میں دوست رکھتا ہوں والدہ رسول کو اور نہیں بھگتا
دن اٹانی کے فرمایا آنحضرت نے کہ کچھ کہا تو نے موٹھ پڑھو وہ اوس دن اور کہا ایس بن اوس بن عذیک نے یا رسول اللہ ہم لوگ قبیلہ بنی عدنان
کے ہیں عبارت کا سے مباح سے اسید و ابن ہم یا رسول اللہ کہ ذبح کریں ہم لوگوں کو اور ذبح کریں وہ کھو پھر جاویں ہم طرف جنت کے اور جاویں وہ ذبح ہو
اور یا جو داس بات کے یا رسول اللہ نعمین پسند کھو کہو کہ جاویں قریش طرف اپنی قوم کے اور کہیں مان کھیل جاتے آنحضرت تو گڑھ یوں اور ٹیلوں
یثرب کے اور یہ باعث دلیری قریش کا اور روند ڈالی ہی اور انھوں نے کعبیتی ہماری اب جب تک کہ نہ اور ٹھکانا ہوں ہم انکو موضع عرض سے تو نہ
ہوئی جاسے کی وہ اور تھے ہم یا رسول اللہ یا ہام جاہلیت میں کہ آئے تھے عرب ہم پر نہیں طبع رکھتے تھے جسے اس بات کی بیان تک کہ
جاہلیت میں ہمارے طرف ساتھ تلواروں کے اور ہٹا دیتے انکو لینے و قتلے سے اب ہم انکے دشمن تھے حق نامہ میں کہ مدد کی ہماری اللہ تعالیٰ نے
بسبب آپ کے اور جان لی رہنے بلکہ جانے لڑنے کی مت بند کریں آپ کھو تھرا می گڑھ یوں میں اور کہنا نہیں ابو سعید بن خثیمہ نے کھڑے ہو کر
یا رسول اللہ قریش نے مدت ایک سال میں جمع کیے ہیں لشکر اور کھانا باہر عرب کو اطراف سے اور اپنے تو اے کو احابیش وغیرہ سے پھر لے ہیں خبر

چند کسان گھوڑوں اور اونٹوں کے اور اوسے میں ہمارے میدان میں اور گھیرا ہستے ہیں ہمارے گھروں میں بھڑوٹے ہوئے ہیں تو کچھ سبب کی اولیٰ کا ہم پر ہانک کر لٹو کر گئے کچھ اطراف سے اور کچھ ہجر جاسوس اور گنجان اور باوجود اس کے کہ کچھ میں یہ سنا تھا کہ کھیتی اور دیہے ہوئے کچھ عرب ہمارے اطراف کے جب کہ دیکھیں گے ہمارے زمین قابل ہوتے ہمارے ٹھکانے اور زمین اونچا ہے ہم انکو اپنی زراعت سے اور امید ہو کہ اندھا کی غریب غالب کرے ہمارے کو اور کچھ یہ عادت اندھ کی پہلی ہی واسطے ہمارے اور اگر ہوسورت دوسری ہاں شہادت ہو بیشک ہو گیا میں واقعہ بدین در حالیکہ تمام جرحیں سپہ اور پونجی حرس میری اس مرتبہ کو کہ کچھ گنجان اپنے بیٹے سے واسطے جانے کے لیکن کچھ جدا و سکا قریے میں اور روزی ہوئی اور کوشادات اور تھان میں جرحیں شہادت کا اور دیکھا سینا اور کوشا میں صبح کو ابھی شب کی ابھی صورت میں کہ کھانا ہی بوسے جنت کے اور پیتا ہی پانی و نان کا اور کتا ہی مجھے کہ حق ساتھ ہمارے ہی آمل تو مجھے جنت میں بیشک پایا ہے جو وعدہ کیا تھا مجھے میرے رب نے حق اور سچا اور اللہ یا رسول اللہ صبح کی مینے شوق میں اوس سے ملنے کے جنت میں اور میری ہوئی میری اور بتی ہو میں پیمان میری پیش شمتی ہوں میں ملنے کا اپنے ولی سے دعا کروا دے کہ روزی کرے کچھ شہادت اور ملاوے چلو سہ سے جنت میں ہیں حامی اوس واسطے انکو آنحضرت نے اور شہید ہوئے جنگ احد میں اور کہا انس بن قناد نے یا رسول اللہ اڑائی ایک کلمہ پر دو سکینوں میں یا شہادت یا غنیمت اور فتح اور فتح اور کئے قتل سے فرمایا آنحضرت نے خوف ہی کچھ تو تھاری شکست سے کہہ راویوں نے پھر جب کہ نانا کسینے سوا باہر چلنے کے تو نماز پڑھی آپ نے جسے کی ساتھ جماعت کے پھر وعظ فرمایا لوگوں کو اور حکو کیا انکو سعی اور کوشش کا اور نیری اور کوفہ کی فتح کی سبب سبب کے کوشش ہونے لوگ سبب اس کے کہ اطلاع کیا انکو آنحضرت نے ساتھ ساتھ و دشمنوں کے اور کہ وہ جانناں باہر جانے کو بہت لوگوں نے اصحاب آنحضرت سے پھر طیار بنی کا حکم دیا آپ نے اسکا باواسطے ساتھ و دشمنوں کے پھر نماز عصر پڑھی آپ نے ساتھ جماعت کے اور جمع ہو گئے تھے لوگ اور گئے تھے اعلیٰ و اعلیٰ اور کروا تھا عورتوں کو اونچے چلو میں اور حاضر ہو اقبلہ میری عمرو بن عوف مسلح ہو کھڑے آنحضرت اپنے گھر میں اور ساتھ آپ کے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور عامر باندا انھوں نے آنحضرت کے اور ہمسائے راویوں کے اور صوف باندھی لوگوں نے آپ کے حجرے سے نترنگ بانٹا آپ کے آنے کے اور ملے و نان سعد بن معاذ اور اسید بن حضیر اور کہا انھوں لوگوں سے کہ ہمیں تھے آنحضرت سے یہ باتیں اور رنگ کیا آپ کو واسطے باہر چلنے کے اور مال نہ کھلا اور تاج و تاجہ آسمان سے چھوڑو اس کام کو اونکی رائے پر اور تاجہ کو اونکی حکم کی اور حسین کچھ غوغا ہش اور خوشی اونکی فرمان برداری کروا اسکو سوشن دل تھے لوگ اس حال میں اور بیٹھے کہتے تھے نسل قول صدر کے اور بیٹھے غیار تھے سامان میں اور بیٹھے نایب نہ کہتے تھے باہر جانے کو کہ ناگاہ کمال نے آنحضرت مسلح ہو کر بیٹھ ہوئے زہ اور ڈال ہوئے پرتکچہ سے کاکہ راہدہ بعد اسکے پاس آئی رافع کے جو مولیٰ تھے آنحضرت کے اور کھائی او میں توار پھر جب کچھ آنحضرت اس طرح سے تو نادر ہوئے سب لوگ اپنی قانون سے اور کمانگو شش کرنے والوں نے واسطے چلنے کے کہ نہ لازم تھا کھوسا گیا واسطے باہر چلنے کے آنحضرت سے اور کھلا کر آیا اور کل میں کہ پسند تھا آپ کو غلاف و سکا اور شتر نہ کیا انکو غلام نے کہ جو پسند رکھتے تھے یہ نہایت منورہ کا اور عرض کی سب نے کہ یا رسول اللہ لائق تھا کہ کمان غلاف رضی آپ کے کرے جو پسند لے اور منہ اور تھا کھو باعث ہونا آپ کے چلنے پر اور اصل سکرم اندھا کی کا پھر کچھ فرمایا آپ نے کہ کئی تھی سینے سے یہاں لیکن نہ ملنے لاقابل نہیں بنی کو کہ وائے سامان جنگ کا بعد چلنے کے یہاں تک کہ فیصلہ کرے انتہائی درمیان و سکا اور درمیان دشمنوں کے اور ستر پہلے دنیا کا تھا کہ زمین اوتار تھے سامان جنگ بعد چلنے کے یہاں تک کہ فیصلہ کر دتا اندھا کی دیا اس کے اور دشمنوں کے پھر فرمایا آنحضرت نے کہ خیال رکھو میرے کہنے کا اور تاجہ کو کہ رو میرے حکم کی باہر چلو ساتھ نام اندھا کی کے کو قیام ہو گا کہ میرے کہنے تم روایت ہو کہ دفاتر جمع میں مالک بن عمرو بخاری کی پھر جب کہ کچھ آنحضرت مسلح ہو کر حاضر تھا جنازہ کا اور نماز پڑھی اور آنحضرت نے پھر سوار ہوئے اپنے گھوڑے پر اور حضرت احد کے قریب ہو کر عرض کی آپ سے کہ میں احمد بن حنبل بن حراقتہ نے کیا رسول اللہ کا گیا میرے مجھے کہ میں شہید ہوا کمال کو

لشکر و اوس را ت اور کما کیا جو گھمانی کی اور غصوں نے فقط آنحضرت کی اور نہ اپنے آپ کے پاس سے اور نہ سے آنحضرت آرام سے پھر قریش کے فرمایا آنحضرت نے کمان میں کو لہا رہا نہ لے والے کے چلنے پر کو کفر بر قوس کی دل سے کو کفر سے ہونے اور جو غازی کی اور عرض کی میں یہی ہو گا بگایا رسول اور نزدیک بعض کے اوس بن قتیلی تھے اور نزدیک بعض کے عقیصہ اور ثابت تفرز کو کما ہمارے ابو خشم بن ہر سوار جو سے آنحضرت اپنے گھوڑے پر اور لے چلے وہ آپ کو قیدی بنی ہا غازی میں سے اور جدو کے چلے راہ سوال کی سے یہاں تک کہ داخل ہوئے چار دیواری میں میں بن قتیلی ہمارے قیدی کے اور تمہا و منافق نامینا اور جب کہ داخل ہوئے آنحضرت اور احباب کو کئے چار دیواری میں تو کما اور سے خاک پڑے اور کئے موندہ پر اور کما اگر ہوئے تم رسول اللہ کے تو نہ گھستے میرے گیس میں ہر ہاری کمان اپنی اوس کے سر پر سعد بن زید اشہلی کے کہ بہت کیا سوار کا اور مننے اگا خون موختے ہوئے سعد بن رضی بنی حارہ ت اور کما اور غصوں نے یہ سبب حدوت غازی کے ی ای بنی عبدالاشہل کہ نہیں چھوڑے تم اوس کو ہرگز عیسے ہوئے اسید بن زبیر کہ نہیں باعث اسکا حدوت قسم رسول اللہ تعالیٰ کی لیکن یہاں تھا سے اتفاق کا ہو و امدا گرا تا میں کہ کیا پسند جو آنحضرت کا اس امر میں تو بیشک کار تا میں گردن اوسکی اور گردن اس کے رفقا و رکن کی ہر چا غاموش ہوئے سب لوگ اور شگے پڑے آنحضرت اور در میان رو اگی کے ہلائی اٹھ اپنی گھوڑے سے ابو بردہ بن نیار کے کہ گھم کیا اوس میں میان او کی لوگ اور کما او کھی آیا یہاں تک کہ برینہ ہو گئی وہ توار اور فرمایا آنحضرت نے کہ ایتوار روئے میان را بنی توار کمان پر کما کو کھی چنگی بہت تیرا میں اور دوست کھنے سے آپ خال کو اور برا جانتے ہیں شگون کو اور پسینی تھی آپ نے وضع خفین میں ایک زہر پھونچی ہوئی اگر احد میں اور پاس کے اور کمر کی کاہ آتی اور اوپر توش کے ہر جب پلے آپ نہیں سے تو شکر کن آرہے ہوئے جنگ پر یہاں تک کہ جواب شہر ہی ساتھ ارض ابن عمر کے اور جب پونچے آنحضرت احد میں اوس مجاہد جو شہور علی ساتھ نظر کے تو وقت ہوا را صبح کا اور دیکھتے تھے آنحضرت مشن کو سو کما کہا مال کا لوڈان کا اور لوڈان اور تکبر کی اور غصوں نے اور ناز پر بھی پہنچے جماعت سے اور لوٹ گیا یہیں سے ابن ابی ساتھ اپنے لوگوں کے کہ تھا گئے اوس کے اندر شمرغ کے ہر پلے دیکھئے اوس کے عبداللہ بن عمرو بن حرام واسطے لوٹا لائے کے اور بچا کر لایا دلا تا ہوں میں کو اللہ اور رسول اور غازی اور تھا سے قول اور را کو کو کو دو رکڑو مسلمانوں سے وہ دیکھا کہ کیا ہے ہوا اس سے اپنی جان کو اور مال اور مال و عیال کو کما میں اپنی نے کہ نہیں یہیں ہو جنگ کا شے لیکن اگر تباہت کے تو ہم میری رے کے ای ابو بردہ تو بیشک پھر آوین تحقیق پلے گئے اہل رے و مدبر اور جو مدگر ہیں آنحضرت کے بیٹے میں اور نہ اگنا میرا و جو دشو رہے میرے کے اور مانی ات تو عمر لوگوں کی ہر جب کہ نہ لوئی جماعت عبداللہ بن ابی کی اور لوٹ گیا یہاں تک کہ داخل مدینہ منورہ کی گویوں میں تو کما ابو بار نے کہ دو رکڑے کو اللہ تعالیٰ جملانی سے میں تک اللہ تعالیٰ عترت بے پروا کر دیکھا اپنے نبی اور مسلمانوں کو کما ہر مد سے اور گیا ابن ابی دینار کیا کہ کتا تھا نہ مانا گنا میرا اور مانی بات تو عروان کی پھر دوڑے لئے عبداللہ بن عمرو بن حرام طاعت آنحضرت کے و حالیہ کے برا کر کے تھے آپ صفوں کو ہر جب کہ شہید ہوئے انھما یہ آنحضرت کے تو خوش ہوا ابن ابی اور لگا اڑنے کے مخالفت کی میری اور انا کہنا بے عقلموں کا پھر عین بنانہ میں آنحضرت نے اور ضرر کے پچاس تیرا نہ اڑوہ عینیں پر اور افسر کیا اکا عبداللہ بن جبر کو کما بعضوں نے سعد بن ابی وقاص کو لیکن ثابت تروما عبداللہ بن جبر کا ہو اور دست کی آپ نے صفت احباب کی در خالیہ کیا اکا کو پشت پر اور ورو مدینہ منورہ کو اور گیا مدینہ منورہ اوی طرف اپنے پس آگئے لئے مشرک در خالیہ بیٹھی کھی میں نے کو اور نہ طرف احد کے اور نزدیک بعض کے تھا عینیں بجا نہ لیتے آنحضرت نے اور پشت پر تھا آفتاب بھی اور نہ تو کیا تھا طرف سورج کے کفار نے لیکن یہاں قول ثابت تری نزدیک ہمارے کہ تھا احدیث پر آپ کی اور مدینہ پر اور ایک وایت میں ہر جب کہ پونچے آنحضرت قریب احد کے اور وہ لوگ قریب تھے باس عینیں کے تو کیا آپ نے اکا کو پشت پر اور رنے کو نہ دلا کوئی بے میری اجازت کے ہر جب کہ میری بات علامت بن زید بن کن نے تو کما کیا پھر وادوں میں کھت اپنے بیٹے مقول کا اور لئے مانی عین مشرکوں جمع مانندہ ہے اور تھے افسر او کی ہر نہ کے خالک بن لید اور افسر میرے کو کوسین ابی جہل اور تھے اوس کے دونوں بازو نوچے و سوار اور تھے افسر اوس کے سواروں کے صفوں میں اسیدا اور کما گیا جو کہ عمر بن حاص اور افسر تیرا زون پر عبداللہ بن ابی رسیہ اور تھے و کھول

مجلس

که راوی سئل اول شخص که شروع کند او سخته لڑائی در میان گویند که و به ابی عامر تحاکم کلا ستمه چاس شخص مقرر اینے کے اور ہر اہل حقے او سے اکثر غلام قریش کے پس آواز دی ابو عامر نے اور وہ میری جد و جہد سے تھا قلیل اوس میں کہ میں ابو عامر ہوں کہا گویند نے کہ خوشی اور اندام و نام ہو چکا ہو گاتا کہا او سنے والد پوچھی میری قوم کو بعد پیرے برائی اور ہر اہل حقے او سے غلام اہل حقے کے پھر پھر مائے اوخون نے او سہل انون نے تھوڑی دور تک پھر لوٹ گیا ابو عامر اولوں او سے پھر چکا طلسمے کے مقابل کو طرف جنگ کے اور کہا گیا کہ نہیں ایسے غلام قریش کے اور کچھ کیا او کو اوخون نے سخت لشکر کا اور کہا راوی نے شروع کی زبان کشید میں نے قبل جنگ کے کہ کھڑی ہو میں آنکے لشکر کے اور بجا نام شروع کیا اوخون نے دفن و غیرہ کو پھر چل گئیں وقت جنگ کے پیچھے سفون کے پس جب لوٹنا کوئی شخص او کا پیچھے نوید دلائیں او کو کشتگان بدر کا اور برانجھ کر تین او کو لڑائی پر اور تھا قرآن نامے ایک شخص نافقون سے کہ لوٹ گیا احد سے ساتھ ابی کے پھر صبح کو کرا کہا او کو عورتوں نے بنی نضر کی اور یوں ہی قرآن نامے مرد لڑائی پر اور گیا تو میں شرمنا تو اپنے اس کام سے نہیں تو کمر عورت کہ گئی قوم تیری اور گیا تو میں پھر جو کرا گیا او کا میان ملک کہ گیا وہ اپنے دشمن اور کلا تیرو مکان اور تو کرا اور شروع و تحا و شجاعت میں پھر و تار آتا یا اس آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اور کھسا صفوں میں میان ملک کہ اکھرا ہوا پہلی صف میں اور پہلے مارا او سنے تیر مسلمانوں کی طرف سے پس پھٹے تھے تیر او سے مانند تیروں کے اور وہ آواز دیتا تھا مانند مستان کے کے پھر کرا کی او سنے لہار لہو کے خوب کام میان ملک کہ آخر میں خود قتل کیا آپ کو اور تھے آنحضرت کہ جب ذکر کرتے کوئی او کا تو فرماتے او کا ہوا کہ اسے پھر جب تھے مسلمان تو تو فرماتا او سنے میان اپنی تلوار کا اور پھر تاجہ میدان میں کھتا ہوا کہ موت متیری بھاگئے سے اس آئی اوس اور پھیل پلنے حسب او سب کے اور کو مانند میرے کام پھر گھس جاتا تلوار لیکر لغز میں میان ملک کہ کہا باناتا مارا گیا وہ پھر کھل آتا اور کہتا میں جوان ہوں تو قبیلہ بنی نضر کا پس مائے او سنے سات آدمی پھر چکر اپنی بہت زخمی ہو کر پھر گئے او سپر قتادہ بن نعمان اور کہا اوس سے ابو الغدیا کو کیا یہ حال تیرا کہ او قرآن نے کیا کیبت کہما قتادہ نے فو تھیری ہو چکے ساتھ شہادت کے کہما قرآن نے میں ان میں ان میں ایڑی ابو عمر و دین پر لکھ لایمیں اسے سنگ و ناموس کے کہ او بن ہجر قریش اور ضربا کہیں کچھ زخمی ہاری پس کر مہو آگے آنحضرت کے او سے زخموں کا فرمایا آپ نے وہ دور زخمی ہو پھر وہ دیا او کو او سے زخموں نے تو مار ڈالی او سنے جان اپنی یہ سیکر فرمایا آپ نے بے شک اللہ تا بہر کرنا جس میں کے ساتھ فاسق آدمی کے کہا راویوں نے اور گئے آنحضرت طرف تیرا غار اوں کے اور کہا او سنے فوجی کرنا پشت ہماری خوف ہو چکے کہ او بن وہ لوگ پیچھے سے اور کھڑے رہنا پنے معاموں پر نہ ہٹنا وہاں سے اگر وہ کچھ کم ہو چکے کہ جگا دین ہم او کو جان ملک کہ داخل ہوں انکے لشکر میں اور اس طرح مت ہٹنا اپنی جگہ سے اگر یہ دیکھو تم ہو کہ مائے جان میں مت مد کرنا ہماری اور مت ہٹنا جسے ای اللہ گھبان کرنا ہوں میں چکوا پیر اور مارا انکے گھوڑوں کو ساتھ تیروں کے کہ گھوڑے نہیں ہند کر کے تیروں پر اور واسطے شکر ہون گئے دور سالے تھے کہ افسر تیرا انکے کا خلد بڑی لید اور افسر میسرہ انکے کا کور میں ان کے اہل تھا پھر آگے کیا آنحضرت نے میسرہ اور پیرا نشان اپنا صعب بن غیر کو اور دیا نشان اوس کا افسر برضیہ کو اور دیا نشان خزرج کا سعد بن ابی کوا و گھبان ہونے او کی پشت تیر انداز کہ مائے تھے تیروں سے شکر ہون کے گھوڑوں کو پس جھاگ گئے وہ پیچھے کابا بعض تیر انداز نے کہ گرا ہوئے تیر ہمارے اس قدر کہ زخاں لگ کر کوئی تیر ہمارا گریہ نہ لگا او گھوڑے یا آدمی کے رعایت نہ کی کہ یہ قریب ہوئے وہ دونوں لشکر اوں گے کیا انھوں نے اپنے نشان پر را طلع میں ابی طلحہ کو اور آگے کہ میں بنی اور کھرا کیا عورتوں کو پیچھے مردوں کے کہ بجا کی تھیں دفن و غیرہ قتل ہند او کے ساتھیوں کے کہ برانجھ کر تھی تھیں اور وہ کئی تھیں کو گویند سے اور یاد دلائی تھیں کہ شکان بدر کو اور کئی تھیں +

لَا تَقْعَبُوا الْعُقَاتِ	مَنْ شَرَّ عَلَى الشَّكْرِ
لَا تَقْعَبُوا الْعُقَاتِ	مَنْ شَرَّ عَلَى الشَّكْرِ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ	

یعنی پھر پیشانی اطلاق کی کہ میں بہرستان ہوں غایب ہوں اور اگر قاتل کر کے تھکے لگا بیٹھے ہیں یا جاکر گئے تھے تو ان کے لئے ہم فراق غیر محسوس کا سامنا کرنا پڑا
 طبعی ہوا کی طرح کے گون آنے پر گونے کو فرمایا حضرت علیؑ نے کیا ہو چکا تو شوق لڑائی کا کما علیؑ نے کہ ان میں سے حضرت علیؑ دونوں لشکروں میں آویٹھے
 آنحضرتؐ کیجئے نشان کے پھرنے دوزخ میں اور خود بخود پھر مقابل ہوئے یہ دونوں اور پہلے گوارا ماری حضرت علیؑ نے طلوکے سر پر کاٹا آپ کی
 تلوار نے اوس کی ٹھوڑی ہنگ کر پڑا وہ اور لوٹ کر آئے حضرت علیؑ پھر کہا اوٹے گون سے کیوں نہ اور وار کیا تھے او سپر فرمایا آپ نے کہ جب کہ راوہ تو
 کھل گئی پھر نگاہ اوس کی نورحما کا چمکنا او سپر و جان بیا سینے کے اندر تعالیٰ خضر بڑا لگا اوس کو کہ وہ دہریا اوس لشکر کا اور ایک روایت میں ہے کہ پہلے
 وار کیا علیؑ نے حضرت علیؑ پر اور کہ آپ نے سپر لیکن نکالنا اوس کی تلوار نے کچھ چھوڑا کیا او پھر حضرت علیؑ نے اور بھی علیؑ پر زہ اور بھی پس لڑا اوس کی باتوں
 کو کٹ گئے باقون اوس کے چھریا دوارہ وار کرنا کہ وہ اسلحہ یا اوس سے رحم کا تو چھوڑ دیا اوس کو حضرت علیؑ نے یہاں تک کہ گدڑ سے او سپر اور سلمان اور تمام کیا
 انھوں نے کام و سکا اور زینا و بیض کے پھر وار کیا او پھر حضرت علیؑ نے پھر چھ بڑا لگا علیؑ تو خوش ہوئے آنحضرتؐ علیؑ الدنالی علیؑ وسلم اور کسی کی خبر
 تکبیر کی سب سلمانوں نے پھر چھوڑا کیا اصحاب رسولؐ علیؑ وسلم نے لشکر کھار پر اور شمع کی قتل یہاں تک کہ متفرق کر دیا پھر گون
 اور نہ مارا گیا تھا کوئی سوا علیؑ کے پھر اٹھا یا نشان لگا نشان بن ابی طلحہ نے کہ کفایت اوس کی ابو شیبہ پر اور وہ آگے عورتوں کے کہ چڑھتے تھا

إِنَّ عَلَىٰ أَهْلِ الْوَلَاءِ حَقًّا أَنْ يُخَضَّبَ الصُّدُوكَ الْأَشَدَّ

یعنی تحقیق او پر اہل علم کے حق ہو کہ یہ لگا کھانڈنے یا کوٹنا ہے اور پڑھا نشان لکھ اور عورتیں ہانڈھنے کی تحسین اور دعائی تحسین وقت پھر حکایا اوس پر
 حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور ماری تلوار اوس کے کا نہ ہے پر کہ کٹ گیا تھا اور شاہد اسکا یہاں تک کہ لڑائی اوس کی کہ نہ اور کھنے لگا پھر پڑا
 اوس کا پھر لوٹے حضرت عمرؓ نے کہتے ہوئے انا ان سکا فی الخیجہ یعنی میں بیٹھا جیون کے پانی دینے والے کا ہوں پھر اوشا یا نشان اوشا کا
 ابو عبد بن ابی طلحہ نے اور نہ مارا اوس کے سعد بن ابی وقاص نے نو لگا اوس کے گلے پر اور پھرنے تھا وہ زہ اور خود ہے جھاڑا کھلا تھا
 کھلا اوس کا یہاں تک کہ کل فی زبان اوس کی مانند گئے کے اور مروی ہے کہ حبیبہ سے اوشا یا نشان کو کنا شروع کیا بیٹھے اوس کے عورتوں نے

مَنْ بَايَعَ عَدُوَّكَ لَمْ يَكُنْ حَقِيقًا إِلَّا كَمَا كُنْتَ بَايِعْتَ بَنِي إِسْرَافِيلَ

یعنی مارو تم راہی بنی عدو دار مارا غیرت والوں کا دشمنوں کو مارنا ساتھ ہمارا ساتھ ہے کہ پس ماری او سپر تلوار سعد نے کٹ گیا سپہا یا تھا اوس کا
 پھر لیا اوس سے نشان او لٹے ہاتھ میں پھر دوسرا وار کیا سعد نے اوس کے اولٹے ہاتھ پر کہ کٹ دیا اوس کو بھی پھر تمام لیا اوس سے نشان دونوں بازوؤں
 اور لگا لیا سینے سے پھر چھب گیا او سپر و الی سینے کو لکھان کی اندر زہ اور خود اوس کے پھر چھب گیا یا سینے اوس سے خود اوس کا چھب گئے
 پھر مارا سینے او سکوا لیا سامان زہ وغیرہ اوس کا پھر پڑھا میری طرف شیعہ عبد بن خوف اور پندار عمری ہر اوس کے پس ہکا چمکوا اوس کے سامان سینے
 او تھا اسباب و اسباب سب سامانوں کا کھار میں سے زہ رو پہلی اور خود اور تلوار خود ہوا جا مل گئے وہ درسیان میرے اور اوس کے اسباب کے او
 یہ قول صحیح ہے اوس سے کہ لیا انھوں نے سامان اوس کا لیکر اجماع ہو سکا اس پر کہ مارا اوس کو سعد نے پھر لیا اوس نشان کو سابع بن طلحہ بن ابی طلحہ نے
 اور نہ لڑا اوس کو عامر بن ثابت بن ابی الافتح نے اور کہ لے وار میرا کہ میں ابی الافتح ہوں اور قتل کیا اوس کو پھر اوشا لے گئے اوس کو کھار بن ابی طلحہ نے
 بنت سعد بن شیبہ کے کہ بھی وہ درسیان عورتوں کے تو پوچھا اوس نے کہ مارا کھار اوس سے نہیں جانتا میں لیکن سنائیے مارے والے کو کہ کتنا تھا لے یہ وار
 میرا کہ میں ابی الافتح ہوں کہ اسلاف نے اقلی واللہ یعنی میری قوم سے ہے اور بعض روایت میں ہے کہ مارا اوس قاتل نے ہے وار میرا کہ میں ابی طلحہ ہوں
 اور کہ مارا تھا اون لوگوں کو جابلیت میں ہو کر اسلاف نے کہ اوس سے جب کہ دریافت کیا میں نے اوس سے قاتل کو کہ نہیں جانتا میں ہوا اس کے کہ کتنا تھا
 قاتل پہلے ہے وار میرا کہ میں ابی طلحہ ہوں کہ اسلاف نے احدی واللہ کہ میری وہ ایک شخص ہے جو میرا کہ میں ابی طلحہ ہوں کہ اسلاف نے احدی واللہ کہ میں ابی طلحہ ہوں
 یہ کہ میرے شہر پہنچ چکا کوئی ہاشم بن ثابت کے اور دیکھ کے اوس کے قاتل کو سوا وٹ پھر اوشا یا اوس کو کھار بن طلحہ بن ابی طلحہ نے اور قتل کیا اوس کو

کہا انھیں اس نے ہم سے درمیان اوس لاجپاری کے کہ دیکھا سینے آتے ہوئے اپنے سواروں کو یہاں تک کہ آگے سے دیکھ کر یہ کہ تھا کوئی روکنے والا اور نہ کچھ
 غامی چیز دیکھنے اوس گھاٹی کے کہ تھے اور نہ تیر انداز اور نہ گئے تھے واسطے ٹوٹ کے پھولے اور نہ تیر اندازوں نے اور نہ دیکھا تھا کہ رکھ لیا اور نہ خون نے ہنسن
 کمان نہ کرکشی اور نہ بھانج گود اور نہ تھہر شخص کے کچھ لال لیا ہوا لوٹ کا پھر جب آگے سوار ہارے اور نہ لوٹنے والوں نے فکروں میں تو کھینچا اور نہ تلوار میں اور
 ما اور نہ خون پر بہرٹ گئے مسلمان اور نہ طرقت اور نہ ال گئے سامان کو ہوا اور نہ اویں ہو گیا لشکر ہمارا پھر اور نہ لائے ہم سامان اینا کہ نہ ہوئی کوئی چیز ہماری اور
 چھوٹ گئے قیدی ہمارے اور یا پھرتے تھا ہاں سیدان میں اور دیکھا سینے ایک مسلمان کو کہ ٹپٹ کیا صفوں سے اور دیا اوکو یہاں تک کہ گمان کیا سینے کے یہ مرا گیا
 پھر پانی سینے او میں کو یہاں اور گمان میں باس او کے خبر لیا اور دریافت کیا سینے کہ کون تھا یہ شخص لکھا گیا یہ ایک شخص تھا بنی ساعدہ کا پھر ہدایت کی چلو اللہ
 نے بعد اسکے اسلام کی موی اور عروہ بن حکم سے کہ کہا او عموں نے نہیں جانتے ہم کسی کو حجاب انحضرت سے کہ جو کہ اسے لوٹ پر اور یا او عموں نے تھا اور نہ ال کہ
 را ہوا ساتھ او کے کہ پھرتے ہوئے کہ جبکہ آگے انکو لشکر کو نے اور ل گئے لوگ آپس میں ہوا شخص کے کہ کہا ان کے عاصم بن ثابت بن ابی الاقلع میں کہ
 لے آئے وہ ایک تلک جو با تھا لشکر کا مریم بن اوس بن جاس اشرفیان پھر لیت لیا اوکو کہ پراڈ کر ڈوں کے اور لائے عاصم بن شریک تھیں لکھا او میں ہر
 شغال سونا اور نہ ال لائے اوکو حبیب میں اپنے کرتے کے اور پہنے ہوئے تھے وہ زرد اور قمیص کے اور باندھے ہوئے تھے جھک کر ت پھر لے یہ دونوں نہ ال
 پاس انحضرت کے امید تو جنس لیا اوکا انحضرت نے اور سے دیا اوکو اسی طرح روایت ہر ارفع بن خدیج سے کہ کہا او عموں نے جب کہ لوٹ کے تیر انداز
 اور نہ گئے وہ جو کہ سے اوس جگہ تو دیکھا خالد بن ولید نے خالی گھاٹی کو کہ میں اوپر کہ لوگ دوڑا گیا پھر راہنا اوس طرف اور نہ ہوا ان کے حکمیر بن ابی حبل اور
 باقی سواران کفار تو حملہ کیا اول ان تیر اندازوں پر اور اسے تیر اندازوں باقی تیر اندازوں نے کہ تھے اور گھاٹی کے یہاں تک کہ شدید ہوئے وہ سب اور تیر سے
 عبدالعزیز جیسے اس قدر کہ خالی ہو گیا کرکشی اوکا پڑے وہ پھر سے یہاں تک کہ ٹوٹ گیا پھر اوجھا اوکا پھر توڑا اوکا عموں نے میان اپنی تلوار کا اور کہو
 اس قدر کہ شدید ہوئے اور نہ ال نہ ال بن سراقہ اور ابو بردہ بن نہا اور تھے یہ دونوں حاضر قتل عبدالعزیز جیسے میں اور یہ دونوں بعد شہد کے لوئے اس گھاٹی
 پہاڑ سے یہاں تک کہ چلے اپنے لوگوں سے اور سوار تھے کفار گھوڑوں پر پس مختلف ہو گئے چند مسلمانوں کی اور پھر یا ابلیس نے بعد ظاہر ہونے کے
 بیچ صورت نہ ال بن سراقہ کے محمد بنی الدعیالی علیہ السلام کے اور کہا یہ تین بارو گرفتار ہو اچھا بن سراقہ او میں ہر بنی بلعین جب کہ ظاہر ہوا
 اوس بن ابلیس اوکی صورت میں اور نہ ال لانا تھا مسلمانوں سے سخت لڑائی اور تھا وہ بیچ پہلو بلایا بردہ بن نہا اور نوات بن جیسے کے سوا وہ نہ دیکھی تھیں
 کوئی دولت سر یہ دولت شکر کوں سے اوپر اپنے اور توجہ ہوئے مسلمان اور جمال بن سراقہ کے واسطے قتل کے کہتے تھے وہ اپنے چکا اپنا قتل ہوا انحضرت کا
 اور گواہی دی خوات بن جہیر اور ابو بردہ بن نہا سے کہ تھا یہ قریب جہت جب کہ آئی یہ آواز کہ چکا راہی اس کو نہ اس کے کہما رافع نے اور حاضر ہوا بن عبدالعزیز
 او کہتے ہیں رافع بن خدیج کہ حاصل ہوا یہ کو موبد ہمارے نفسوں کے اور نافرمانی انحضرت کے کہ ل گئے مسلمان اور مات تھے آپس میں ایک دوسرے کو
 بے جا نہ ہوئے بسبب عجلت اور جہت کے اور زخمی ہوئے اوس بن اسید بن حضیر ساتھ دونوں کے کہ مارا تھا ابولہ بردہ نے اور کہتا تھا کہ اس کو
 کہیں غلام انصاری ہوں اور حکم ابورعنے نے درمیان قتال کے ابو بردہ پر اور مات سے او کے دو خرم دریا لیکر کتا تھا میں ابو عزیز ہوں بے پوچھانے
 ابو بردہ کے پھر چکا نا اوکو بعد او کے پھر جہت ملتا ابو عزیز سے تو کہتے اوس سے کہ دیکھو کیا کیا تھے ساتھ میرے تو کہتے اوٹنے رعدہ کہ مارا تھا تھے
 اسید بن حضیر کو دھاریک نہ واقف تھا وہ لیکن میرے زخم پر راہ الدعیالی کے پھر کوڑ کیا اسکا انحضرت سے فرمایا آپ نے کہ میرے بیچ راہ اند کے ابو بردہ اور
 ثابت ہو واسطے تیرے ثواب اسکا اس واسطے کہ مارا یہ گواہی شکر کے اور جو متوکل ہوا وہ شدید ہوا تھے یہاں تک کہ بنی بار اور رفاعہ قتل ہوئے اور نہ ال
 ابو عزیز کے کہ چڑھے تھے ساتھ عورتوں کے شیعہ میں اوپر بلند ہوں کے اور کہا ایک نے دوسرے سے کہ لا الٹ یعنی ہمیں باپا سے طے کیا کہنے
 ہر چاکر مایہاں بنی کہ نہیں ہم کج طرح یا کل اور نہیں ہی یہ عہد ہماری مگر بقدر جاس ہا نور کے ہترے ہر کہ میں ہر تلوار میں اور جمال بن انحضرت سے فخر کو اتھرن
 پھر جب کہ آئے وہ اور چلے طرف انکار کے تو کہیں کیا رفاعہ کو شکر کوں نے او لیکن جیل بن جابر کہ باپ بن حضرت عذیفہ کے سولہ پڑے انہیں مسلمان ساتھ

تو ارون ابی کے اور نہ بچا تھا اوغون نے اوکو سبب پریشانی اور کڑھ بڑھ بوجھنے کے باوجود دیکھ بھال کرتے رہے حضرت خذیفہ کے باپ براء بن بلعہ یزید
 یہاں تک کہ قتل کر ڈالا اوکو پس کا منہ دینے یعنی **يَقْرَأُ اللَّهُ لَكَوَهُوَ أَتَحْمِلُ الْإِسْلَامَ** یعنی بھٹنے والے کو اور اس پر ہرگز نہ حمل کر دینے والا کہ
 کیا کرتے ہیں یہ کام بہت خوش ہوئے آنحضرت خذیفہ سے اور فرمایا آنحضرت نے واسطے دیت دینے باپ خذیفہ کے لیکن موقوفہ کیا خذیفہ نے مسلمانوں پر
 دیت اپنے باپ کی اور کامیاب ہو کر قاتل کو اپنے عہد بن خود میں اور کئے او سے نہ جناب بن نذر بن جموح بکارتے ہوئے اس آل کے لوگوں سے سختی اور سخت
 کے اور ایک باگ کی قبول کر پکارا ناسانی خدا کا پس مارا جبار بن محمد نے ایک زخم کاری فکے سر پر دھاریا کہ نہ بنا تھا او کو وہاں تک نہ بھاریا کہ لوگوں نے شمار
 لپٹے آپس میں اور پکارتے لگے ساتھ لفظ امتیاست کے پھر روک لیے لوگوں نے ہاتھ قاتل سے آپس کے روایت کے عبد اللہ بن فضل سے کہ آیا تھا آنحضرت
 نے نشان اپنا مصعب بن عمر کو پھر شہید ہوئے مصعب اور لے لیا وہ نشان ایک فرشتے نے بیچ صورت مصعب کے اور کھنے لگے آنحضرت مصعب سے
 آخر دن میں کہ مصعب لگے بڑھو سو نو کہ ایک آپ کی طرف اوس فرشتے نے اور یوں ان میں مصعب تو مان لیا او کو آنحضرت نے کہ ایک فرشتہ سے آیا
 مدد کو اور مروی ہوا سی طرح ابوشمر سے بھی اور مروی ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ دیکھتا تھا میں اوس دن کہ جب بیٹہ گتا ہوں میں تیرے تو لا دیتا ہوں
 او تھا مجھے ایک شخص سپید لباس نکمہ و نمہ والا غیر عرف ہواں تک کہ بعد اسکے جانا سینے او کو کہ وہ فرشتہ تھا اور مروی ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ
 دیکھا سینے تو شخص کو سپید لباس ایک کوسیدھی طرف اور دوسرے کو اونچی طرف آنحضرت کے کہ اڑتے تھے ساتھ سختی کے اور نہ دیکھتا تھا سینے او کو
 پہلے اور بعد اسکے اور مروی ہے عید بن غیر سے کہ اما اوغون نے جب لوئے قریش احد سے تو کھنے لگے اپنی مجلسوں میں چند اپنی فتح کا اور بولے کہ
 نہ کھیا تھے باقی کوڑوں اور سفید لباس سواروں کو جو کچھ تھے بنے بد میں کہا عید بن غیر نے کہ نہ اڑے فرشتے احد میں اور مروی ہے عمرو بن کلثوم سے کہ
 نہ دیکھے لگے آنحضرت دن احد کے ساتھ کسی فرشتے کے بلکہ تھی مدافعی بد میں اور مروی ہے عید بن غیر سے کہ بھی مثل اسی کے اور مروی ہے عیاد سے کہ
 اڑے فرشتے احد میں لیکن اڑے اور اڑے تھے فرشتے دن بدر کے اور مروی ہے حضرت ابو ہریرہ سے کہ اما اوغون نے وعدہ کیا تھا اللہ تعالیٰ نے
 مسلمانوں سے یہ کہ مدد کر گا او کی اگر سر کرے گے وہ لیکن جب کہ متفرق ہوئے وہ لوگ تو نہ اڑے فرشتے اور مروی ہے ابو ہریرہ سے کہ اما اوغون نے
 جب کہ آواز دی شیطان نے پیچھے سے گھاٹی کے کہ کہ حمل علیہ السلام پیش قتل ہوئے بسبب ارادہ کرنے اللہ تعالیٰ کے اسکا تو رہ گئے ہاتھ لٹکے
 کے اور متفرق ہوئے ہر طرف اور پڑ گئے ہمارے پر سواول جسے کہ بشارت دی لوگوں کو آنحضرت کی سلامتی کی وہ کعب بن لکب میں کہ کہا کعب نے
 آواز دی سینے لوگوں کو اور اشارہ کیا آنحضرت سے منجھو ساتھ رکھنے اپنی اونگلی کے منہ پر کہ خاموش ہوا اور روایت میں ہے کعب سے کہ اما اوغون
 نے جب کہ متفرق ہوئے لوگ تو پہلے سب سے بچا سینے آنحضرت کو اور بشارت دی سینے لوگوں کو آپ کی آیات اور سلامتی کی اور کہا کعب نے تھا میں
 در میان گھاٹی کے کہ اما او کھلا آنحضرت نے اور طلب کیا جسے سازو سامان میرا او تھا لباس سبز اور اہلبیاض او کھلا ہوا او کو آنحضرت نے اور اٹاٹا
 مچا آنحضرت نے سامان اپنا اور پہنا سینے او کو اور ارازمین اوس دن لڑائی سخت ہواں تک کہ زخمی ہوا ساتھ شہرہ زخون کے اور مروی ہے ولایت
 کعب سے کہ تھا میں پہلے بچنے والے الاغز تھا او سے کہ چاٹا سینے آپ کو آنکھوں سے پیچے خود کے اور پکارا سینے لڑکے جاعت انصار خوش ہوئے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اشارہ کیا مچا آنحضرت نے کہ خاموش رہو اور مروی ہے عیاد سے کہ جب بکا اور شیطان نے قتل ہوا آنحضرت
 تو کہا ابو سفیان بن حرب نے اڑتے جاعت قریش کسے تم میں سے قتل کیا ہی آنحضرت کو بولاباں قید کہ قتل کیا ہی او کو سینے کہا ابو سفیان نے کہ کر کے
 دو گھانے کچھ جیسا کہ تے پس امرا عجم ساتھ اپنے جباروں کے اور پھر شام رو کیا ابو سفیان نے نہیدان میں ساتھ ابو عامر فاسق کے کہ کیا دیکھا
 کسی نے آنحضرت کو پھر گڑا وہ او پر لاش نما جہن زمین بنی نہ ہر کے تو پوچھا ابو عامر نے ہی ابو سفیان کیا ہوا سا ہی لوگوں پر مقتول کہا او نے
 کہا او نے یہ نما جہن زمین بنی نہ ہر خرمی ہوا وہ سردار جو قوم غزیر بن خزرج کا پھر گڑا عیاد بن عبادہ بن فضلہ کہ تھے یہ او پر بلعہ عیاد بن
 کے تو بولا وہ یہ ابن قوئل ہے سردار بیت حشر کے الشرح کے پھر گڑا رے وہ او پر زون بن عبد قیس کے کہا یہ بھی ان کے سرداروں سے ہے پھر گڑا رے او پر اپنے

[illegible]

سودین بن حمرہ اور ابو الریحہ اور عکباہ اور سکواہ اور رم نے اور رہا وہ نشان لڑنے کا تھیں یہاں تک کہ لگے اوسکو میں نے جب کہ لوٹے مسلمان اور مروی خود خدا سے کہ جب نہیں با مدین جسے اسی کو تو بیٹھ گئے آنحضرت بیٹھ نشان صعب بن میرے کچھ جب کہ لگے گئے نشان یہاں کے لڑنے کا تھا کہ کچھ شریکین پہلے بار اور لوٹا مسلمانوں نے لشکر اور کچھ دو بار دہلے گئے نشان مسلمانوں پر اور لڑے پیچھے سے پس روپوشا با لوگوں کو اور بیکار آنحضرت نے اپنے نشان پر اور نوں کو پس لیا نشان صعب بن میرے یہاں تک کہ شہید ہوئے اور لیا نشان خیرج کا صعب بن عبادہ نے اور کھڑے تھے آنحضرت بیٹھ اوسکے اور گھیرے ہوئے تھے آپ کو صحابہ اور با نشان ہماجر بن کا ابو الریحہ عدی کو بچھلے اور دیکھا سینے طرف نشان اوس کے کھنکھایا پس اسید بن ضحیکہ اور ثعلبہ بن جحہ اور رابیعہ لوگ دریا کی لگے تھے دریا بن غون کے اور کچھ اسے مشرک ماحدینے شہر کے کہ یا اللہ یٰ آل ہبل پس دریا کی لگا اوسخون نے والدہ ساتھ قتل ظاہر کے اور پونچھ آنحضرت سے اوس مال کو کہ نہیں پونچھے تھے قسیر او کی کہ بھیجا اوسکو ساتھ حق بن نمین دیکھا سینے آنحضرت کو کہتے ہوں ایک بالشت سا سننے سے دشمنوں کے اور حکم کرتے تھے اصحاب کو گویا جا بے کہ کبھی اوسکی متفرق ہو جاتے تھے آپ سے اور دیکھا تھا میں آپ کو کہ کھڑے ہوئے تھے کہ تیرا رتے تھے اور بڑا تھریاں تک کہ آؤ لی مسلمانوں نے اور ثابت رہا آنحضرت میدان میں جس طرح کہ تھے بیچ ایک جماعت کے کہ سب کچھ اساتھ آپ کے چودہ آدمیوں نے سات ہماجر اور سات انصاریہ کے کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عبداللہ بن عمرو اور حضرت علی بن ابی طالب اور سعد بن ابی وقاص اور عکبہ بن عبد اللہ ابو عبیدہ بن جراح اور بشر بن عوام بن اور انصاریہ جناب بن منذر اور ابو جحانہ اور عاتق بن ثابت اور عمار بن حمزہ اور سہیل بن یثیف اور اشید بن ضعیف اور سعد بن ولید بن اور کما گیا پو کہ ثابت قدم ہے وہاں صعب بن عبادہ اور محمد بن طلحہ بیان کرتے ہیں اوسکو جبکہ سید بن ضعیف اور سعد بن حافض کے اور بیت کی حضرت سے لوہن ان اتھار آدمیوں نے فوت پر کہ میں ہماجر اور بیچ انصاریہ کے حضرت علی اور زبیر اور طلحہ اور ابو جحانہ اور عمار بن حمزہ اور جناب بن منذر اور عاتق بن ثابت اور سہیل بن یثیف ہیں میں مارا گیا کوئی اور نہیں کا اور آنحضرت بیکار تھے اوسکو پیچھے سے یہاں تک کہ لوٹا ہو لوٹا اوسین سے قریب سے ہمارے آپ کے اور مروی ہے کہ بن عمر بن قتادہ سے کہ انا اوسخون نے ثابت ہے اوسن پاس آنحضرت کے پیش آدمی کہ کہتے تھے وہ سب ہم قرآن ہیں آپ اور وہاں عاتق بن یحییٰ آپ کی جان سے اور سلام ہو آپ پر نہ سخت کرنے والا اور کما ہر آدمیوں نے جب کہ ہم پوئی آنحضرت پر لڑائی اور گئے لوگ آپ پر تو ہٹا یا اوسکو صعب بن عکبر اور ابو جحانہ سے یہاں تک کہ بہت زخمی ہوئے پھر فریاد لگے آنحضرت کہ کون چھپا ہوا جان اپنی پس نکلی ایک جماعت انصاریہ کا پچ آدمی کہ وہ نہیں ہیں ہمارے بن زیاد بن سکن اور ریحہ سے یہاں تک کہ ثابت قدم ہے اور لوئی ایک جماعت مسلمانوں کی پھر ریحہ سے یہاں تک کہ پست کر دیا وہناج کو اور فرمایا آنحضرت نے ہمارے بن زیاد سے کہ قریب ہو مجھے آئیں سے پاس بھڑیک لگا دی اوسکو آنحضرت نے اپنے قدم مبارک کی اور تھے اوسین چودہ ہجیم یہاں تک کہ کوفتا بافی اوسخون نے اور شروع کیا آنحضرت نے اوسن بیکار نا لوگوں کا اور را گھنچہ کرنا اوسکا اور لڑائی پر او گئی شمعوں نے نہ شکر کوئے بیکار کر دیا تھا چند مسلمانوں کو ساتھ تیروں کے کہ اوسین سے جہان بن عرفہ اور ابو اسامہ شیبی تیرا نماز ہیں سو فرمایا آنحضرت نے سعد بن ابی وقاص سے کہ تیرا تو فرما دوں تمھیں ان باپ میرے اور مارا ایک تیرہ جان بن عرفہ نے کہ لگا وہ داس بن ام ایمن کے کہ آئیں تمھیں ما اوسن فی سطلی بیان فرمیں کہ پس کل دیکھا اور کھلا بیان اوسکا اوس سے اوسو تبسکما اوسنے پس شوا رکذریا آنحضرت پر اور با آپ نے ایک تیرہ سعد بن ابی وقاص کو کہ ماہرین اور سپر اور فرمایا اوسکو کہ رابوہ تیرا بیٹا بنی جہان کے کہ گر پڑا وہ پتہ او کھل گیا ستر اوسکا کہتے ہیں سعد دیکھا سینے آنحضرت کو کہتے اوس یہاں تک کہ کھل گئے آپ کے وہاں مبارک سامنے کے پھر فرمایا عوض نبیا سعد نے ام ایمن کا پھر عادی آپ نے سعد کو کہ قبول کرے اللہ تعالیٰ دعا فرمائی اور نشان پہ لگا وہ تیرے تیر کو اور خیر تیرا سے اوسن مالک بن حبیب نے جو بھائی بنو ابو اسامہ شیبی کا اور یہ اور جہان بن عرفہ نے جلدی علی بیچ زخمی کرنے اصحاب کرام کے اور اوسکے قتل میں تیروں سے کہ آؤ کی تھی آپ نے پھر سے اور مارے تھے تیر مسلمانوں کو اور اسی سال میں تھے یہ کہ دیکھا سعد بن ابی وقاص نے مالک بن نبیر کہ کچھ بھڑیکے کہ مارا اوسنے تیر اور کمالا تھا مارا اوسکو سعد نے کہ لگتا تیرا کمالا اوسکی نگہ میں اور

نکل گیا تھیں سر سے پس ابو جھلہ وہ ابو بکر پر گرا زمین پر راؤ قتل کیا اوسکو اللہ تعالیٰ نے اور تیرے اوسن آنحضرت نے اپنی کمان سے اس قدر کھینچا کہ پھر لیا اوسکو قدامہ بن نعمان نے اور ہر دو پاس اوٹکا اور پھوٹی اوسدن آنحضرت قدامہ بن نعمان کی کھل پڑی اوٹکے خسار پڑتے ہیں قدامہ بن نعمان کہ تا میں باہن آنحضرت کے اور عیض کی پینٹنے کا یوں لالہ کھج میں ہر تیرے ایک عورت جو ان سینہ میں کہ مجبور کہتا ہوں میں اوسکو اور وہ جھکوا بن خنیفہ کھنکھنایا تھے میری اس آنکھ سے سویلا اوس آنکھ کو آنحضرت نے اور رکھا ہے دست مبارک سے حدیث چشم بن پھر مینا ہوئی وہ اور پھوٹی جھلجھلجہ کہ پہلے عمر بن زید اور وہیں کوئی گھڑی دن یار تین پھر کہتے تھے وہ جب کہ بوٹے ہوئے کہ یہ آنکھ میری تھی پھر دوسری سے اور تھی وہ جھنڈنا دوسری سے پھر شغول ہوئے آنحضرت الزانی پر اور اسے تیرہ ماں تک کہ تمام ہوئے تیرے آپ کے اوٹکا گیا کہ شہ کمان او قیل اس کے ٹوٹ گیا تھا جھلجھلجہ اوسکا اور رکھا آپ کے دست مبارک میں نگرہ اوسکا بقدر بابت کے سچ جانے کمان کے پھر لیا اوس کمان کو پھنکنا شہ جنس نے واسطے چلے ہاں جنس کے ہو کیا یا رسول اللہ میں نے اور آتا جھلجھلجہ کا فرمایا آنحضرت کے کھینچنے اوسکو کہ پوچھ جاوے گا کیا ہو چکا شہ نے فقیر اس وقت پاکی کی کہ کھینچا اوسکو تھوڑے سے کھینچا بیٹھنے اوسکو میں ان کہ کھنکھایا وہ اور پھوٹی بیٹھنے اوسکو دیا میں اوپر گلو شہ کمان کے پھر لیا اوسکو آنحضرت نے اور تیرے وعیض تیرا کا گرا پڑا ابو طلحہ گئے تھے آپ کے کہہ کر تھے جان اپنی واسطے آنحضرت کے اور تیرے اس قدر کہ بیگام کوئی کمان آپ کی پھر لیا اوسکو قدامہ بن نعمان نے اور ڈال دیے تھے ابو طلحہ نے اوسن سب تیرے ترکش سے آنحضرت کے آگے اور تھے یہ ابو طلحہ بڑے تیرا ڈالنا اور بڑی آوازوں کے کہ فرمایا آنحضرت نے اور آواز ابو طلحہ کی بہت بڑی لکڑی آدھوں سے اور تھکے فیک ترکش میں پیاس تیر پھر پھیلادیا اور فکروبرو آنحضرت کے پھر کھنکھ گے پھر کہہ کر رسول اللہ جان اپنی قربان ہو آپ کی جان پر ہر ہر شے پھینکتے تھے اوسن سے آپ کا ایک تیر کو اور جھانک لیتے تھے آنحضرت بیٹھتے تھے ابو طلحہ کے درمیان سے سروا کاڑھ کے جگہ کرنے آپ کے تیر کی جہاں ہاں کہ تمام ہوئے وہ تیر وہ کہتے تھے خدا کے کھلوا اللہ تعالیٰ آپ پر تیر اور خدا ہے تھے اوسکو آنحضرت کو زبان میں سے اور فوٹے کہ کھینکنا ای ابو طلحہ پراتے وہ اور فکروبرو ہاں کہ تیر وہ کہتے تھے خدا کے کھلوا اللہ تعالیٰ آپ پر تیر اور خدا ہے تھے اوسکو آنحضرت کو زبان میں سے اور سائب بن نعمان بن شمعون اور قدامہ بن عمرو اور زید بن عمارہ اور صائب بن ابی بلتعہ اور عتبہ بن غزو ان اور خراش بن محمد اور قیس بن عامر بن حدیدہ اور کنیرہ بن جابر بن عمرو اور ابونا لہ اسد کمان میں ملا اور ابو طلحہ اور عاصم بن ثابت بن ابی الاقلع اور قدامہ بن نعمان اور کا اوسدن ایک تیر اور تیرہ خنک کے کھنکھ سونا تیروں کا آنحضرت کے پھر گھڑا آپ نے اور سپہ سالار بن مبارک اپنے کا پس لیا پھر گویا وہ اور نام رکھا تھا ابو تیرم کا لوگوں نے منہ اور پھر شخصوں نے قریش سے اقرا اور عمد کیا تھا اس بات پر کہ قتل کر بن ہم آنحضرت کو اور حیان لیا تھا اوسکو شکر کو ان واسطے اس کام کے کہ وہ عبداللہ بن شہاب اور عتبہ بن ابی وقاص اور ابن عبد رابی بن رطل تھے اور مالے عتبہ نے اوسن چار تیر آنحضرت پر کھڑے تھا اس سے کہ ان تیر مبارک آپ کی براہیہ کا بیچنے کی جانب سے سیدھی طرف کا اور خنی ہوا ریشا ز مبارک آپ کا اس قدر گر گئی آپ کے خود کی جھار خسار ہاں کہ میں اور خنی ہوئے دونوں گھٹنے آپ کے گر گئے یا کاسٹھ میں کہ کھو دیا تھا ان گروہوں کو ابو عامر نے بجائے خندق واسطے مسلما نوں کے میں کہتے تھے آنحضرت او تیرہ لیا کہ یہ مطلع تھے اولٹے اور ثابت نزدیک تیرے یہ کہ جسے زخمی کیا زخما مبارک آپ کا وہاں قیہ ہو اور جسے زخمی کیا آپ کے لب مبارک کہ کھو گیا ہو اوس سے دندان مبارک براہیہ کا وہ عتبہ بن ابی وقاص پر پھر پڑھا ان کی کہتا ہوا کہ تھلا و جھکوا آنحضرت کو قسم اوسکی کہ قسم کھائی جانی ہے ساتھ اوس کے اگر کھولے میں اوسکو کو لہ قتل کرو گھامین اور کھنکھایا تھا انوار اور وار کیا آپ پر عتبہ بن ابی وقاص نے ساتھ بازو سے قوی کے اور پھر اوسدن آنحضرت پر دوزخ میں جو کہ پڑے آنحضرت اوس گشتہ میں کہ تھا آگے آپ کے کہ چھل گئے گھٹنے آپ کے اور نیکا گروہ کی کھنکھو اور قیہ کی مگر پڑی تھانہ نور سے آنحضرت علی اللہ صلی علیہ وسلم پر کھسپل پڑے آپ اوس گروہ میں پھر کھڑے ہوئے آنحضرت اور میں کیا آپ کو طلحہ نے بیٹھتے تھے اور کھڑا اور پڑے آپ کا حضرت علی رضی اللہ عنہ یہاں تک کہ کھڑے ہوئے آپ سید سے اور مروی عیض تیرا مانی سے کہ کما اوسن نے حاضر تھا میں و زائد کے اور تھا میں بنو نجران سو دیکھا بیٹھنے ابی فیہ کو کو واکریا آنحضرت تیر کو اور کھیا بیٹھنے کہ آنحضرت پھسپل پڑے اوپر اپنے دونوں گھٹنوں کے کہ گھڑے تھیں

کہ تمہارو باپ کے اس قدر کہ پوشیدہ ہو گئے جسے تو بچا کر لے گا میں لوگوں کو در حالیکہ کہ تم تھا پھر دیکھا میں نے لوگوں کو کہ جمع ہوئے وہاں اور کچھ
 طلحہ بن عبدالمطلب کو بولے ہوئے تھے تب نہ بچا دیا واسطے اچھا نہ کے یہاں تک کہ کھڑے ہوئے آنحضرت کو کہا گیا کہ جو جسے رضی کا جیسے مبارک کر کے دیکھا گیا
 اور جسے شہید کیا دانتا بچا بھارت سے اور خان کو کیا بچا نہ کچھ نہ کو وہ متبہ بنانی وقاص پر اور جسے رضی کیا نہ رسا رہا کہ کو یہاں تک کہ گھس گیا
 حلقہ کو کا وین من ہاں قیس پر اور روان بخوان آپ کے زخم پیشانی سے اس قدر کہ سرخ ہو گئی سب پیش مبارک اور سالم مولیٰ اور نہ دیکھا کہ وہ تھا وہ خون
 آپ کے منہ سے اور نہ تھے آنحضرت کے سر طرح فلاح باوہن ہ قوم کہ کیا یہ کام انھوں نے اپنے نبی سے اور آنحضرت ہلاتے تھے ان کو بظن اللہ تعالیٰ کے
 پس اوتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ لکھ لکھتے کہ **لَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُنْ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ** ○
 یعنی میرا اختیار نہیں ہاؤں کہ تو بدلیسے ہاؤں کہ وہ ماضی پر ہیں اور کہا سہ بن ابی وقاص نے سنا میں نے آنحضرت کو کہ فرماتے تھے میرا
 غضب اللہ تعالیٰ کا اوس قوم پر کہ خان کو کیا انھوں نے نہ ہوا اس کے رسول کا سخت ہوا غضب اللہ تعالیٰ کا اوس قوم پر کہ خان کو کیا انھوں نے نہ ہوا
 اس کے رسول کا سخت ہوا غضب اللہ تعالیٰ کا اوس شخص پر کہ قتل کیا اس کو رسول خدا نے کہا سہ نے پس سلی ہو گئی ہو گئی اپنے بھائی متبہ کی جانب سے سبب
 بد دعا آنحضرت کے کہ جریض تھا بن ابی وقاص کے قتل پر زائد میرے چیز سے اور تھا وہ بظن عاق کیا ہو اپنے باپ کا پھر میرے صفوں کھا کر کو اسی طلب فرما رہا
 کہ قتل کرو ان اوس بھائی کو لیکن ہر گز کیا میرے سامنے سے مانا لو مری کے پھر میری با جب کہ گھسنے کا میں ان میں تو فرمایا جسے آنحضرت نے ہی نہ ہوا
 کیا کرنا ہو تو کیا جاہتا ہو کہ ہلا کر سے جان اپنی سو گئی میں ان اور فرمایا آنحضرت نے ہی اللہ عزوجل پر کہ کسی پر نہیں سے ایک برس کہا ہی سعد کہ دیکھا
 برس کی پر ان میں سے کہ میرا ہو یا رضی کیا ہو اس سے آنحضرت کا وہ گیا عقیدہ اور بن قیس اور اختلاف پر ان میں کہ کہا بعض نے مارا گیا بچ عمر کے کے
 اور کہا بعض نے کہ مارا اس سے ایک تیرہ ان میں صعب بن عجم کو در حالیکہ کہتا تھا لے اس کو میں ان قیس بن اور شہید کیا اس سے صعب کو اور فرمایا اس کو قتل
 آنحضرت نے کہ کیا جو واسطے اس کے تیار کرے اس کو اللہ تعالیٰ پھر کیا کہ قصہ کیا اس سے دینے دو دھکا کہ میری سے سونیک مارا اس کو کبریٰ نے وہاں کیا
 پکڑے نہ تھا وہ اس کو اور مارا ڈالا اس کو اور دیکھا اس کو مردہ در میان ہماروں کے سبب ہوا کہ آنحضرت کے اور تھا وہ دشمن خدا کہ جب لوٹا تھا
 طرف اپنے لوگوں کے کہ کہتا تھا اوشے کہ میں مارا گیا ہوں آنحضرت کا اور وہ ایک شخص تھا بنی ازہر کا قبیلہ بنی فہر سے اور پھر عبدالمطلب بن عبد بنہ
 جب کہ دیکھا اس سے آنحضرت کو اس حال میں گھوڑا اور ڈاکر اور چپا ہوا تھا لو سے بن اور کہتا تھا بن ابی ہریرہ بن ہار و پھر آنحضرت کو والدہ اللہ قتل کر دیا
 میرا فلو مار دیا کچھ قریب ایک پھر آگاکا رکھا اس کو ابوجانہ نے اور کہا آگے اس شخص کے کہ سپر کی جو اس سے جان اپنی واسطے جان آنحضرت کے پھر گرا دیا
 اس کے گھوڑے کو زخمی کر کے پھر ماری اوپر ہوا کہ لے یہ دار کہ میں اس غرض ہوں پھر قتل کیا اس کو اور آنحضرت دیکھ لے سہ تھے اس طرف پھر فرمایا ابراہیم
 رضی ہو تو اور غرض سے جیسا میں رضی ہوں اس سے آدھرومی جو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا انھوں نے سنا میں حضرت ابو بکر
 رضی اللہ عنہ سے کہ کہتے تھے جب کہ ہوا انہا کا اور زخمی ہوا اسے مبارک آنحضرت کا یہاں تک کہ گھس گئے حلقہ خود کے خراسان تو وہاں میں طوفان آنحضرت کے
 اور ایک شخص اور پورب کی طرف سے نہ کہ تھا اور تھا ہوا ان کو مانا شہداء اس کے اس کو طلحہ بن عبد اسے چھو کہ پوچھتے ہوئے دو فوج اس آنحضرت کے تو نکلا وہ شخص
 حضرت ابو عبیدہ بن جراح اور سبقت لے انھوں نے مجھ پر کہا سوال کرنا ہوں میں نے اس واسطے اس کے اس کو بیکر کہ چھوڑ دو مجھ کو تاکہ میں نہ حلقہ فوج
 کر لے میں خراسان مبارک میں آپ کے کہا آنحضرت کو بیکر نہ پھر چھوڑ دیا میں نے انھوں کو اور فرمایا آنحضرت نے کہ لازم کرنا ہوا کہ اپنے پیچھے خیال متشین اپنے اپنی طلحہ بن عبد
 پس کہ آنحضرت ابو عبیدہ نے اپنے دانت سے حلقہ خود کا اور کالی ایک کڑی گھسی ہوئی اوس نور سے کہ گڑے ابو عبیدہ اور قتل کیا دانت اس کا سامنے سے پھر
 پھر اودھوری کڑی کو دوسرے دانت سے موٹو ہوئے ابو عبیدہ لوگوں میں ساتھ صفت اؤڑم کے اس کو کہا گیا کہ کہنے والا اور فوج ملحقوں کا آپ کے
 خراسان سے خبر میں ہب بن کلہہ بن اور زید کے بعض کے ابو الہ لیکن ثابت تیز و یک ہارے متبہ بنی ہب بن کلہہ بن اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بن
 کر نہ تھے کہ زخمی ہوا خراسان مبارک آنحضرت کا حد میں گھس گھس کر و کو یہاں خود کی آپ کے خراسان میں چھوڑ کر کہیں گئے میرے وہ لوگوں تو ہوا انہا آپ کے ساتھ

مانند داندہ شمشک کے اور اور مالک بن ہشام جو تھے خون آپ کے مومنہ سے پھر چل جاتے تھے وکوفو فرمایا آنحضرت نے جسک خوش آوے دیکھا اوس شخص کا کھلا جو خون ہرا اوکے خون سے قوالیتہ دیکھے و مالک بن ہشام کو مالک لوگوں نے مالک سے کیا یہاں پر تینے خون کو مالک اونھوں نے مانا یہاں پر خون آنحضرت کا اور فرمایا آنحضرت نے مانوں میرا جسکے خون سے نپونے گی اوسکو اگر روایت ہا یوسعدی سے کہ تمہا میں اون لوگوں میں جو کھانے گئے تھے موضع شیخین سے اور یہ حاضر ہوئے غلبہ میں پھر جب ہوا دوسر دن اور پونے مہر کے میں آنحضرت کے اور جب ابوہریرہ تھے لوگ آپ سے تو اکامین اور ایک نوجوان بنی جدرہ کا واسطے استیجار دریافت سلامتی آنحضرت کے تاکہ خبر میں جہاں کے لینے کا مالوں کو آپ کی سولے جہر لوگوں سے اور ایک اور وہ لڑے آئے تھے بطن فناء میں اونز کا کھچھو قصود ہوا راسخا آنحضرت کے کہ دیکھیں ہر آپ کو پھر جب کہ دیکھا جاکو آنحضرت نے تو فرمایا سجدہ میں مالک پھر غفلت سینے کا مال قرآن مجید میں آپ پران باب پیرے اور زید کا گیا میں آنحضرت کے اور چو اینتھ گھنٹا آپ کا اور تھے آپ گھوڑے پر پھر فرمایا آپ نے اجڑے سے بھگو اندھالی بیچ باب تیرے کے پھر نظر کی سینے ظرف وجہ شریف آپ کے مانگا بیچ ہر زسار آپ کے داغ حاشا درہم کے اور زرخ تھا آپ کی پیشانی میں قریب بالوں کے اور دن کو وہ محتالہ برین آپ کا اوٹکے سے ہوا گیا حسیہ حادثات آپ کا رابعیت اور تھی کچھ چیز سارہ اور زرخ خسار آپ کے اور پوچھا سینے لوگوں سے کیا چیز آپ کے وہ سہا سکن میں کہرا اونھوں نے کہ یہ یوریا جلا ہوا جو کھما سینے کے زخمی کیا زسار آپ کا تو مالک لوگوں نے ان قریب سے پھر پوچھا سینے کے زخمی کی پیشانی آپ کی مالک لوگوں نے ان شہاب سے پھر کہا سینے کے خون کو دیکھا آپ کا مالک لوگوں نے کہ عقبتہ سے پھر دوڑے گا میں آگے آپ کے ہماں تک کہ اونرے آپ اپنے دولت خانہ کے دروازے پر لکین خاوتر سے کہ زور دینا اور پھر دیکھا سینے آپ کے گھنٹوں کا گھر کا ہوا اور گرس پس کیا کیا تھا آپ نے سینے میں اور پودوں سعدون کے کہ وہ سعد بن عبادہ اور سعد بن حاذہ میں ہواں تک کہ داخل ہوئے آپ گھر میں پھر جب عذاب ہوا آفتاب اور اذان می ہواں نے واسطے نازک کے تو کھلے آپ باہر اوسی طرح کیے کہ یہ ہوئے دونوں سعدون پر پھر قریش نے لگے اپنے دولت خانے میں اور آدمی سجدہ میں جلاتے تھے آگ دہلے سینے لینے زخموں کے چوڑا زخمی ہلال نے نماز نشانی کہ جب کا غائب ہوئی غشی میں نبرہ ہوا ہے آنحضرت اور بیٹھ ہلال زید کے دروازے کے ہماں تک کہ گزری ثلث اپرت پھر کارا اونھوں نے واسطے نازک کے کہ بارسلو المصلیٰ جو ناز کو کھلا آنحضرت اور ہال کیا سو گئے تھے پھر کھاتے آپ کو کہ کھلے تھے حج عینے کے جہدت اوس وقت کیا گئے تھے دولت خانہ میں پھر زخمی سینے ساتھ آپ کے عشا پھر قریش نے لگے آپ گھر میں اور صحن باندہ می لوگوں نے زور و آب کے نماز کی گھڑت سے اور گئے حضرت تاجہ کیے کہ یہ ہماں تک کہ داخل ہوئے گھر میں پھر جوت یا میں بھی اپنے گھر کو اور زہری سینے لینے لوگوں کو آنحضرت کی سناہی کی تو محمد شکر کا اندھالی کا سینے اور سور سے ابور سے عزرا لوگ اوس اور زج کے سجدہ میں اور دروازے آنحضرت کے کی غفلت کو کھانی قریش کے پھر کچھ نزلت میں کہیں کہا ہوا راویوں نے اور کچھ حضرت فاطمہ علیہا السلام ساتھ چند عورتوں کے اور دیکھا اونھوں نے زہم وہ سہا ر آپ کا تو لپٹ گئیں گلہ میں اور پوچھنے لگیں خون آپ کے مومنہ سے سولہ فرسے تھے آنحضرت کے سخت ہوا غضب ندا کا اوس قوم پر کینوں کو کیا اونھوں نے نمونہ اوسکے سوا کہ اور لڑے تھے بانی حضرت علی موضع محراس سے اور کہا حضرت فاطمہ سے کہ یہ دہم کیا دوسری یہ لڑے بانی ہر کمر سپرں ہوا یہاں آنحضرت نے کہ پوچھو میں سے کہ کچھ آپا سے لیکن نے بی کے اور بانی بویا میں کہ نہ بننا یا آپ کو تو فرمایا یہاں بوز جو کھل کی اوس سے بواسطہ صان کرنے نہ کہ خون سے اور دھوا حاضر فلترت خون لینے آپ کا کچھ بچے کچھا آنحضرت نے نکوا حضرت علی کو لکین تو فرمایا اگر کچھ اوسے پور تو بیشک اچھا میں بن عاصم بن ثابت اور حارثہ بن عمرو سلم بن جہنم اور تلوار اور ہمان کی ہونیں جو بن کر نہ بی کے آنحضرت اوس سے بانی تو کھلے محمد بن سلمان بن جھوڑا سے کو پاس عورتوں کے اور آٹھ میں چودہ عورتیں کہ تعمیر انھیں فاطمہ بنت رسول اللہ علیہا السلام کا لڑیں میں وہ سب کھانا بانی ساتھ اپنے اور بانی قتی حنین بنیوں کو اور مساکین کو بی تھرا اذکا کہ کاعس بن مالک نے کہ دیکھا سینے مسکین عثمان اور عایسہ کو کھنڈر شکیں اوکی شیعون بدن اعد کے اور تھی کچھ تین جسک ہلالی ہاں سواں کو اور باندہ تھی زخموں کو اور تھی اوس میں بانی بانی زخموں کو کچھ جبکہ نہ بیا حاصیہ سلمہ نے پاس اوٹکے بانی اور صال کہ آنحضرت اوس مدد کمال بیات تھے تو کہے محمد بن عبد کلز کو شاک کیا اور ملا کہ بیا بانی اس صاحب کا میر سے اور دیکھا سہا شور ہوا تھوہ و التعمین کے کھلائے بانی تیر اور بانی آنحضرت نے

اور دعویٰ محمد بن سکوت جلالی کی اور نہ بندہ ہوتا تھا خون آپ کا اور فرط غم تھے آنحضرتؐ کہ نہ بونہیکے وہ لوگ تھے مثل جبارے یہاں تک کہ جو زمین گئے وہ درکن کہ کچھ
 دیکھا حضرتؐ غافلانہ کہ نہیں بندہ ہوتا خون اور وہ دعویٰ تھیں خون اور حضرتؐ علیؑ ڈالنے تھے او سپر پانی پرستے تولیا اونھوں نے ایک ہونڈیوں کا اور
 جلاوا اوسکو یہاں تک کہ ہوا گیارہ اور کچھ چھ جلاوا اوسکو نظر پر تو بندہ ہو گیا خون اور گام گیا ہوا خون نے غافل کیا اوسکا حکم اسکا حکم کفر سے بھیننے کے
 اور بعد اوسکے آنحضرتؐ معلق کرتے تھے اوس منومہ کے زخم کا برانی پٹی سے یہاں تک کہ جاندار اترتا اوسکا اور سے آنحضرتؐ کہ بات تھے آنحضرتؐ ابن ربیعہ
 کا نہرے پر ایک ہاتھ کا پچھرا لڑھکے سے اور علاج کرتے تھے اثر زخم زخاں کا برانی استخوان سے اور مروی جو سید بن سید سے کہما اونھوں نے جبکہ
 ہوا دن امدا کا تو آیا ابی بن خلف گھوڑا اور انا اپنا یہاں تک کہ قرب ہوا آنحضرتؐ سے اور بڑھے اوسکی طرف بعض اصحاب کثیرین اوسکو فرمایا آنحضرتؐ
 کہ الگ چھاوا اوس کچھ کھڑے ہوئے آنحضرتؐ رو رو اوسکے چہرہ کیا لینے ہاتھ میں اوراری اوسکو وہاں بھینک کر کہ گئی وہ اوسکی گردن پر گھوڑا لڑائی اور سے
 گھوڑے کے اوڑھ لگائی اسلے اوسکی پھوڑا لٹالے گئے اوسکو لوگ وہاں تک کہ وقت جاتے لشکر کفار کے لباق کے مرہ اور امین اور نازل وئی اوسکی چین
 یا آیت کریمہ مَا دَمِيتْ اَدْرَمِيتْ وَلَکِنَّ اللّٰهَ دَعٰی اور مروی جو کعب بن مالک سے کہ روایت کی انھوں نے اپنے باب مالک سے کہا انھوں نے
 کہ تھا ابی بن خلف کہ آیا تھا اسطے پہنے اپنے بیٹے کے جو ایک لکھ تھا بد میں کہا اوسنے ایسی مصلیٰ امید علیہ علیہ طرز یک میرے ایک گھوڑا ہوا کہ مذکور گامین اوسکو
 جب تک نہ ماروں گا آپ کو اوس پر فرمایا آنحضرتؐ نے بلکہ میں قیل کر دیکھا کھوڑا علیہ کہ گوا تو سپر انشا اللہ تعالیٰ اور کہا بعض سے کہ یہ قول ابی بن خلف نے کہا تھا
 کے میں لیکن انا آنحضرتؐ نے یہ قول اوسکا سینے میں پس فرمایا آنحضرتؐ نے میں قیل کر دیکھا اوسکو اوس گھوڑے پر انشا اللہ تعالیٰ اور ہوتے تھے آنحضرتؐ
 لڑائی میں اس طرح کہ نہ دیکھتے تھے پھر کچھ اپنے اور فرط غم تھے اپنے اصحاب سے کہ خوف ہو چکا تھا ابی بن خلف کا کچھ سے سوچتے کچھ تو اوسکو
 لٹے ہوئے تو مطلع کرنا کچھ ناگاہ آیا ابی وڈوڑا ہوا گھوڑا اپنا اور پڑی نظر اوسکی آنحضرتؐ پر اور پھر کچھ ابلانہ آواز سے کہ ایسی جہان میں اگر گج گئے نہیں
 کی لوگوں نے کہ یہ رسول اللہ کیا کرینگے جب کہ کہ آیا اسنے آپ کو کہ قرب آپو نہ جایا اگر چاہیں آپ تو کم زمین بعض کو ہم میں سے لیکن ناجائز دی
 آنحضرتؐ نے کسی کو اور ابی بن قلی آنحضرتؐ نے سان عات بن سعد سے اور بڑھے آپ جماعت اصحاب سے کہ الگ ہو گئے ہم سب سامنے سے
 اور نہ ہوتا تھا کوئی مشابہ آنحضرتؐ کے وقت سہی کر کے حد میں اور وار کیا آپ نے اوس چہرے کا اوسکی گردن پر دیکھا تھا کہ وہ گھوڑے پر پھر چڑھ
 کرے لگا وہ مانند بیل کے کہتے تھے اوس سے چہرہ ای اوسکی تسلی کو کہ ایسا عوام زمین کچھ خود تھیں اور اگر بوتہ اسقدر زخم ہمارے کیسے آنحضرتؐ
 تو ضرور ہوتا کچھ کہا ابی بن قسطنطین و غزنی کی کہ اگر ہوتا یہ درد کہ کچھ کوئی تمام اہل ذی الحجاز کو توبہ کش کہ جاتے سب کیا نہیں کہا تھا انھوں نے
 کہ میں قیل کر دیکھا ابی کو پس اور لٹالے گئے اوسکو لوگ اور اوسکے مثل میں نہ سوچے ہوا کوئی آنحضرتؐ کا اور جاتے آنحضرتؐ جماعت اصحاب سے کچھ کہا
 اس کے اور کہا گیا جو کہ آیا تھا وہ چہرہ آنحضرتؐ نے زمین پر عوام سے اور مروی جو حضرت ابن عمر سے کہمرا ابی بن ابی بلین ابی عیینہ اور میں و میان اوس حال کے تھا
 میں بلین ابی بن بعد اس کے کہ گذر گئی تھی اشرار سے ناگاہ ایک لکھ پیش ہوئی میرے پیش میں امین اوس سے اور کلا اوس میں سے کہ شمشیر پکڑا ہوا انھوں نے
 میں کہ سرخ ہو رہے تھیں وہ اور پکارا تھا وہ پیاس پاس پھر پکارا کہ ظاہر ہوا وہ سر آنحضرتؐ کے کہا اوسنے مست پانی اوسکو کہ یہاں ہوا جو آنحضرتؐ کی پانی پانی
 کہا سینے کے غزنی ہوا واسطے اس کے اور نزدیک بعض کے مراد ہو موضع سونین آؤنقل جو کہ جب آیا آپ نے حضرت زبیر سے تو تھا کیا ابی نے آنحضرتؐ پر
 واسطے قتل کہ کچھ لکھنے کے صعب بن علیہ اور حال ہو گئے وہ میان اوس کے اور آنحضرتؐ کے پھر بار صعب نے اہل کے موند پر کہ دیکھا آنحضرتؐ نے ایک رخ
 اوسکی گردن پر اور پھر بھانڈا ہتھ لکھ دی کے اور ماری سان اوس گھبرا کہ زخمی ہوا وہ اور شور کرنا لگا ابی بن ابی بلین اور امین و میان اوس عبد بن قیس
 خضر وحی اور اپنے گھوڑے اہل کے مراد وہ قتل آنحضرتؐ کے اور پھر پکارا تھا صعب بان اوسکا سامان جنگ میں اور آنحضرتؐ جاتے تھے طرف کٹائی ہوا کے
 پس پکارا وہ کہ نہ سوچے گامین اگر تیرے توج کے دن اور آئے اصحاب آنحضرتؐ سے اور کچھ کھائی نہ اس کے گھوڑے سے جی ایک بڑے کہ کہ کھوڑا تھا اس کے اچھا
 نے پس کر گھوڑا اوسکا اور پر بندہ کے اور لکھ ہو گیا اوس سے سو اور اسکا پھر پکڑ لیا اوس گھوڑے کو آجاب کر امین اور کاتہا میں کو نہیں اوسکی اور

اوسپرحارث بن سہمیر وار کے گھروں تلواروں سے اور باری تلوار حارث نے اوسکے پاؤں پر کہ گھٹی تھی وہ گہر نہ سے پس گر پڑا وہ اور اسدین
حارث کو زہ اور خود اور خود اور زین سے لگایا کہ اوس کی گواہی اوسدین ملو سب کسی قتل کو اسوالان حارث کے اور آنحضرت دیکھتے تھے اسی اسی کو
پوچھا آپ نے کسی سے کہ کوئی یہ کیا فرما ہوا ہے پھر ان بن عبدالمہ بن نیر و فرمایا آپ نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَیْہَا اَحَبُّ اَہْلَہٗ اور عبدالمہ بن جش نے
فید کیا تھا اوسکو وطن بخاندین پھلے تھے اسکو نزدیکی آنحضرت کے اور دیا فید اور گیک طرف قریش کے یہاں تک کہ لڑا اگر غزوہ احد میں اور مار گیا وہاں
اور کھجما سے جاتے اوسکو عیدین عاجز عامی نے اور آباد و تہوہا اندیشہ کے اور ماری ایک تلوار حارث بن جہمہ کے کندھے پر کندہ کیا اوسکو اور گرو
آنحضرت حارث زخمی ہو کر پھر اوسکے لئے لگو لگو لگے پھر آئے ابو جہاد بن عبد بن جہم کے اور جو میں کلین دونوں نے آپس میں کچھ دین سے اور ہر ایک کھجما
پہنٹ دوسرے کی سپر پھر حکایا اوس ابو جہاد نے اور لپٹ گئے اوسکو پھر نے مارا اوسکو زمین پر اور فرج کی تلوار سے مانند بکری کے پھر لٹ آئے ابو جہاد کا
آنحضرت کے اور لگایا کہ اوس کو دل میں غم تھا تھے تیرہ لگو آنحضرت کی طرف سے تو کھجما آنحضرت نے لگو کو تیرہ دن مسل کو پیش پسلی اور کھجما آنحضرت
نے ابو جہاد اور کور حاکم لگو لگے تھے ہر طرف فرمایا آنحضرت نے کہ اچھا سواری عید اور مری حارث بن عبدالمہ بن جہم بن مالک سے کہ کہا اوسخون نے
بیلوں کیا مجھ سے اوس شخص نے کہ کھجما اوسنے طرف اپنی اسو بن حارث بن علقمہ کے کہ مقابل تھا وہ ایک شخص سے بنی خوف نے پس جو میں کرتے تھے وہ دونوں
آپس میں اور ضالی دیتا تھا ہر ایک میں لگے کا وار دوسرے کو سو دیکھا ان دونوں کو لپٹے ہوئے مانند و شیروں کے کہ توقع کرتے تھے کھجما اور ہر ہاتھ میں بھی
پھر لگے یہ دونوں اور لپٹ گئے آپس میں اور گرو دونوں زمین پر پھر اور پھر لگے ابو اسیر اور فرج ایک لینے دشمن کو تلوار سے مانند بکری کے پھر اچھو
اوس سے پھر اس حال میں آئے وہاں خالد بن لیہ اور پھر گھوڑے اور ہم پھر بکلیاں سپید پشانی والے کے اور تھا پاس اوسکے نیزہ و زائیں حکایا ابو اسیر
پشت کی جانب سے اور کھجما سینے نوک پر چھ کی کہ کھجما آئی سینے سے اور گر پڑے ابو اسیر مردہ ہو کر اور لٹے خالد بن لیہ کہتے ہوئے کہ میں نے اپنا بیان
اکہمراویوں نے اور اوسے اور اسدین ملحق بن عبدالمہ آنحضرت کی جانب سے اسی سخت اور کہتے تھے وہ کہ جب پھر کھجما سینے آنحضرت کو وقت چلنے سے حکاک
اور حکمرانے ششکون کے گھیر لیا آپ کو بیچ میں ہر طرف سے تو نہ اطلاع رہی حکاک لڑا اور یوں بن لگے آپ کے ہاتھ آپ کا ہنہاں بائیں اور ہٹا تھا میں تلوار
لوگوں کو کبھی آگے سے اور کبھی پیچھے سے یہاں تک کہ الگ ہوئے لوگ پھر فریٹے لگے آنحضرت اوسدین ملگو کو دیکھنا کہ خوب ہوا تو یہ لڑو لڑو کیا حضرت
بنی نبی وقاص نے حضرت ملگو کا مہرحت کرے اور اپنا دعا لیا تھے وہ دیکھ کر پشے خدا میں آنحضرت کی جانب سے دن احد کے کہ اوسکو لگے کہ کھجما
جی حال ابیہو اوسحق کہا اوسخون نے کہ لازم ہے ملگو آنحضرت سے اور ہم سبترق ہوئے پھر دوڑے اور ہر طرف آنحضرت کے دیکھتے تھے ہر طرف کو
گرو پھرتے ہوئے آنحضرت کے کہ سپر کی تھی جان اپنی واسطے آنحضرت کے اور پھر کھجما ملگو سے کہ اچھو کھجما ہوا تھا میری اوگلی میں کہا اوسخون نے تیرا
مالک بن ہبیر شمی سے بارادہ آنحضرت کے اور رضا ہوا تھا تیرا اوسکو تو سنا سینے کا تھا پنا آنحضرت کے کہ ہونہ کے اور لگا وہ تیر میری نصرت میں
کہ کھجما اوسدین اور شل گولی اوگلی میری اور کہا اوسخون نے وقت مارنے تیر کے اوسکو لفظ حکاک پ فرمایا آنحضرت نے اگر کتاب اسم اللہ تو داخل
ہو جائیتم میں درعا لیکر دیکھتے ہوئے لوگ جو شخص خواہش کرے کہ دیکھے اوسکو کہ جلتا پھرتا ہی دنیا میں اور ہر وہاں اہل سنت سے تو چاہیے کہ دیکھو ملگو
بن عبدالمہ کہ وہاں وہ میں سے ہو کر پور کیا پھر اوسخون نے کھام اپنا اور مری وہ ملگو سے کہ جب بیٹے مسلمان اوس دوسری میں اور پھر لوئے تو پھر ہایک
شخص بنی عامر بن ہوی بن مالک بن شمر کا کہ کھجما لے آتا تھا ہر اپنے اور پھر گرو سے کہ پنا پشانی کی کھجما ہوا ہوسے میں اور کھجما تھا کہ میں ہوں
ابو ذات النوع بتلا دیکھے آنحضرت کو کہ کاؤں کو کچھ اویک گھوڑے کی پس رہا میں اور حکایا سینے اوسپر ہر بھی سے والدہ خلی گئی اور میرا اوسکے
حد و چشم سے اور شوکیا اوسنے مانند بیل کے پس کھجما سینے قدم اپنا اوسکے خسار یہاں تک کہ ملایا سینے اوسکو موت سے اور تھے ملگو کہ زخم لگا
اوگلی اسخون سر پایا کہ کہ کہ تھہرے کہ ماری تھیں اور سنے اونپر وہ جو میں ایک لنگے سر بردار لیکہ ہونہ کا ملگو اوسکے تھا اور دوسری فوت
کئے لنگے کے اوس سے پھر کھجما لگا لنگے خون سے خون روایت کرتے بن حضرت ابو جہاد فرمے کہ اے مائیں یاس آنحضرت کے دن احد میں فرمایا آپ

مسلمان نے ایک تلوار اوس کا فکے کا منہ پر کھل گئی کوئی تک اور گر پڑا وہ دو ٹوٹے ہو کر اولک ہوا اوس سے یہ مسلمان اور کہا کہ جس طرح چھوٹا
 کوکب پرانہ چاند ہوں اور کہا انھوں نے کہ رشید فاری ہوں اپنی معاویہ کے چل ایک شکر کہ خدا و قوم نے اپنی چھاپا ہوا لوہے میں اور فرما کر تھا ایک بکریا
 ابن عیسیٰ جو مقابل ہوئے اوس کے سعدی صاحب کے کو کیا اوس کا فکے کا منہ دو ٹوٹے ایک انزل تو اس میں بھرتا بل ہوئے اوس کے رشید و ایک وار کیا اوس نے
 کا منہ پر گر کر اوہ دو بار ہو کر کسے قہار ہو کر کسے غم کے لیے یہ واریر کر میں غلام فاری ہوں اور حضرت تھے اوس کا وہ رستے تھے یہ کام اور کچا فرمایا
 آپ نے کیوں نہ کہا تو نے کہے یہ واریر اور میں غلام انصاری ہوں پھر آیا ابھی بھائی اوس کا دو ٹوٹا ہوا مانند کتے کے کر کہا تھا میں ہوں ابن عیسیٰ اور وار
 رشید نے ایک اکتھا و س کے خوب کر چھ گیا سر اوس کا اور کہا رشید نے لے یہ واریر کر میں غلام انصاری ہوں پس تب فرمایا حضرت نے اور فرمایا اچھا کہا نے
 ای ابو عبد اللہ اور کینت کی اوکی بن اوس بن حضرت نے اوجال یہ کہ تھا کوئی لڑکا اوس کے اور کہا ای ابو عبد اللہ کینت نے کہ آیا میں بن احد کے در حالیکہ غرق ہوئے
 تھے مسلمان اور تھا میں ہزار و شش سو کن کے اور آیا تھا میں ساتھ اپنے دس بھائیوں کے وارے گئے اوس میں سے چار اور تھی ہوا موافق مسلمانوں کے
 اول مقابلہ میں پھر کچا سینے اپنے لشکر کو کہ بھگے اور گرے اصحاب حضرت کے کوٹ پر جان تک کہ چلا گیا میں زیادہ موضع تھا کہ پھر ہوئے مسوار
 ہمارے کہا سینے والے زمین کو لے یہ سو کر کہ سب دیکھتے کسی امر کے پھر ہوئے ہم اپنے قد و بن پر دوڑے ہوئے یہاں تک کہ باہینے لوگوں کو لڑتے ہوئے
 آپس میں بے صفت باز رہے کہ زمین جانتا تھا کوئی کہ کوئی تار ہو تو تھا کوئی نشان مسلمانوں کا فاکم اور تھا نشان ہمارا تھا ایک شخص کے بنی عبداللہ
 اور سنا میں شاعر صاحب محمد علی علیہ وسلم کلمات امت کہا سینے اپنے دل میں کیا عزت اور میں نے کھتا تھا حضرت کو کہ گھیرے ہوئے تھے اور کہا پھر
 اوس کے اور تر ہمارے محل جانے تھے دہنے پائیں سے اور گرتے تھے آگے اڑنے اور کل مانتے پیچھے کو اور بارے سینے اوس بن عباس تر اور رضی کیا اوس
 بعض صحابہ کو پھر ہر بات کی مجاہدہ اللہ تعالیٰ نے طرف اسلام کے اور تھا عرب بن ثابت بن قوش ہوا اور تھا میں بن اور گونگہ کر تھی اوس قوم اوس کی بیج
 اسلام کے کو توتا وہ اگر جانتا میں تمھاری بات کو حق تو نہ تائید کرتا اس سے یہاں تک جب کہ ہوا دن احد کا تو اس ہر ہونی اور پھر نبی اسلام کے اور حضرت تھے احد
 میں بن اسلام آباد اور لے تھیا رہنے اور کلام سے یہاں تک کہ آٹھ لوگوں میں اور لڑا کہا سے خوب ثابت قدم ہو کر پھر یا گیا انھیں بن بن کرے کو
 قریب مگر پھر اس گئے اوس کے لوگ در حالیکہ آخر تو تھی اوس میں اور پھر اوس سے کون چلے گا میان اس عمر و کہا اوس نے اسلام کہ ایمان لایا میں اللہ
 اوس کے رسول پر پھر لے سینے تلوار آیا لڑائی میں اور روزی کی مجاہدہ اللہ تعالیٰ نے شہادت پھر وفات ہوئی اوکی گئے اوس کو گون فرمایا حضرت نے کہ یہ جنت
 سے جو رومی ہی یوشین علی بن احمد سے کہما اوسوں نے سنا میں حضرت ابو ہریرہ سے کہ فرماتے تھے اور لوگ رواہ تھے کہ بناؤ مجھ کو شخص کو داخل ہوا
 جنت میں اور میں پھر کیا واسطے اللہ تعالیٰ کے کبھی پھر خواہش ہو گئے سب آدمی پھر کہا حضرت ابو ہریرہ سے وہ بھائی بنی عبداللہ کا پھر عرب بن ثابت بن قوش اور
 مروی ہے کہ تھا قرنی ہودی ابراہیم سے تو کہا اوس نے دن ہفتے کے در حالیکہ تھے حضرت احد میں ایو مشر ہو و الدہم ہاتے پھر محمد بن عبد اللہ بن مسک بنی بن
 اور بنک مدوا کی تیر لازم ہو کر کہا سب نے کہ آج دن پرستے کا کہا اوس نے نہیں کچھ سبت پھر لے تھیا رہنے اور حاضر ہوا پس حضرت کے اور مارا گیا انا بن فرمایا
 حضرت نے کہ میں بنی ہر دوہو کا تھا قرنی جب کہ انا تھا طرف اوس کے تو کہا اگر مارا ہوں میں مارا میں بنی قوال میں سب واسطے حضرت کے اور تھا مال بن
 منافق اور بن اوس کا یہ بن صاحب چہ سلمان عاشر ہوا احد میں ساتھ حضرت کے پھر بڑا رضی ہو کر اور اوٹھا گئے اوس کو لوگ اور کلک اوس کے گھر کہا اوس کے
 باپ نے در حالیکہ دیکھا کہ لوگوں کو روئے ہوئے اور سیرا و دیکھا تم سب نے یہ کام پوچھا اوسوں نے کس طرح کہا اوس کے باپ نے فرمود کیا تم نے اوس کا ہوا کی جان کی
 طرف سے یہاں تک کہ نکلا یہ لڑائی کو اور لڑا گیا پھر تھے ہوئی ایک بات اور کہ وہ کہنے ہو تم اس جنت کا کہا ہو گا یہ اوس میں بدیع مصلاب کوئی کا کہا اوس سے
 لوگوں نے ہلا کرے نکلا تھا لی کہا اوس سے اس طرح یہ لڑا کر کیا اسلام کا اور کہا گیا کہ تھا قرنی احد و اہل بنی مغیرہ بن اوس میں بنا جانا تھا کہ میں سے ہر
 اور تھا اوس لوگوں کا ایک صاحب محبوب اور یہ قرآن مرد آرتھا نہ تھی سکا اولاد اور نبوی اور تھا جواد و شمسو اس بات میں بیج اڑائیوں کے کہ جو اربعہ میں بن
 سوا یہ احد میں اور لڑا خوب و مار سے چھرا سبت آدمی اور خود رضی ہوا بہت پھر یہاں لڑا گیا لڑا حضرت کے کہ بہت رضی ہوا قرآن اور قریب ہوشعار کے

ساتھ نوار کے اوپر بارے لگی ہیں کمان سے بہانہ تک حاصل ہوئے محاکمہ نہ کہتی ہیں ام سعد کہ دیکھا سینے لوگے کا منہ پر ایک غم گرا ہوا ہے کہہ مینے
ایام عمار کہنے با تیرے دیکھا اونھوں نے کیا میری طرف بن تمہید رحالیکہ لوگوں کے تھے آنحضرت کے پاس سے پکارا ہوا کہ تیار ہو چکا آنحضرت کو میری
پائی سینے لگے گئے تھے آج کے دن اور مقابل ہوئے اوسکے معب بن غیر سچ چند آدمیوں کے اور تھی مین اونھیں سپس مارا مہر پور تم اور سینے با جو پکا
مارے اوسکے لگی نظر تک نہیں اونھیں شش خلیار و وزین پھر پوچھا ان ام سعد نے اون نہیں سے کہ کیا ہوا تھا ہے کا تعین کہ سبب سے تھی یہی ان
یاماس کے جب کہ شروع کیا اعاب نے بھانگا ساتھ آدمیوں کے تو پکارے انصار کو پھراو کھو پھو دیکھے گئے انصار اور تھی مین اونھیں مینان تک کہ پوچھے
ہم قریب مدیقتہ کے اور اڑتے رہے ہم وہاں ایک ساعت تک مارے گئے ابو دجا نورد و راز و باغ کے پھر داخل ہوئی مین اوس بلغم بلغم قصد کرنے
وئے تھے دشمن نہ کہ سیدکذاب کے سویش کیا میرے ایک شخص اونھیں کا اور کیا اوسنے میرے ماتھ پر کہ کا ڈالا اسکا اور وادعہ تھا مجھ کو منع کرنے والا
وہ بلغم دفعول سے اور نہ چڑی مین اوپر گرکہہ مطلع ہوئی مین اوس نبیث پر در حالیکہ مقتول تھا اور مینا عبد المین نہ یامانی ہو چکا تھا تلوار راجی اوسکے
کپڑوں سے پھر پوچھا سینے کیا ارا تو نے اسکو کہا اوسنے ان پس سجدہ شکر کیا مینے اندلقلانی کا اور ضمہ بن معید صحت کرتے ہیں اپنی دادی سے
کہ مہاضہ فی قصین ام احمد مین بائی پائے کو کہتی ہیں وہ کہ مینے آنحضرت علیہ السلام سے کہ فرماتے تھے کہ قاتل سیدیت کعب کا آج کے دن بہتر
خلاف نے غلے کے تمام سے اور کچھا تھا اوسدن آنحضرت نے اوسکو اپنے تخت لڑائی اور دہلیٹے ہوئے تھیں کہ پراپنا واسطہ بدان پوسائیں مینان تک تھی
ہوئیں مہاضہ تیرہ زخموں کے پھر مہاضہ بنی وفات اونکی تو تھا مین شریک انکھ خسل مین ہو گئے سینے ایک ایک غم انکھ اور اے مینے تیرہ زخم اور دوی زخموں کی
دادی سے کہ تھی تھیں کہ دیکھتی تھی مین بن فیکہ و رحالیکہ ارا تھا اوسنے زخم اوپر کا نہ مینے سید کے اور تھا وہ زخم بڑا اونکے سبب خون مین علاج کیا انھوں
اوسکا ایک سال تک پھر پکارا سندی آنحضرت کا طرف مرار اسکا کہ تو با نڈھا اونھوں نے اپنے اوس زخم کو کپڑوں سے لیکن بن کپڑوں سبب کثرت زخوف دم
اور تھوڑے ہیے تمام اوسات سینے ہوئے انکھ زخموں کہ مینان تک کہ سبج کی سینے پھر جب کہ لوگے آنحضرت موضع حمراس سے تو پوچھے تھے اپنے گھر کہ
بھیمعہ عبدالسین کہ مینان کی کو واسطہ پوچھنے سید کے پھلوٹ لئے وہاں مطلع کیا آنحضرت کو اونکی سامتی سے تو خوشی ہوئے آنحضرت علیہ السلام
اس خبر سے اور دوی ہوام عمار سے کہ مینا اونھوں نے تحقیق دیکھا سینے و حالیکہ لاک ہو گئے لوگے آنحضرت سے اور نے وہاں مگر چند آدمی ہتھے ہوئے
اور وہ فون میرے سینے اور نوازند میرے آگے آنحضرت کے تھے ہٹانے تھے لوگوں کو آپ کے آگے سے اور لوگ گذرتے تھے میرے جگہ کے ہوئے
اور دیکھا کچھ آنحضرت نے در حالیکہ تھی سپر پاس میرے تو دیکھا آپ نے ایک شخص کو پیچھے پھرتے ہوئے ساتھ سپر کے فرمایا آپ نے ای صاحب سپر
ڈالے سپر اپنی طرف اپنے والوں کے سو ڈالے ای افسنے سپر اپنی اور اوٹھالی سینے وہ سپر اور اٹکا کر لگی مین اوس سے آنحضرت کی اور سپر اپنی پڑھ لیا
سوار فون سے اور اگر کوئے وہ زیادہ مثل ہمارے تو غالب آئے ہم اوپر نشانہ اندلقلانی پھلے آگے ایک شخص کھوڑے پر اور اور کیا اوسنے تجھے اور وکا
مینے دار و کا سپر لیکن پھلے کار گروئی تلوار اوسکی سپر پیچھے ہٹا وہ اور ماری مینے تلوار اوپر لائوں اوسکے گھوڑے کے کہ گر پڑا وہ کی نہیں
فرماتے گئے آنحضرت پکارا رای ابن عمار غمہ زرارہ پوچھی مان سے سوہد کی میری سپر مینے اوسکے بہانہ کہ ڈالا مینے اوسکو دیران شوہب کے
اور دوی عوج عبدالسین میرے کہ مینا اونھوں نے زخمی ہوا مین اوسدن اس طرح کہ مارا ایک شخص نے میرے اوسٹے بازو پر اور تھا وہ مانند نخل زند کے اور
پھر نہ مل جوا پھر اوپر لگا مجھے اور بہت بہنے کا غون میرا فرمایا آنحضرت نے کہ پٹی ہانڈے اپنے زخم کو سو ڈالے میری طرف میرے ساتھ ہی تھیں کہ
کہنے ہوئے تھی اوکو کچھ کہہ لینے کہ اوپر پلے طیار کہ رکھا تھا اوکو واسطہ ہانڈے کے زخم کو پس ہانڈے اوسنے زخم میرے اور آنحضرت کھڑے
پچھتے تھے پھر مجھے میری مان کہ مینا کھڑا ہوا میری سپر سے اور لوگوں سے تو فرماتے گئے آنحضرت کو ان طاقت رکھتا ہوا اسقدر کہ طاقت رکھتی ہو تو
ایام عمار اور وہ روایت کرتی ہیں کہ پھر آیا ہوا شخص جس نے زخمی کیا تھا میرے سینے کو فرمایا آنحضرت نے کہ یہی زخمی کرنے والا تیرے سینے کا اور علی مین
طرف اوسکے اور تلوار ماری مینے اوسکی پینڈلی پر گر کر پڑا وہ اور دیکھا مینے آنحضرت کو کہ تبسم فرمایا اسقدر کہ نما پر ہوئے دندان مبارک آپ کے سامنے کے

اور اگر پسرے اومنیان زمین پر اور طاعت و شرف کیا کہ اگر وہ قریش یہ بین ہوں اوسنیان بہن حرب اور ارادہ کیا خطہ نے ان کے فیض کرنے کا توار سے نہیں مانجنا
اوسکا نہ لوگوں نے لیکن نہ انصاف کیا اوسکی طرف سبب بھگنے کے ہواں تاک کہ بچھا اوسکو اسود بن شوب نے اور حکم کیا خطہ پر سترہ بھی کے دوبار
کروا اوسکی لیکن پہلا اوسکی طرف خطہ پہنچ رہی کے یعنی بیچ حال جسے ہونے برجی کے در حالیکہ روک لیا تھا اوسکو اوس کا فر نے اور کیا اوس پر اور پھر قتل کیا
اونکو اور بھاگا اوسنیان دوترا تا ہوا اپنے قریب ہوں پر اور یا ملا بعض قریش سے در حالیکہ و ترا ہوا تھا اپنے گھوڑے سے اور پیچھے آیا اوسنیان کے
اسود بن شوب بھی ہوا سی باہن بین یزول اوسنیان کا کہ جب شہید ہونے خطہ کو لکڑا و نیو پایا اوسکا اور پری تھی لاش راہ کی بیچ پہنچو حضرت تنوا اور
عبداللہ بن جحش کے کہا اوسنے مطلب ہو کہ اپنے نفس سے کہ تفتیق ڈرنا تھا بین جنگاوش شخص سے بہت اس قتل گاہ کے والدہ تھا تو نیک کار ساتھ پہنچے
بہر متعلق والا ابی حیات بین اور بیشک ہی موت تیری ساتھ سرداروں اور شرفا کے اپنے ہمشینوں کے اور اگر ہوا اسے اللہ تعالیٰ اس حرف کو بھلائی کی ہا اور
کسی اصحاب محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ واکو کو توجہ داتے کی پھر کیا دیا اسی عشر قریش نہ شکر کیا جانے خطہ اور اگر بیچ حال تھا جسے اور تنسے کہ قصہ
کہا اسنے واسطے اپنی جان کے اوس چیز میں کہ دیکھا اوسکو خیر اور بھلا یعنی بارہ ہر بین اسکا پس شکر کیے گئے اور لوگ اور چھوڑ دیا گیا خطہ شے سے
اور کسی ہندواں اور عمر کوئی کہ نہ شکر کیا اوسخون نے اصحاب محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اور حکم کیا اوسنے قرون کو کہ شکر کریں اور شکر ناک اور کان
منقولوں کے سونا باقی رہی کہ ہی موت کر یہ کہ تھے اوپر بازو بند اور کڑے اور خمال اور شکر ہونے سب سوا خطہ کے اور کہا آنحضرت نے کہ دیکھا سینے
خشتوں کا وصل ہیتے ہوئے خطہ کو در میان آسمان و زمین کے پانی ابر سے بیچ طشتوں چاندی کے کہا ہوا اسید ساعدی نے کہ دیکھا اپنے اوسکو تو پایا
شکل تھا ہوا پانی اوسکے سر سے اور کہا اوسا سید نے لوشا یا میں طرف آنحضرت کے اور نبوی آپ کو اس ماجہ سے تو بھیجا آپ نے تاک کہ شخص ملوں اوسکی دنیا
کے اور دریافت کیا لوشے عامل اسکا کہا اوسخون نے کہ وہ گئے حالت جنب میں اور کہ وہ سب بین قابوس مرنی اور ساتھ ان کے جنتی اور کاحا رت بچہ
بن قابوس ساتھ اپنی بکریوں کے بہا کی طرف سے تو پایا اوسخون نے سینے میں باقی زنا راق الفحل کو اور پوچھا اون دونوں نے کہاں گئے لوگ تو کہا
اوسخو نے اسکو کہ تشریف لے گئے ہیں آنحضرت واسطے اپنے کے کفار قریش سے کہا اوسخون نے جانے بین ہم پیچھے اونکے بعد بکھنے اس حال کے
پھر بھٹکے بدو نین بیان کیاں تاک کہ آئے پاس آنحضرت کے اسد میں اور پایا لوگوں کو اور تا ہوا اور تھی عزت و دولت واسطے آنحضرت اور اصحاب کے
بھڑھٹے گئے ساتھ مسلمانوں کے مال لوٹ کا اور کہے سوار کفار کے پیچھے سے مثل خالد بن ولید اور حکمرے بن ابی جہل کے سوا کہ وہ اور اپنے ہمت
مرا لیں و فر تو ہو گئے مشرک فرمایا آنحضرت نے کہ کون ہو واسطے روکنے اس بکڑی آنے والی کے کہ لے رہے ہیں قابوس کہ حاضر ہیں بین یا
رسول اللہ بیان نہائی اور روکنے کو اس بجاعت کے پھر کھڑے ہوئے اور تیر مارے اونکے بیان تاک کہ لوٹا دیا اوسکو پھر متوجہ ہوا طواف آنحضرت کے کہا کہ قتر
اور کفار کا فرمایا آپ نے کون عامل ہو یا جو اس بکڑی کے کہا اوسخین مرنی نے کہ میں ہوں قابل افکایا رسول اللہ اور ہر شے اور ہر دیا اونکو ساتھ کوا کے
بیان تاک کہ لوٹ گئے وہ سب اور بچہ کے مرنی اپنی جگہ پہنچا ہر ہوا ایک چھوٹا شکر فرمایا آنحضرت نے کہ کون کھڑا ہوا تو اس کے مقابلے کو کہا اوسخین مرنی نے
کہ حاضر ہوں بین یا رسول اللہ اونکی سر کوئی کو فرمایا آنحضرت نے اس بار کہ کھڑا ہوا اور بشارت سے بہت کی پس بڑے دھرمی خوش دل رہے کہتے ہوئے کہ وہا
نہ قبول کرنے دو گامین اور کو اور نہ قبول کر دو گامین آپ پھر گھس گئے اوسخین اور مارنے لگے کفار کو توار سے اور دیکھتے تھے انکی طرف آنحضرت اور قبا
مسلمان بیان تاک کہ کل لے پورا ہوں جماعت کے اور کہہ رہے تھے واسطے اونکے آنحضرت کہ اللہ تعالیٰ انکو پھر لوٹے وہ اوس جماعت میں اور اسی طرح
شکل جاتے رہے تو لے پورے سر سے تک اور پھر لوٹتے اوسخین اور گھیر لیا تھا کفار نے بیان تاک کہ پڑ میں اونپر تلواریں اور بھجیاں اون کے پس بیکس شہید کیا
اونکو اور بانے گئے لوٹے اور اس زمین خرم چھو میں نے کہ سب کاری گئے تھے اور شکر ہوا اونکا اوس وز فیض ترشوں کا پھر کھڑا ہوا جنتی اؤ کا در لڑا لڑا
اپنے چپا کے بیان تاک کہ شہید ہوا یہی اور تھے حضرت عمرؓ کو فرمایا کہ تے تحقیق محبوب تراوس موت کی کمرون میں اوس پر بیشک وہ موت ہو کہ مرے اوس پر
مرنی اور روایت کرتے ہیں طال بین عمارت مرنی کا حاضر ہوئے لوگ جنگ قادسیہ میں ساتھ سعد بن ابی وقاص کے پھر جب کہ فیضی ہو کوا اللہ تعالیٰ نے

اور قیسہ جو بی ورمیان ہمارے شہرت تو گراں جوڑے سے ایک جوان اولاد قابوس کا قبیلہ کنیز سے اور سے ابا من اور کو پاس سے کہ ایک فاسخ ہوئے
وہ خوب سے کہا سجدے کے کیا بلال کی کہ مائینے مان میں ہوں ہلال کہا امیر سعد نے مر جہا ہو چکا کو ن ی اور یہ ساتھ تیرے کامیاب سے یہ ایک شخص جو ہم ہر
اولاد قابوس سے پوچھا سجدے کیا قربت ی تیری ای جوان اوس غزنی سے کہ شہید ہوا و ن احد کے کہا اوس نے میں سمجھا اور سکا ہوں کہ اس سجدے سے بڑا گنہگار
اور تیرے خاندان پر بھگند کی کہ اسدغالی آئینہ تیری دیکھ میں نے اوس غزنی سے جنگ احد میں وہ حالات شہادت کے کہ نہ دیکھا میں نے انکو کسی سے
دیکھا جیسے اوسکو در حالیکہ گھیر لیا تھا کو کھولے رہے ہر طرف سے اور تھے آنحضرت در میان ہمارے اور لشکر کا غلام ہوتا تھا ہم ہر طرف سے اور آنحضرت
نظر لائے تھے کو لوں پر ساتھ او کی علامتوں کے اور فرماتے کو ن ی واسطے مقابلے اس جماعت کے سو ہر بار کہتے وہ غزنی کہ میں ہوں بار سوال احد میں
انکے مقابلے کو اور ہر بار مینا جیتے جماعت کو اور زمین چھو لای چکا کہ آؤ بار فرمایا آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ اؤٹھ اور شہادت ہو چکا ساتھ شہادت کے
پھر کھڑے ہوئے وہ روایت کرتے ہیں کہ سجدہ چلا میں پوچھے اسکے اور اسد خوب جانتا ہو کہ امیر سی ہدف سے پوچھا اوسکے یہ بھی کہ کھلب کرتا تھا میں اس
چیز کو کھلب کرتا تھا وہ اوسدن اوسکو شہادت سے پس گھسے ہم اونہیں اور گئے برے سرے تک پھروٹے ہم اونہو دوبارہ اور شہید کیا اؤٹھو رحمت کے
اوپر اللہ تعالیٰ اور والد رغبت تھی چکی یہ کہ شہید ہوا و ن اوسدن ساتھ او کی لکین تاخیر کی میری موت سے پھر گویا اوسی وقت سجدے سے اؤٹھا اور دبا اؤٹھ
اور اٹھا کیا کچھ انعام نامہ اوس سے پر اور اختیار دیا اوسکو سجدے یہ کہ زمین پاس میرے یا چا میں باوین طرف گھربار کے کہا انا ہلال نے امیر سعد سے کہ
یہ پسند کرتے ہیں با اطراف اہل و عیال کے پھروٹے آئے ہم اور کہا سجدے کو ایسی دیا ہوں میں اس بات کی کہ میں نے سمجھا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو کھٹے ہوئے او کی لاش راو فرماتے تھے آپ کہ راضی ہوا اللہ تعالیٰ تجھے میں تجھے راضی ہوں پھر دیکھا میں نے آنحضرت کو کھڑے ہوئے اپنے قدموں پر
اور دیکھا کہ پوچھی تھی آنحضرت کو رخصتوں سے وہ عقیق کہ پوچھی تھی اوسدن اور میں خوب جانتا تھا کہ کھڑا ہونا بہت دشوار ہے آپ راو او کی قبر کے
یہاں تک کہ کھٹے گئے وہ قبر میں اور تھی او پیر ایک جاوے سرخ خون والی سوکھینچ دی آنحضرت نے وہ جاوے انکے سر پر اور چھپا دیا اور کہا او کی بیٹی
اؤٹھو اوسکے طول میں توانی وہ جاوے انکے صفت ساق تک اور کھل گیا ہو کو تو جمع کی جیسے کھانسن ہنڈ کی اور ڈالائے اوسکو انکے پاؤں پر اور دیا کہ
تھے وہ حد میں پھر شریف نے گئے آپ بعد دفن کے سو زمین وہ حال کہ مروں میں او پس پسند را نماں بات سے کہ میں اللہ تعالیٰ سے امداد چاہتی تھی
اؤٹھو کہ راو یوں نے تنب کہ چار دیا شیطان نے یہ کہ شہید ہوئے آنحضرت تو متعرق ہو گئے لوگ اور آئے بیٹے مدینہ منورہ میں سوال وہ شخص کہلا یا
شینے میں خبر شہادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ سعد بن عثمان تھا مشہور ساتھ ابو عبادہ کے پھر گئے بعد اوسکے اور آدمی اور داخل ہوئے پاس اپنی
مخرو تون کے اور کہنے لگے اوسنے عورتیں کیا جھاگ آئے تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر کہا راو یوں نے اور کہا میں ام مکتوم نے انا و ن کو لوں سے
کہ کیا جھاگ آئے تم آنحضرت کو چھوڑ کر خبر غزنی کی انا و ن کو لوں سے اور آنحضرت غلہ فدا کر آئے تھے ابن ام مکتوم کو شہید ہونے واسطے اناست نماز کے پھر کہا جلیو
مچکورا احد پر ہوئے آئے اوٹھو اوسکو اور راہ احد کے پھر پوچھے ابن ام مکتوم خبر آنحضرت کی ہر اوس شخص سے کہ دنا اؤٹھو انا ہوا احد سے یہاں تک کہ آٹھ
یہ اپنے کو لوں سے لشکر کے اور مطلع ہوئے او پر سلاستی آنحضرت کے پھروٹے آئے اپنے مقام پر راو رتھو انا آئے انا و ن سے پیشے میں متعرق ہوئے
ماشا بن مطلق غلہ پر چلا لایا ہوا اور بنی اوس سعد بن عثمان اور عتبہ بن ثمان اور ضارب بن عامر کو پوچھے تھے یہ موضع تک انا و ن سے بغلی ساتھ چھوٹو گویا
ہماعت بنی حارثہ کے اوپر پوچھے تھے یہ موضع شہرت تک اور علی انے ام میں کہ الی تھیں انکے موبہ پر تھی اور کہتی اؤٹھو بعضوں سے کہ کہ بیعت ہوئے ہا
واسطے یہ ضحاک تھے کہ اور تھے مچکورا راچی پھر کہیں بیطرف احد کے ساتھ او چند مخرو تون کے اؤٹھو کہ راو یوں نے اس حدیث کے کہ سوسن
تجاوڑ کر گئے تھے یہاں سے اور تھے داما ن کوہ میں اور تھی جماعت باقی رہی ہوئی آنحضرت کی اور وری ہوئی کہ تھی در میان حضرت عبدالرحمن اور حضرت غنم
کے کہ کچھ خبری تو لایا یا حضرت عبدالرحمن نے ولید بن عقیق کو اور کہا اوسنے ہا تو طرف اپنے بھائی کے اور کو اوسنے جو کہ کدو ن میں جیسے کہ میں چاہتا
کسی کو کہ کھڑا اوسنے سوا تیرے کہا ولید نے کہ بجا لاؤ گا میں پیغام تمہارا کہا عبدالرحمن نے کہ کدو اوسنے کہ عبدالرحمن کہنا یہ حاضر با میں بد میں دار

تو بی نهایت قطعه البخور کاڑھ و ان لوگوں سے کہ کلین دیا کرتا تھا ہوا کو تیرے اور چلے اس کی طرف ہوا تک جب قریب پہنچے اس کے نوادیں آگے
اور باہر آیا اس کو اور کات ڈالا اس کو ماند بکری کے پھر تو وہ چونے طرف میرے اوڑھتے ہوئے جب کہ دیکھا مجھ کو جب کہ نہ پہنچے بیچ مجھ کے باپ کے
تو کھنڈہ پناہ پر کمان سے کہ لیکر پھیل گیا بالوں اور کاپس اور تھائی سینے پر بھی اپنی اوڑھ لیا اس کو پھر مارا سینے اس کو اور دیکھ کر اس طرح کھڑکی
اس کے بیٹے سے پھر دوڑتی آئی تو کی طرف ایک جماعت صحابہ کی اور سنا سینے اس کے کھجارت سے تھوڑا دیکھ کر ایسا عملہ لیکر خواب یا اوکو چڑھنے
کچھ تو کہا سینے میں کہ وہ اندر گئے یہ پھر یاد کیا سینے اس وقت ہند کو اور اس کے عم کو جو اصل ہوتا تھا باپ اور چچا اور بھائی کی طرف سے پھر جب
یقین ہوا ان کے ہاں میں کہ ان کی وفات کا تو الگ ہو گئے اسے اور نہ دیکھا اور میں سے کسی نے عم کو پھر آیا میں دیکھ لاش پر اور پھر سینے شک اور کھا اور نکال لیا
کلید اور کھا پھر لایا میں کہ طرف ہند بنت عتبہ کے اور کہا سینے اس سے کہ یہ واسطے میرے اگر ماروں تو تیرے باپ کے قاتل کو بولی وہ کہ یہ سیان میرا
کہا سینے نے پھر حرکت کا سوچا یا اسے اور بگو کہ پھر بیک دیا اس کو سو نہیں معلوم کیا کہ نہ کل اس کی اس کو مانگوں کیا اس سے پھر اور اسے سب کچھ
اور پھر پڑنے اور پڑے مجھ کو پھر کہا جسے کہ کجا بولی میں کہ میں تو دو بولی کجا دوسل شرفی پھر کہا جسے کھا کھا جو اسے قتل کرنے کی پھر دیکھا سینے اس کو
وہ کجا اور کما اسے ذکر اور کما اور کما اور کما اس کے پھر لے آیا میں ان کے ہاں اور باز ہندوں اور پڑا میں ان کو کہ میں اور لائی میں نہ ساتھ اپنے بھائی
اور وہی پھر عبد اللہ بن عدی بن جبار سے کہ کہا انھوں نے جہاں کیا سینے شام میں بیچ زمانہ خلافت حضرت عثمان کے اور گزرتے پھر جس میں پھر
اور چلا سینے جہاں پاس شہی کے تو پھر لے لوگ کجا کجا کو کہ تیرا اس کے اس وقت کہ وہ اب پتیا ہی شرب کو فوج پھر گزرتی گئی سینے بسبب اس کے اور
تھے ہم شہی آدمی پھر جب کہ نماز پڑھی سینے فوجی فوج اسے ہم سب اس کے مکان میں اور گاہ دیکھا سینے ایک شیخ لیکر اس کو کہہ دیا گیا تھا واسطے اس کے
ایک قاتلین بقدر بیٹھنے اس کے کہ پھر کہا سینے اس سے بیان کہ مال قتل حضرت عمرو کا اور قتل سید کا اب کا سو کو جو جانی اسے یہ بات اور پھر
اس سے پھر کہا سینے اس سے شہب گزاری سینے جہاں گواہ واسطے تیرے کہا اسے تھا میں غلام جبر بن یثیم بن عدی کا اور جب چلے اور طرف اس کے
تو بولی اسے مجھ کو اور کہا تحقیق دیکھا سینے مارا یا یا عبد بن عدی کا کہ قتل کیا اس کو عمرو بن عبد المطلب نے دن بد کے اور عیشہ بن جابر سے ہماری جو
غم میں آج کے دن کہ سو گار سے حرکت کو تو آواز کی کہا شہی نے پھر کلا میں سنا تھا آدمیوں کے اور عیشہ پاس میرے مزار میں اور جب جہاں تھا میں
پاس ہند بن عتبہ کے تو کجا سینے سے ایسا بود و حرکت جلال رہو پھر جب پوچھے ہم آدمیوں تو دیکھا سینے حرکت کو کہ لوگوں کے کہ کھنڈا تھا ہماری جماعت کو کہ
دیکھا مجھ کو در والی کھات کی تھی سینے واسطے اس کے نیچے ایک درخت کے سوا یا میری طرف اور مقابل ہوا اس کے سبب غزاعی اور توجہ ہونے عمرو اس کو کہ
اور بولی کہ تو یہ اس امر قطع قطعه البخور ان لوگوں سے کہ بہت بڑائی کرتا تھا میرے آگے کسی طرف پھر کجا یا اس پر ہوا میں کہ دیکھی سینے سفیدی آگے
بالوں کی پھر گزرتا دیا اوکو زمین پر اور قتل کیا اس کو اور پھر میری طرف جلدی پھر پیش آیا اس کے ایک مالدار اور گزرتے اس میں سواری سینے اور سب کچھ
ایک کہ لگی تھی اس کے منہ سے پڑا اور کنگل کی ہر سیاہ و فون بالوں کے اور قتل کیا سینے اوکو دیکھا میں پاس ہند بنت عتبہ کے سوئے اسے مجھ کو پڑے
اور پھر پڑنے روایت کی وادی کے کہ کہا بدوشی بن حرب نے جو کہ کہ حبشی غلاموں سے تھا اور فاکل حزن سے تھابا لایا گیا سید مذکور کہا
یہ کہ داخل ہوئے ہم بقعہ الموت میں منامہ ملایقہ الموت باغ تھا سید مذکور کا اور پڑنے نام اس کا صدیقہ حزن سے تھابا لایا گیا سید مذکور کہا
باغ کے تب سے نام اس کا صدیقہ الموت بگیا انہی کہا دوشی نے پھر نہ دیکھا سینے سید کو تو یاد سینے اس کو ساتھ میرے کے اور لا اس کو لایا مرد نے
انصار سے ساتھ کلا کے مگر ہم کہتے ہیں کہ وہ مراد انصار میں سے عبد اللہ بن زید بن عامر مازنی تھے اور کہا بعض نے کہ وہ عدی بن اسلم تھے
اور بعض نے ابو جہاں کو اور شہر اہل بگوئی ہوا عبد اللہ بن زید کا تھی کہا دوشی نے سبب و ردگار تیرا لایا اور نہ کجا کہ سینے ہم دونوں نے مار ڈالا اس کو
گزرتا سینے ساتھ ایک عورت کو کہ بولی تھی اور سے وہ کہ کہ مار ڈالا اور اس کو غلام شہی لائی دوشی نے لایا عبد اللہ بن عدی بن انصار نے پھر کہا سینے
دوشی نے کہ پناہ تارو کجا کہ عبد اللہ نے پھر پھر اور پڑے دیکھا اسے مجھ کو اور کہا کہ تو بیٹا کی کا یہ کجا بیٹا ابوالعین سے کہا عبد اللہ سے کہ مان

[illegible]

يَا رَبِّ إِنَّ الْحَارِثَ بْنَ الصَّمَّةِ
قَدْ ضَلَّ فِي مَهَامٍ مُمَهَّمَةٍ

كَانَ رَافِيًا بِنَا ذَا ضَمَّة
يَلْتَمِسُ الْجَنَّةَ فِي مَاشِيهِ

یعنی اگر آپ میرے شفیق عارف بن رہے تھے ہمارے صاحبِ عمدہ و بیان کا شفیق گہر ہوا، چچ جنگلِ سخت کے تلاش کرنا، چچ جنگلِ بھرا، کہیں نہ ہو، وہ کہا واقعی نے کے سنا، شیئہ اسے روایت کو اس صغیر بن عبدالعزیز سے اوس حال میں کہ زمین لڑکا تھا اور تھا ابن عبدالعزیز عمر بن الزنا مکی کے تابعین سے تھا الغرض گئے حضرت علیؑ یہاں تاک کہ پونچھ عارف بن محمد تک اور پاپا حضرت حمزہ کو مقتول تو بجز کی نصرت علیؑ نے یہ آنحضرتؐ علیؑ الصدیق و سلم کو چیر لیا لائے آنحضرتؐ کو کھڑے ہوئے حضرت حمزہ پر اور فرمایا آپؐ نے کہ زمین کھڑا ہوا میں کسی کلمہ کہڑے ہونے کی کبھی کہ غضبناک نہ تر و طرف میرے اس سے کہا عبد اللہؓ بھر آئے اسی صغیر تو فرمایا آنحضرتؐ نے اسی زہر روک میری طرف سے اسی ماں بنی صغیر کو اور کھدیو جاتی تھی حضرت حمزہؓ کہ کیا حضرت زہیرؓ نے اسی ان شفیق کو لون میں تفریق ہو کر صافینے میں ندین مانوں گی جب تاک کہ وہ کھیلوں آنحضرتؐ کو یہاں تاک کہ دیکھا افسینے آنحضرتؐ کو اور کہا یا رسول اللہؐ کہ کمان بوجھائی میرا حمزہؓ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ وہ آسمان میں ہو کر صافینے کے کھیلوں گی جب تاک کہ دیکھوں ان کو کمان زہیرؓ نے پس بھڑا تھا میں صغیر کو وطن کے

اور تھے حضرت طلحہ و حسن ترسب میں واسطہ اولاد صعب کے اور حکم میں تھیں جس روز جنگ احد کے ساتھ حضور نو کے کہ بلاتی تھیں بلاتی کو اور کبھی کبھار
 بیٹھی تھیں کسی کی ایک عورت تھی تعبیلہ بنی دینار سے اوس میں کدے گئے تھے رویشہ اوس کے ساتھ آنحضرت کے اہل بیت میں ان میں بنی عدو اور طلحہ
 بنی عاتش پر جب خبر ہوئی انکو شہادت دونوں بیٹوں کی کو کہ انکیسے میں آنحضرت کہا لوگوں نے وہ مجھ لادے صبح و شام دست میں بنی عدو پر کر دوس
 رکھتی جو قیاد کو کہا میرے دے دھلاؤ مجھے آنحضرت کو کہ دیکھو بنی عدو کو کچھو ان سے سوا اشارہ کر دیا لوگوں نے طرف آنحضرت کے کہ دیکھو وہ بنی آپ
 کہا میرے کہ ہر سعیدت بعد آپ کے بار حمل اندک ہو گیا اور تین تیرہ او سدن لائے ہوئے لاشیں دونوں بیٹوں کی کو نہ طرف میں سے کے اور تین
 اوٹنے حضرت عائشہ نے اور پوچھا میرے کہ کیا حال ہے تیرے کہ کہا او سدن نے لیکن آنحضرت پس جس اہل سعیدت سے بنی عدو سے فاسد پائی اور کر کے ہیں
 اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے اسکو شہادت اور لوٹا یا اللہ تعالیٰ نے انکو کر دیا ان وقتے ان کے کہ نہ پوچھے وہ لڑائی کو اور کافی جوا اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اور کھائی
 پھر پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کو ان میں یہ ساتھ تیرے کہ میرے دے دھلاؤ میں پھر لائے تھا اور کو تو اور بنی عدو پر کر دیا حضرت نے کو ان
 خبر لائے جبکو سعد بن سبیح کی پیشکش پیشنے کیا جو انکو اس طرف پر اشارہ فرمایا ایک طرف کا دایا سے اوٹنے کے اوٹنے ان پر ان سے سوچے اوس طرف
 محمد بن سہل اور نزدیک ان سے کہ ابی کہ کہ آپ کو اس طرف پر اشارہ فرمایا ایک طرف کا دایا سے اوٹنے کے اوٹنے ان پر ان سے سوچے اوس طرف
 کہ پڑے ہوئے تھے وادی میں پھر کہا اپنے انکو لیکن بنی عدو پر اشارہ فرمایا ایک طرف کا دایا سے اوٹنے کے اوٹنے ان پر ان سے سوچے اوس طرف
 اور پوچھا کیا آنحضرت زندہ ہیں کہ اپنے مان اور خبر دی تھی آنحضرت نے بنی عدو پر اشارہ فرمایا ایک طرف کا دایا سے اوٹنے کے اوٹنے ان پر ان سے سوچے اوس طرف
 اپنی قوم انصار سے سلام یہ اور کرنا اور اللہ تعالیٰ سے کیا کچھ دے کہ اپنے شہدے آنحضرت علی المد علیہ وسلم نے لیلیٰ القعیرہ میں والہ عین کو مدد زاریاں
 اللہ تعالیٰ کے کرنا اور نہ چاہنے کے درجہ انکی کو انکھ پھی پھوٹ میں سے پھر شہر مائیں دیان کہ کوفات ہوئی اور کبھی پھوٹ مائیں اور خبر دی تھی آنحضرت کو
 حال سہل کے تو دیکھا تھا آنحضرت علی المد علیہ وسلم کو کہ توبہ ہوئے بیٹوں تیار اور اوٹھائے دونوں دست ہاں واسطہ دعا کے اور کہا اللہ اعلیٰ ان کے ساتھ
 درجہ انکی دوائے راضی ہو اور وہی ہر کسب کاوری شیطان نے قبل آنحضرت کی واسطے غمگین کرنے لگے اسی وقت کے تو تنقیر ہو گئے و ہر طرف پھیلنے
 تھے آنحضرت اور زمین میں نہ تھا کو ان اور توبہ ہوئے کا طرف آنحضرت کے اور آنحضرت پھیلنے تھے و کو کہ توبہ ہوئے کا طرف آنحضرت کے یعنی میں یہ ہونا کہ
 کہ اب اسکو آتا تھا مائیں نہ کہ نام جو ایک مالاب کا اہل بیت تھے پھر آنحضرت واسطہ تلاش اپنے یاروں کے گھائی میں اور وہی ہر کسب کاوری شیطان نے قبل
 پونچھ آیا ہاں کے تو تھی حاجت تبدیل اور کبھی پھیلنے گھائی میں اور حاجت یاروں کی تنقیر تھی بہاڑوں میں انکر تھے اپنے فتولوں کا اور اوس
 خبر کا کہ تھی تنقیر جو آنحضرت علی المد علیہ وسلم کے کہ اب ہاں کہتے ہیں کہ تھا میں اول چاہنے والا آنحضرت علی المد علیہ وسلم کا درجہ انکی دوائے راضی ہو اور وہی ہر کسب کاوری
 سر بار پر پھر کار لینے کہ میں آنحضرت زندہ تدرست اور تھا میں گھائی میں ہوا اشارہ شروع کیا آنحضرت نے نہیری طرف سنا کر گئے ہاتھ کے کہ نہ ہر
 جب پوچھ کر فرما و سامان میرا کہ از در درگ تھا پھر ہونا آپ نے اوٹھو اور مارا الاسامان اپنا پھر چلے طرف اپنے یاروں کے گھائی میں و سامان کو لوٹنا
 سعدوں کے کہ سعد بن ہبہ اور سعد بن ہبہ نے ہاتھ اوٹھائے ہوئے قدم نہ ہیں کے اور تھے ہر کسب کاوری شیطان نے قبل آنحضرت علی المد علیہ وسلم کے کہ اب ہاں کہتے ہیں کہ تھا میں
 حضرت بنی عدو نے اپنے طلحہ بن عبد اللہ اور جعفر کے آپ اوس ان پتہ نماز پڑھی او سدن انکر کمر گھائی میں ہوا اشارہ شروع کیا آنحضرت نے نہیری طرف سنا کر گئے ہاتھ کے کہ نہ ہر
 واسطہ میرے شہوت کر کہ اوٹھو اچھو ان میں آپ کو پس اوٹھ لیا آپ کو ہاں کہتے ہیں کہ تھا میں اول چاہنے والا آنحضرت علی المد علیہ وسلم کا درجہ انکی دوائے راضی ہو اور وہی ہر کسب کاوری
 طرف شعب بن زکریا کے پھر پھر دیا آنحضرت کو طلحہ نے اوس پر پھر گزیرے آپ طرف اپنے اہل بیت کے اور سنا تھا آپ کے ایک جماعت تھی لوگوں کی کہ چاہنا
 ہے میں ہر ہاں میں ہو جائے تھا مسلمانوں نے ان لوگوں کو کہ تھے ساتھ آپ کے تو پھا گئے کہ طرف گھاٹیوں کے گمان اس کے کہ تھا پھر ہاں میں نہ کہ
 اشارہ کر کے لگے انکو اور دبا نہ تھے ساتھ آنحضرت علی المد علیہ وسلم کے واسطے نبھا گئے کے ساتھ اپنے عامہ میرے کہ کہ تھا انکر پھر پھر دیا
 انکو لوگوں نے اور لوٹے اور کبھی طرف اور کہا جا تا کہ آنحضرت جب نکلے حاجت میں ان لوگوں کی کہ ثابت قدم رہے دیکھا تھا آنحضرت کے چوہہ کھائی

اور علیہ بعض روز بدر کے محل پہنچا تھا کھوا اور میں فتح اور غلبہ کا جو تحقیق دن انقلابات اور گردش زمانے کے ہیں اور بیشک اہل اہل بیت میں کہ
کبھی ایک بھرا ہو اور دوسرا خالی اور کبھی بھرا خالی اور کبھی خالی اور یہ خطوہ سے خطوہ کے یعنی خطہ بنی مالک غیل الممالک مارا گیا ہے تو میں سے
محض میں ہمارے خطوہ کے مترجم کہتا ہے کہ ابوسفیان کے قول میں ابن ابی کثیر مراد اس سے آنحضرت ہیں اور شکر بن کبک کو ساتھ
ابن کثیر کے تشبیہ دیتے تھے اس لئے میں اور وہ ایک شخص تھا قوم خزاعہ سے مخالف قریش کا بابت پرستی میں اور کہا بعضوں نے کہ ابو کثیر
کثرت ہو وہ بن عبد مناف کی طرف سے تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اونسب آنحضرت کی اوسکی طرف اسلئے کرتے تھے کہ آنحضرت
اوس سے بیجا فی مشابہت کہتے تھے اور کہا بعض نے ابی کثیر کثرت تھی علیہ سعید کے شوہر کی انتہی پھر کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت سے
کہ یا رسول اللہ جاؤ میں بن ابوسفیان کو فرمایا آپ نے مان جواب دے تم اوسکو پھر دو بار کہا ابوسفیان نے اعلیٰ ہل کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ علیہ
واجل بینی الدعا لی بلند تر اور بزرگ تر ہو لا ابوسفیان کہ احسان کیا ہے یہ بل نے اسلئے بلند بنا پھر بولا کہ ان ہر ابن ابی کثیر کہ ان ہر ابن ابی
کہان ہر ابن خطاب کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے میں رسول اللہ اور میں بن ابوبکر اور یہ ہر عمر کہا ابوسفیان نے یہ دن ہر سے دن بدر کے اور تحقیق یہ
گردشیں زمانے کی ہیں اور اہل بیت کے دل میں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نہیں ہر بار ہی بلکہ مقتول ہمارے بہشت میں ہیں اور مقتول تمہارے آتش دہن
پھر کہا ابوسفیان نے تحقیق کہتے ہو تم یہ کہ البتہ یہ ہر ہوئے ہم سو قاتلین اور پڑے ہم نوے میں پھر کہا ابوسفیان نے واسطے ہمارے
غزوی ہر اور میں ہر واسطے تمہارے اس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ناصر ہر اور میں کوئی ناصر اور وہ کھتا تھا کہ ابوسفیان نے انعام کا ہر نے ذی
ابن خطاب ہر واسطے ہر اور میں پھر کہا ابوسفیان نے کھتا ہوں سستہ یہ ہے اس ابن خطاب کہ کلام کہ دن میں تجھے کو کھڑے ہوئے غزوکہ ابوسفیان
قسم دیتا ہوں میں تم کو دن تمہارے کی کیا بار ڈالا ہے میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہی اہل ابی کثیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کلام ہر
کہ ابوسفیان نے تو زور دیکھ میرے صادق تر ہوں قہر سے اور تھا بن قہر کہ خبری تھی اوسنے شکر بن کبک کو کہ تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھ
میں پھر کہا ابوسفیان نے بھگا کر کہ البتہ تم پاؤ گے اپنے قاتلوں پر شکستہ اور شکستہ ہوئے لوگوں کو خبردار ہو کہ میں ہوا یہ سلاح سے ہاتھ ہر اور ان کے
پھر کہا ابوسفیان نے جاہلیت نے اور کہا اکابر جو بکے ہو یا نہ ہر جاننا ہے اوسکو پھر آواز دی کہ طلع ہو تحقیق وعدہ گام ہر واسطے تمہارے واسطے
میں ہر شروع ہونے کے پھر فوج کیا عمر نے تاکہ کیا فوج ابن آنحضرت اسکے جواب میں فرمایا آپ نے غزوہ کو کہ آمد و چکا کہا اوس سے عمر رضی اللہ عنہ نے چھا پھر
لوٹ گیا ابوسفیان طرف اپنے یاروں کے اور شروع کیا انھوں نے کوچ کرنا پھر کمال خوفناک ہوئے آنحضرت اور سب سلمان اس بات سے کہ
چھا ہر ابن کثیر شکر بن کبک کے پھر اور ہلاک ہو جائیں اولاد اور عمر بن کبک کہ کیا آپ نے سعد بن ابی وقاص کو کہ لاپاس ہمارے شہر قوم کی کہ اگر سوار ہوں
اونھوں پر اور کوئل کی کوڑوں کو تو بیاہی انکا کھڑکھڑاؤ اور سوار ہوں کھڑوں پر اور خالی چھوڑیں اونھوں کو تو بیاہی انکا واسطے غارت دینے کے
قسم ہر اوس بات پاک کی کہ بیان ہر اور اسکے قبضے میں ہر اگر جائینگے یہ طرف میں نے کو بجا و گھاس طرف لئے پھر البتہ نہ دیکھ کر دکان اپنے سعد
بن ابی وقاص کہتے ہیں پھر سعد کیا سینہ دھرتے پہلے کہ اور کھا اس بات کو تینہ اپنے جی میں کہ اگر اسلام ہووے یہ کبک کوئی بات خون کی تو کوٹا دکان
طرف آنحضرت کے دوڑا ہوا سوجلا میں دوڑتا ہوا پیچھے انکے یہاں تاکہ کہ جب تھے وہ موضع عقیق میں اور دیکھتا ہوا کہ انکو نہ لگا ہوا ہونے کو
اونھوں پر اور کوئل کیسے گھوڑے کہا میں نے یہ جانا انکا ہر طرف وطن لپٹنے کے پھر توقف کیا اونھوں نے تحقیق میں اور شور کی واسطے اپنے
میں میں کہ اوسنے فوجان میرے تحقیق غالب کیجئے پھر اونھوں اور نہ جاؤ انکے گھروں پر رد حالیکہ تم تھے ہوئے ہوا رگوں کی واسطے تمہارے
فتح و فوری نہیں جانتے کہ کوئل کی خبر ڈھانگے نہ کوئل اور کس قدر راز و خام ہوئے تم تحقیق کوئل نہ ہوا تھے ان دنوں بدر کے لیکر قسم خدا کی نہ تاق کیا
اونھوں تمہارا حال وہ غالب اور ظفر تھے فرمایا آنحضرت نے کہ میں کیا اونکو سفوان نے اور جب کہ دیکھا اونکو سعد نے اس حال پر جاتے ہوئے
اور پوچھنے میں کوئل کے سرد طرف آنحضرت کے کہ تامل نہ کیے اور عرض کی کہ گئے وہ کہ کو سوار اونھوں پر ساتھ کوئل کھڑوں کے

[illegible]

حارث بن سويد بن صامت اور مخدومين زياد اور حاضر ميوه يه دو دفن بدر ميں ليكن چاہتے تھے حارث کہ قتل کریں مخدومين اپنے باب کے پیش قدرت پاکی اور بزرگ بدو کہ پھر جب ہوا دن احکا اور گردش کی مسلمانوں نے تو آپاس مجھ سے اور ارادی گردن اوکی پھر چلے گئے آنحضرت طاقت میں نے پھر بظرف حمرا اور اس کے اور جب اس نے حمرا اور اس سے نوکے پاس آنحضرت کے جبرئیل علیہ السلام اور خبری حضرت جبرئیل آنحضرت کو کہ قتل کیا حارث بن سويد نے مخدومين زياد کو دھوکے سے اور کہا حضرت جبرئیل نے آنحضرت سے واسطے قتل حارث بن سويد کے سو سوار ہوئے آنحضرت طاقت قبائ کے اسی دن کہ کہا حضرت جبرئیل نے اور نے وہ دن نہایت گرم کہ نہ سوار ہوا کرتے تھے آنحضرت اور ان لوگوں میں کہ قبائ کے اور تھے وہ دن کہ شریف لاتے تھے آنحضرت اور ان میں بیچ قبائ کے شنبہ اور دشمن پھر جب اصل ہوئے آپ سجدہ قبائ میں تو ناز پڑھی جب قدر کہ چاکا اندھا بنی لے اور اس انصاف نے آنا آنحضرت کا تو کہ انصاف اور سلام کیا آنحضرت سے اور تو جب کیا انصاف نے آنے سے آنحضرت کے اس وقت اور اس میں جبرئیل نے آنحضرت سلمیٰ علیہ وسلم کو بائیں کرتے تھے اور بلاش فرماتے تھے اور میں کو میان کرتے کہ نوادار ہوا حارث بن سويد ایک چارہ رنگین میں ورس سے کہ ایک کھانسی جو زور دینا پھر جب کچا او سکوا آنحضرت نے تو بلایا عیمر بن ساعدہ کو اور فرمایا اچھا تو حارث بن سويد کو دروازہ مسجد پر اور بارگاہیوں کی بعض مخدومين زياد کے کہ قتل کیا جو حارث نے او سکودن احمد کے پس کچا بارگاہیوں کو عیمر نے اور کہا حارث نے کہ جبرئیل تو واسطے کلام کرنے کے لیکن نہانا عیمر نے اور کھینچا ثانی کی حالت عیمر سے کہ چاہتا تھا حارث کلام کرنا آنحضرت سے اور کھڑے ہوئے آنحضرت بارگاہیوں سوار ہوئے اور طلب کیا حارث ابابہ سجدہ کیا ابو وجیر نے کہ شروع کیا حارث نے کہ کنا کہ والدہ مخدومين مارا سینے مخدومين کو سبب پھر نے اپنے کے اسلام سے اور نہ شاک کے اسلام میں لیکن مارا یہ اس کو تھا ابابہ غیث دلائے شیطان کے اور ابابہ بن خاریب نے پیرے کے نفیس کا اور ابابہ بن خاریب کا ہونے اندھا بنی اور اس کے رسول کے اپنے اس کام سے اور دینا ہون میں بیت لوسی اور ورس کے کھانہ ہون میں اور دو دینے کے اور زاد کا کہ ہون ایک غلام اور کھلا تا ہون تھا شہ سکینوں کہ یہاں کہ کہ حرکت کرے والدہ رول او سکوا جبرئیل اور کپڑے کا کنا کا بے آنحضرت سلمیٰ علیہ السلام کے اولیٰ اور بیٹے جبرئیل کے کہ وہ ان دین میں فرماتے تھے پھر اس نے آنحضرت ہرمان تک کہ جب کہ پکا اوئے حارث اس کلام کو تو فرمایا آنحضرت سلمیٰ علیہ السلام کے اولیٰ نے عیمر سے کہ کہ حارث کو اس عیمر اور بارگاہیوں کی اور اسو اس نے آپ اور کہ کیا حارث کو عیمر نے دروازہ مسجد پس مای عیمر نے کہ گوئی کنا کو کہا جو بعض اہل سہرے کعبہ بن اساف دیکھا بظرف حارث کے کہ کیا ہوا تھا اسو سجدہ کیا پھر ابابہ بن خاریب پڑان آنحضرت کے اور طلوع کیا آپ کو اس ماجہ سے اسو اسو اس نے آنحضرت بظرف انصاف کہ کہ توفیق ہے تھے اس امر کو سو و مالکہ سوار تھے آنحضرت طاقت نازل ہوئے جبرئیل اور خبری آپ کو اس امر کی راہ میں اور حکم کیا آنحضرت نے عیمر کو حارث کے قتل کا اور کہے مسان بن ثابت نے اس میں شاک نہ کیا کہ یہی تا وہ میں سے یہ بیت

يَا حَارِثُ فِي سَبْعَةِ مِثْرَاقٍ	اَمْ اَكُنْتُ وَ اَكُنْتُ وَ اَكُنْتُ
یعنی یا حارث بیچ او گھج کے تینہ اور ہاری کے سے ہوا آیا جو تفسہ اپنی کجاو سرب کھانے والا سا تھ جبرئیل کے کہ ہر بھاسا سے میرے مجمع میں یعقوب اور شایخ اہل سہرے کہ سويد بن صامت نے کہا وقت ماسے جائے اپنے کے	
اَفْضَلُ جِدَارَةٍ اَمَّا كُنْتُ لَا فِيْهَا	وَ اَنْ كُنْتُ فَلَا تَحْذَرُ لَهَا حَادٍ وَ اَنْ كُنْتُ فَلَا تَحْذَرُ لَهَا حَادٍ

یعنی تجھ پر چھایا اس اور جب اندھا مالک او سکے گواہو جو ہر اچھو تو تو در سوا او کو اچھا حارث قتل کر دیا کہ تو آیا نہیں جو تو نے والا اس سے اور قبیلہ عوف کو اپنی کی اور یہی کے او متبول نبی سکے سے مختصری مولیٰ سلمہ کا مارا او سکون فیل بن خویہ دلی نے اور قبیلہ بواہجلی سے رفاع بن عمرو اور قبیلہ بنی عرام سے عبدالمعین عمرو بن حرام کہ قتل کیا انکو نسیان بن عبد شمس نے اور عمرو بن الجموح میں ابو نضار بن عمرو بن النبیج کہ مارا انکو اسود بن حویرہ نے نہیں شخص میں اور قبیلہ بنی سبب بن عبد سے حارث الملعی بن لوذان بن حارث بن سہر بن قبیلہ میں کہ قتل کیا انکو مکرم بن ابی جہل نے

اوقید بنی زریق سے دکان بن عبد قیس بن کمارا الکوخالہ بن حکم بن انس بن شریق نے اوقید بنی زریق سے کہ وہ ایک جماعت جو بنی سواد کی عمرو بن قیس بن زید کی قتل کیا اذکو فلفل بن منویہ دہلی سے اور ان کے بیٹے قیس بن عمرو اور سلیط بن عمرو اور عامر بن حلالہ اور قید بنی عمرو بن ہندول سے ابو امیہ بن الاحارث بن طغرین عمرو بن مالک بن کمارا الکوخالہ بن لید سے اور عمرو بن طرف بن عقیق بن عمرو بن اوقید بنی عمرو بن مالک سے اور وہ بنو شامہ بن اوس بن حرام بن اوقید بنی عدی بن النجاشی سے انس بن النضر بن صفیہ بن کمارا الکوخیسیان بن عوفین نے اوقید بنی زریق بن نجار سے قیس بن حلالہ اور کیسیان بن ابی وکے ہیں اور کما بعض نے کہ کیسیان غلام اوکے تھے اور فتح آزاد کیے ہوئے اوقید بنی بنیار سے سلیم بن حارث اور نعمان بن عمرو ہیں کہ تھے یہ دونوں بیٹے نیکر ابنت قیس کے سوشیدہ ہوئے بنی نجار سے بارہ آدمی

اشعار اسامی شہیدان اعلیٰ علیہم الرحمۃ والرضوان تصنیف جناب سید محمد اسحق مرحوم کے جو بھی فی ہین امیر سلیمین حضرت سید احمد غازی مغفور کے واسطے شائقین سیر کے داخل کتاب ہوئے

قونام شہیدان غفل شنو	دین و قری فارسی نیکو	رئیس شہیدان جنگ احمد	بود حمزہ بروی صنای احمد
از ان پس ہم را مرتب شنو	انیس بن انس ہرم باس اندو	دو اوس مر راست وثابت چہا	و وثقف انیک طعلیہ زان شمار
جبب و جبیل و جویصہ دگر	ز د و خطبہ ہفت حارث گذر	حباب ست و خلا و زانما یک ست	برخی شیمہ خارجہ از شمس
غیب و جنیس ست یک نامور	خدا ست و خوات اسم دگر	شمار ہی ز وحیہ و ذکو ان یکجان	رفاعہ و افعت و چاروان
زیر و زیادہ سہ ناست در زید	سلیم اند و سحش یک سوید	سیب و سلیم و پنج اسم سہیل	چو شمس صوفی کشیدند نقتل
یکی خمر عام چہار ند و دو	زعباد و زعبدر حسن شنو	دگر پنج عمرو ند و دو کس عبید	دو و زعبادہ آلقبید
عمیر و عمارہ و عصبہ دگر	زعباس و عثمان و عترو شمر	پس از عترو چقبندو عتبدوان	فنا و وسد قیس یک فرخ و دان
قنادر و قوط و کیسیان و بسن	محیط و مالک شنو پنج کس	چو سلطی چو مرد منبر شمر	ز سعاد و سعید ز صعب گذر
سہ نعمان یک ز نو فلو و ہب یک	بیسار و زید اند و غیر شک	پس از اہل کینت ابوالامین ست	ابوحنہ ابوالبیہم حق پرست
ابو زید بو رافع و بو حرام	ابو عقبہ و بو ہبیرہ ہب نام	بود بو عبید و یکی زان سیان	و بد وقت اوہم از شان نشا
نور ہر دو مسعود و شعیان و رت	چلکن کن ابو را کردی نخت	رضای خدا و رسوش مدام	برایشان بود تا بروز قیام
خدا یا بحق رسول امین	طفیل چہ عتتر طاہرین	ہم از حر مستر حمید یاران او	و قابیشہ و جان نشاران او
گمان بطل و فستاق را	نگوہیدہ و اخلاق احقاق را	یہ بخشی و توفیق طاعت دہی	ز دنیا سراسر قناعت دہی
گہوان نہر ہر مسو را خود	عطا کیش کنی قرب در گاہ خود	با یمان و ایقان بری زین جہا	ہر نرخ نگاہ در ایش و رمان
	را ثانی ز ہول قیامت تمام	دہی جامی اورا بار السلام	

نام او ان لوگوں کے جو مارے گئے شریکین سے

وہ بنی اسد سے عبدا اللہ بن حمید بن زہیر بن حارث بن اسد بن کمارا اسکو ابو وجانہ نے اور بنی عبد الدار سے طلحہ بن علی بن عثمان بن ابی طلحہ کا قاتل اسے حضرت علی بن ابی طالب بن ابی عثمان بن ابی طلحہ کمارا اسکو حضرت حمزہ شہ نے اور ابو سعید بن ابی طلحہ کمارا اسکو سعید بن ابی طلحہ کمارا اسکو معاہد بن ثابت بن ابی الاثق نے اور حارث بن طلحہ کمارا اسکو بھی حاکم بن ثابت نے اور کلاب بن طلحہ کمارا اسکو حضرت زہیر نے اور عباس بن طلحہ کمارا اسکو حضرت طلحہ بن عبید اللہ نے اور اوطاہ بن عبید بن زبیل کمارا اسکو حضرت علی اکرم اللہ وجہہ نے

اور طارن شریح بن عثمان پر کہ اور اٹھ گیا اسکو صواب اگر کہا گیا کہ لہذا اسکو قرآن نے آدرا بوزیر بن عمر کی قتل کیا اسکو قرآن نے اور قلیلہ بنی زہرہ سے ابواکم بن انیس بن شریح پر کہ مارا اسکو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اور سبل بن عبد العزیٰ خزاعی اور انس بن عبد العزیٰ کا عمرو بن نفیلہ بن عباس بن سلیم بن ابیہ ویدہ بن عامر کا مارا اسکو عمرو بن ابیہ بن قلیہ بن خدیجہ بن شہام بن علی بن امیہ بن قیس بن کدار اسکو قرآن نے اور لید بن عاص بن شہام پر کہ مارا اسکو بھی قرآن نے اور لید بن ابی حذافہ بن غفیر بن کدار اسکو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اور خالد بن اعلم حبشی پر کہ مارا اسکو قرآن نے اور زوی بن حصہ بن لغزی سے کہ کدار اسکو بن متوجہ ہوا قرآن در حالیکہ سختی کرتا تھا اسکو بن پر حلیہ بن بھر و بر و ابانکے خالد اعلم اور یہ دونوں سپاہ دہشتہ جلاہین بن ابی دونوں نے غلوار بن ہاشم بن سواس مال بن کنز سے ان دونوں پر خالد بن ابیہ اور اوڑھا خالد نے نیزہ قرآن پر لیکن بہک گیا برجھا اور نہ لگان نشان پر پیر آگے چلے گئے خالد بن کبار بن اس بات سے کہ کدار لیٹنے اسکو پھر کہ قرآن پر عمر بن عاص در حالیکہ وہ دونوں پڑ رہے تھے اور اوڑھا قرآن پر عمر بن عاص نے دوسری ہار پڑ لیکن خطا گیا بھی اور اوڑھا کہ وہ دونوں بھی طرح بیان نہ کہ قتل کیا قرآن نے خالد بن ابیہ کو اور مرے قرآن بھی بعد اسکے سبب اپنے حضور کے کہ گئے اسی وقت عثمان بن عبد اللہ بن میہ پر کہ مارا اسکو عمار بن حصہ نے یہاں آؤ میں اور علی بن عامر بن لوی سے عبد بن ماجہ پر کہ مارا اسکو ابوجانہ سے اور شہید بن مالک بن مغربہ را اسکو علی بن عبد اللہ سے اور بنی نجہ سے ابی بن نافع مارا اسکو خود مشقیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے علی بن اسلم اور عمر بن عبد اللہ بن عمر بن ابیہ بن عثمان بن کعب کہ گفت اسل ابیہ عمر بن کعب ابی اسکو آنحضرت نے دن احد کے اور قہم کیا اور فخر او سن سوا اسکے آنحضرت نے اور کو قہم یہ ہو کر اوستہ امیہ صلی اللہ علیہ وسلم احسان کر و جو فرمایا آنحضرت نے سلمان بن عقیل کو ابوجانہ ابیہ میں جو بارہ نوے کا قوطف کے کہ لکھتا ہے میرے اپنے کا لون پر اور کہے دو کا دیا سینے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا پر جو حکم کیا عاصم بن مسامتہ کو اسکے قتل کا اور دیکھا اوخون سے گردن او کو کیا واقعی نے اور سنا سینے قصدا اسکے قید کا اور طرح پر بھی جب لوٹے شکر اوستہ سے تو اوڑھے حمزہ الا مدینہ اول شب ایک ساعت پر پہلے گئے اور سو تاجوڑ گئے ابوجہ کو اسی جگہ وہاں تک کہ دن نکلا اور اٹے اوس سے سلمان در حالیکہ وہ جا گئے واپس آجاتھا کچھ تھا دائیں بائیں ہجرت سے سو گیا اور اسکو عاصم بن ثابت نے اور سو دیا انھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکے قتل کا پھر مادی گردن او کو اسی اور مقتولوں سے بنی عبد شمس بن کاندہ کے خالد بن سفیان بن عوفیت اور ابوشامہ بن سفیان بن عوفیت اور ابو حمزہ بن سفیان بن عوفیت اور ابو غراب بن سفیان بن عوفیت ہیں کدار او بن نے پھر جب کہ لوٹ گئے کھا راحد سے تو متوجہ ہوئے سلمان مروت اپنے شہد کے اور تھے حضرت حمزہ کہ لائے گئے پہلے او بن سے آگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ناز پر ہی او بن آنحضرت نے پھر فرمایا دیکھا سینے فرشتوں کو غسل دیتے ہوئے حمزہ کو اسواسطہ کہ تھے حضرت حمزہ حال جنبین اوسدن اور نہ غسل دیا تھا آنحضرت نے کہ کیونکہ شہیدوں سے اور فرمایا لیٹ لو انکو وریان خون اور زخموں کے انھیں زخمی ہو گا کوئی اور خدائیں مگر آسمان میں قیامت کے ساتھ زخمی ہونے کے کہ ہوتا پھر رنگ و سکا خون کا اور شہیدوں کو اسکا مشکلی پھر فرمایا آپ نے کہ کوئی غیر گواہ ہونا یہ قیامت میں اور تھے حضرت حمزہ اول او بن کے کہ کعبہ کوئی اور بن آنحضرت نے جار بار پھیر لائے تھے اور شہیدوں کو اور تھے تھے بن کوڑھ حضرت حمزہ کے پھر ناز پڑھے آنحضرت اور حضرت حمزہ اور اس شہید کے بیان کہ کہ ناز پڑھی آپ نے اور پھر ستر بار اسواسطہ کہ سب شہید پھر اور ایک روایت میں کہ کہ لائے تھے نو فوشہ دن کہ ایک ایک بار اور پڑھتے حمزہ و سوسین انکے اور ناز پڑھتے آنحضرت ان س پھر وٹھا لیٹے لوگ اور شہیدوں کو اور دیتے تھے حضرت حمزہ کو دین پھیر لائے اور کو کو اور رکھتے برابر کو حمزہ کے پھر ناز پڑھتے ان دین بیان تک کہ کیا یونہی بیان بار اور کہا گیا کہ کہیں کہیں او بن نو اور سات اور پانچ اور تھے طلوع صبح اسد اور بن عباس اور بنابر بن عبد اللہ کہ یہ تھے تھے ناز پڑھی آنحضرت نے شمس اکابر اور فرمایا بن گواہ ہونا کہ کیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بار رسول اللہ کیا انھیں یہ جانی ہمارے کہ اسلام لائے ماخذ اسلام لائے ہمارے اور جہاں کیا مشعل چاد ہمارے کے فرمایا آنحضرت نے کہ کہ یوں نہیں لیکن ان لوگوں نے نکھا یا اپنی سر زوری سے کچھ اور نہیں جاساں کہ کیا انہی بات نکالو گے تم پھر میرے پس سو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور کدار کیا ہم رہتے طارن ہیں بعد آپ کے اور ایک روایت میں بن عباس رضی اللہ عنہ

اور دوسری میں سعید بن مسیب سے کہ نہیں نماز پڑھی آنحضرت نے شہدائے احد پر اور فرمایا اوس دن مسلمانوں کو اگر گھر سے کہو دو جو اسے سچی طرح
 اور دفن کرد و دو تین بن الیاس ایک کو قبرین اور پہلے رکھو طرف قبلے کے اوس شخص کو جو امین قاری زائد ہو چر مسلمان آگے کرے تھے اکثر شریعت
 ہوں کو قرآن کے قبرین اور تھے اوئیں سے کہ معلوم ہو نہ اؤ کا ایک قبرین عبدالمعین عمرو بن حرام اور عمرو بن جعوف اور غار بن بنید اور
 سعد بن جعوف اور غار بن مالک اور عبدہ بن جحاس ایک قبرین میں چرب کھا مسلمانوں نے حضرت محمد کو قبرین تو فرمایا آنحضرت نے کہ چھپا دو انکو انکی جاہل
 قبرین چھڑائی انجا پیر اور جب چھپاتے سر تو کھل جاتے یا فون اور جو چھپاتے یا فون کو کھلیا تا سر اور کا فرمایا آپ نے چھپا دو نہ انکا اور رکھو حرم
 انکے قدمین تو پورے مسلمان اوس وقت اور عرض کی یا رسول اللہ یہ چھاپ کے ہیں کہ نہیں پاتے ہم واسطے اوکے پڑا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 نے کہ فتح کی جاوے گی یعنی اسباب اور شہروں کی اور کلید کے لوگ اطراف میں بھیجیں گے اپنے متعلقات کو ملک حجاز میں بواسطہ خط و خشک سالی
 یہاں کے اور حال یہ کہ یہ نہ بہتر ہوگا اوکے حق میں کہ ہوں وہ جانتے اور قسم مجھ کو اوسکی کہ جان میری اوسکے قبضہ قدرت میں ہی نہیں میرے ناگوئی اوپر
 سختی اور شدت مدینے کے گریہ ہوگا میں واسطے اوکے شفیع اور گواہ قیامت میں کہ راویوں نے اولا یا ایک ایک بار کھا تا واسطے حضرت علی ابن
 بن خوف کے کہ اواوئیں نے کہ حمزہ یا نام کیا کسی اور کا کہ نہ یا کفن واسطے اوکے اور شہید ہوئے مصعب بن عمیر اور نہ ملا کفن واسطے اوکے سو ایک
 کملی دھاری دار کے اور تھا ہر ایک امین کہ بہتر سے اوگنڑے آنحضرت مصعب بن عمیر پر در کا لیکہ لیتے ہوئے تھے ایک کملی دھاری داؤن
 تو فرمایا آپ نے البتہ دیکھا تھیں تھو کے میں اور تھا کوئی دواں باریک تر لباس میں اور نہ بہتر بالوں میں جسے پھر تو پر گندہ بال ہر ایک ایک کملی دھاری
 میں پھر حکم کیا اوکے دفن کا اور اوڑھے اوکی قبرین بھائی انکے ابوالروم اور عامر بن بیداء و سوسیط بن عمرو بن حرام اور اوڑھے قبرین حضرت حمزہ کی
 جناب علی اور حضرت زبیر اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہم اور آنحضرت بیٹھے تھے اور قبر اوکی کے اوڑھے لوگ یا اکثر اوئیں کے کہ اوٹھائے گئے تھے اپنے
 مستقون کو طرف مینے کے اور دفن کیے گئے بقیع اجل میں اوئیں کے چند نزدیک گزیدین ثابت کے کہ اب اقبہ ہو و جگہ بازار میں جو موسومہ ہے
 سوق الظھر کے اور دفن کیے گئے قبیلہ بنی سلمہ میں بعض انکے اور دفن ہوئے مالک بن سنان بنضع اصحاب عیین کہ نزدیک ہو دار خلیفہ سے پھر کا
 منادی آنحضرت نے کہ لاؤ اپنے شہداء کو انکو جاسے شہادت میں لیکن لاؤ یا کواکی سو ایک شخص کے کہ بابا او سکونادی نے در کا لیکہ دفنوں چھا
 وہ او لوگ دفن کیے تھے باقی مستقون کو اور نام اوں مقبول کا شناس بن عثمان محمد و می تھا کہ اوٹھائے گئے تھے اسے مینے میں در کا لیکہ باقی تھی اوئیں
 کچھ رقیق اور داخل کیا گیا یہ پاس حضرت عائشہ کے تو کما بی بی ام سلمہ نے کہ بیٹا میرے چچا کو داخل کیا جائے اوپر غیر میرے کہ فرمایا آنحضرت نے
 لیجاؤ اسکو طرف ام سلمہ کے پھر اوٹھالائے اسکو انکے پاس اور ملے وہ پاس ام سلمہ بی بی آنحضرت نے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ لاؤ یا کوا اسکو طرف احد کے
 کہ دفن کیا جاسے یہ دواں جیسے کہ ہو چھ اپنے لباس کے کہ مر اوئیں اور زہدہ سے ہے ایک دن رات لیکن نہ چکی تھی کوئی غواہ نہیں نماز پڑھی اپنے
 آنحضرت نے اور غسل لایا اوکو کما جابل بہرے اوڑھو کہ دفن ہوا حدین تو نہیں دفن ہو اؤ وادی میں اوڑھے حضرت طلحہ بن عبیدہ جب کہ کوا لیکے جا
 اوں اتھا قدون سے کہ ہیں اصغر تو کئے تھے یا کوا بعد اعراب کی زبان راہ سے سے چھ حضرت عمر کے اس جگہ پھر ملے وہ یہ قبرین اوکی ہیں اور جہا
 بن تیمیازی انکار کر سکتے تھے اس بات کا اور کئے تھے سراستے نہیں کہ دوا یک قوم تھی کہ مگر تھی ایام راہ میں ستر حرمست تا ہو کہ زبان راہ وہ نام یو ایک
 سال خط کا کہ واقع ہوا تھا باہر خلاف حضرت رضی اللہ عنہم کہہ گئے تھے اوئیں آدمی اور جاور اور وہ تھیں راہ زمان راہ سے یہ ہو کہ اوں
 دفنوں سبب تکلیف خط کے رنگ لوگوں کے کہ نماندا کستہ ہو گئے تھے اور راہ دینی میں خاکستر کو کئے ہیں اور کتے تھے ابن ابی ذئب اور عبد العزیز بن
 کہ نہیں بچا تھے ہم انجو جمعہ کو اساعین کے یہ قبرین میں ہلا دی کی او قہو شہداء اسے اچھپا گی لیکن نہیں بچا تھے ہم اوکو وادی میں اور وہ
 اور اسے اطراف میں پھرا اسکے کہ بچا تھے ہیں قہو حضرت حمزہ اور قہو سلم بن قیس اور قہو عبدالمعین عمرو بن حرام اور عمرو بن الجوح کی اور بیشک تھے
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ زارت کرے تھیا وکی ہر سال اور جب آئے زہدہ کے طرف گھاٹی کے اوڑھے باندہ آواز سے سے کہ کھڑے کا کچھ

عَمَّا صَدَّقَ قَوْمٌ خَفِيَ الذَّكَايَا یعنی سلامتی تیر شد اسکه که تم ثابت رست منو غوب ملاجیلا گھر پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہر س
 کہ تھے تھی اس طرح پھر حضرت عمر کہ تھے ہر سال اس طرح پھر حضرت عثمان پھر حضرت طلحہ جب کہ کرتے بیت حج یا عمر کے کہ اور فرماتے تھے حضرت
 کاش چھو اجاتا میں ان احباب کے ساتھ ہاڑ میں اور حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتنی تھیں باس اونکے در میان دعوت میں ان کے چھوڑ دین
 باس اونکے اور دعا کرتی تھیں اور سعد بن ابی قحاص جاتے تھے طرف مال اپنے کے چھوٹا غایب میں کہ ام ایلیک میگا کہ پھر تھے سچے سے قبور شہد کے اور کہتے
 السلام علیکم میں بار پھر توجہ ہوتے پیشیاروں پر اور کہتے کیوں نہیں سلام کرتے ہو اس قوم پر کہ رو کر میں تیر سلام کو نہیں سلام کرنا چاہتا کہ کوئی شخص گھر پر
 یہ اور ہر سلام قیامت تک اور گھر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبر مصعب بن عمیر پر اور گھر سے ہونے اوپر اور دعا کی واسطے اسونکے اور یہ پڑھا
 رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا وَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَفِيهِمْ مَقَرٌّ قَضَى الْحُجَّةَ وَصَنَعَهُمْ مَقَرٌّ كَيْفَ تَطْلُبُ وَمَا كُنَّا لَكُمْ بِلَاغًا یعنی کہ تم میں
 کہ سچ کہ گھبرا جبر قول کیا تھا اللہ سے پھر کوئی اور نہیں پورا کیا کیا پند اور کوئی اور نہیں اور دیکھتا اور بدلائمیں انکے مذہب گواہی دیتا ہوں میں ان
 پر کہ کیوں شہداء میں نہ دیکھ سکے قیامت میں ہوا تو تم باس اسکے اور زیارت کہ تم انکی اور سلام کرنا چہ شہداء ہوا میں انکی کہ جان ہمیری اسکے
 قبضہ قدرت میں نہ ہو میں سلام کرنا کوئی اپنے قیامت تک مگر جواب دیتے ہیں یہ اسکو اور گھر سے ہوا کرتے تھے حضرت ابو سعید خدری اور قبر مہربان
 حضرت عمر کہ اور دعا کیا کرتے واسطے اسونکے اور کہا کرتے اپنے ساتھیوں سے کہ نہیں سلام کرنا کوئی اپنے مگر جواب دیتے ہیں یہ اسکو سلام کا
 پس نہ ترک اور اپنے سلام کو اور انکی زیارت کو اور تھے ابو سفیان بن علی ابن ابی احمد کہ کہ بیان کرتے تھے ہمیں ساتھ مجاہدین و سلمین سلام میں
 کے کئے تھے حضرت احد کے سو سلام کرتے تھے اول قبر غزوہ پر اور گھر سے ہوتے باس انکی قبر کے اور باس قبر عبداللہ بن عمرو بن حرام کے ساتھ اور قبر
 کو میں تھیں اور حضرت ام سلمہ بنتی آنحضرت کی جاتی تھیں اور سلام کرتیں اور پھر بیٹھتے میں اور پھر نگاہ کرتی تھیں پھر تھیں انکے ان در حال کیا تھا ساتھ
 اسونکے غلام اور کتا تھیں ان ناموں کو سلام کیا اور سننے تو بولید ج حضرت ام سلمہ صلی اللہ علیہا وسلم میں سلام کرتا تو اپنے قسم اللہ تعالیٰ کی کہ سلام کرنا کوئی اپنے گھر کہ
 جواب دینگے یہ اسکا قیامت تک اور حضرت ابو ہریرہ بہت آدمی دے گئے تھے قبر شہد کے اور پھر عبداللہ بن عمر جب کہ سوار ہوتے طرف چاہتے
 اور پونچھ باس موضع دے باج کے تو پڑتے وہ طرف قبور شہد کے اور سلام کرتے اوپر پڑتے تھے طرف ذباب کے میان تک کہ روانہ ہوتے سیدھے
 اوپر راہ غابہ کے اور گھر سے گھڑتے تھے عبداللہ بن عمرو اسکو کہ بناؤں اوکو رستہ پھر لوٹا پھیری کرتے تھے راہ میں یہاں تک کہ لوٹاتے طرف
 پہلی راہ کے اور تھیں فاطمہ زہرا عیہ کہ دیکھا اوغیوں نے کہتی تھیں کہ بابائے آپ کو اس سال میں شہید کیا تھا انقباج قبور شہد کے اور تھی
 ساتھ میرے بہن ہمیری پھر کہا بیٹھا اس سے آؤ کہ سلام کریں ہم اور پھر حضرت عمر کے پھر لوٹا بلین ہم کہا اوکی ہم نے کہ اچھا پھر کھڑے چلے
 ہم اوکی قبر پر اور کہا یعنی السلام علیکم یا ائمتہ رسول اللہ یعنی سلام تیرا ہی چار رسول اللہ کے پھر سنا ہم دونوں نے وہ کہا کہ لوٹنا
 چیر کہ علیکم السلام ورحمۃ اللہ علیہما ان دونوں نے اور نہ قریب تھا ہم دونوں کے کوئی آدمی کہا راہوں نے اور جب فرار ہو
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دفن ہوا پھر سے تو گنا گھوڑا اپنا پھر سوار ہوئے اوپر اور چلے تمام سلمان راہ دیکھ کر اکثر اونکے تھے اور تھا کوئی پڑھ
 وفضل پسینے پڑنے لوگوں ہی سلام اور بنی عبدالاشمل کے اور ساتھ آپ کے چودہ عورتیں تھیں پھر جب کہ تھے جانب اشل حرمہ کہ نام یہ ایک مہلکہ کا
 فرمایا آنحضرت نے کہ صفت باندھو کہ شاکر کہ ہم پروردگار پر پھونچیں باندھیں لوگوں نے دو مصغیر کہ پیچھے مردوں کے عورتیں تھیں پھر دعا کی
 اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَللّٰهُمَّ اِنَّ الْحَمْدَ كُلَّهٗ اَللّٰهُمَّ لَا فَاِضَ لِمَا اسْطَقَّ وَلَا بَاسِطَ لِمَا اسْطَقَّتْ وَلَا مَبْعَدَ لِمَا اسْطَقَّتْ وَلَا مَبْعَدَ لِمَا اسْطَقَّتْ وَلَا مَبْعَدَ لِمَا اسْطَقَّتْ
 اَللّٰهُمَّ اِنَّ اَسْأَلَكَ مِنْ بَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَفَضْلِكَ وَمَا قَدَرْتُكَ اَللّٰهُمَّ
 اِنِّیْ اَسْأَلَكَ الْعِصْمَةَ مِنَ الْاَلْبَاسِ وَلَا يَحْصُلُ وَلَا يَنْفُلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلَكَ الْاَمْنَ مِنْ بَقَاعِ النَّحْسِ وَالْاَلْبَاسِ

درجہ اول از نمازی مختصر

[illegible]

طرف گھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درحالیہ کہ نبین ہی کو نبی عورت گرے لگے اور اسکو اور زمین و مہم در میان غریب اور عشاء کے اوپر کھڑے ہوئے آنحضرت فارغ ہو کر نوم سے کھانے بھی لگے شب اور پھر آپ نے آواز اٹھ کر رونے کی تو فرمایا کیا یہ میرا کیا یہ عورتین ہیں انصار کہہ کر رونے کی پھلوٹ گئے ہر طرف اپنے گھروں کے بعدرات کے کہ تھمہ درجہ ہمارے ہمراہ سے اور زور و بی ہرگز کو نبی عورت ہماری مگر یہ کہ پہلے روئی اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے کچ کے دن تک اور وہ یہی کہ معاذ بن جبل نے لےئے عورتوں میں بلکہ کو اور عبدالہدی پہنچے واصلے لےئے عورتوں میں طرہ بن زکریا کو فرمایا آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ میں ان ارادہ کی تھا میں اسے رات کا اور منع کیا اور وہ عورتوں کو کچ میں اسے شب کی نوکھ کرنے سے سخت منع کرنا اور نماز بھی آپ نے مغرب کی مینے میں اور لےئے آنحضرت طواف مینے کے بحالت خستہ کی کہ حال ہی میں آپ کے اصحاب کو اور پوچھ جائے گئے خود آنحضرت بھی پھر شروع کیا ابن ابی اور اسکے چہلری منافقوں نے یہ کہ اتنے اور خوش تھے تھے بسبب پنج پہنچنے مسلمانوں کے اور ظاہر کرتے تھے کہ کھنگلا اور لڑاؤ کو کہ لڑتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے درحالیہ کہ انکو کچھ جھوٹے اور گویا عبدالہدی بن عبدالہدی بن ابی درحالیہ کہ زخمی تھا اور شب گذاری کی اوستے درحالیہ کہ داغ دیتا تھا اپنے زخموں کو آگ سے یہاں تک کہ گذری اکثر شب اور شروع کیا اسکے باپ نے کہ کہتا تھا تو میرا ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اس طرف واقع میری طرف سے کہ کفرانی کی میری محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مانی بات لڑکوں کی وادیں گویا دیکھتا تھا اس حال کو تو ہرے یا اسکو اسکے بیٹے کے کہ جو کیا اللہ تعالیٰ نے واسطے اپنے رسول اور مسلمانوں کے وہ بہتر تو رہا ہر کی ہوئے نہیں گئے تھو اور جسے نہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو طالب ملک میں بیچ پوچھا اس طرح ہرگز کبھی کو نبی کو کہ زخمی ہوئے تھیں اس اور بار بار اسکے بھی اور شروع کیا منافقوں نے یہ نہ کہنا اصحاب کا کہ کھل کرتے تھے انکو کہ انوکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کتے اصحاب سے اگر ہوئے متقول تم میں کے پاس ہمارے تو ماریے جلتے یہاں تک کہ کسی دیکھتا وہاں حضرت عریضی اللہ عنہ نے کئی جگہ پھر لےئے طواف آنحضرت کے اور اجازت چاہی آپ سے واسطے قتل اور ہود و منافقوں کے کہ کسی تھی اوشے بیات فرمایا آنحضرت نے اسی عریضی اللہ تعالیٰ ظاہر کرنے والا اور غلبہ دینے والا یہ اپنے دین کا اور عزت دینے والا یہ اپنے نبی کو اور واسطے پوچھ نہما اور عہد بنی قریب قتل کرنے کے ہمراہ انکو پھر عرض کی حضرت عریضی اللہ عنہ نے کہ اجازت دیجیے واسطے قتل اور منافقوں کے یا رسول اللہ فرمایا آپ کیا میں ظاہر کرتے یہ شہادت آن لا الہ الا اللہ وہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عرض کی حضرت عمر نے کہ یوں نبین مان کہتے ہیں یہ اسکو مارنا اور ہوا اسکے نہیں کہ کہتے ہیں یہ اس بات کو واسطے پہنچے کے ہماری تلواروں سے بیشک ظاہر ہو گیا ہمراہ اسکا اور ظاہر کر دنا اللہ تعالیٰ نے انکے کہینوں کو وقت اس جنگی کے فرمایا آپ نے کہ میں کیا گیا ہوں بن قریب سے اوس شخص کے کہ کہنے لا الہ الا اللہ وہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابراہیم خطاب تحقیق قریش نبیائیکے جسے مانند اس میں کے یہاں تک کہ بوسہ دینگے ہر مکرمانی کا اور لگا دینگے ہمراہ اسکو اسکے کہتا یہ ایل سیر اور تھا واسطے عبدالہدی بن ابی کے ایک خادم مقرر کھڑا ہوا تھا وہاں اپنے چہنچہ کو واسطے اپنی بڑائی کے اور زمین چاہتا تھا چوٹا اور اسکا سپہ جاو دستہ فرمایا آنحضرت نے اندر سے طرف مدینہ بیٹھ گئے ان کے اور بیٹھے منبر پر دن بھر کے تو کھڑا ہوا ابن ابی اور یولایہ رسول خدا کے ہیں درمیان تمہارے بیشک بڑی دبی انکو اللہ تعالیٰ نے بسبب انکے مدد کو اور انکی اور اطاعت کرنا اسکے حکم کی پھر جب کہ کچکا تھا یہ ابن ابی امین کو کچھ کہ کیا حادثہ لگنے سے اور کھڑا ہوا آپ بعد اسکے اس کام کو کھڑے ہوئے واسطے اسکے مسلمان اور بولے اوس سے کہ بیٹھ جاو دشمن خدا اور کھڑے ہوئے اسکی طرف ابواب اور عمارت میں صامت ہو اوتھے یہ دونوں سخت تر اوڑھ اور حاضرین سے اور نہ کھڑا ہوا کوئی اور اسکی طرف حاضرین سے پھر شروع کیا لہجہ یوسف کہ کہتے تھے داعی اسکی اور عباد میں صامت رہا تھے اوسکی گردن اور کتے یہ دونوں ابن ابی سے کہ نہیں تو لاتی اس قلعہ کے پھر کھڑا ہوا بعد اسکے کہ چھوڑ دیا ان دونوں نے اسکو درحالیہ کہ جلا لگتا تھا انکا اور زمین کو گون کی اور کورتا جاتا تھا کہ کیا مینے کو یا زکر کیا تھا اس میں بیہودہ اور کھڑے

گھرا ہوا تھا میں تاکہ مضبوط کروں کام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پھر اس سے معوذتہ بن عقیل اور کہا اس سے کیا ہوا جنگجو کہا میں ابی لے کر لڑا ہوا تھا اور
 اپنے لوں پہلے مقام پر پہنچے ہوئے میری طرف لوگ میری قوم کے اور سخت تر اور میں نے کچھ عیادہ اور خالد بن ولید کے گھڑ سوار گئی ابی ولید انصار کی
 کہا میں ابی سے معوذتہ بن عقیل کے کوٹ جانا مغرت طلب کر کے اسلئے تیرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لا اقم خدا کی نعمیں جا ہوتا میں کہ منفعت اور آفرین
 طلب کر کے اسلئے تیرے آنحضرت تو اتوری یہ آیت کریمہ **وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّقُوا اللَّهَ مَا يُكْفِيكُمْ سُؤَالَ اللَّهِ** فَوَافِرُ سَمْعِهِمْ وَرَأْيِهِمْ
يَصُدُّونَ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ کہتے ہیں معوذتہ بن عقیل اور کہ میں بیشک چکنا تھا اس کے بیٹے عبداللہ بن عیادہ بن ابی لے کر کہ بیٹھا ہوا تھا لوگوں میں ابی
 نہیں اونٹھا تھا گناہ کو اس کی طرف پھر شروع کیا میں ابی سے کہ کہنا تھا کلا حجب کو جو صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سے سہل اور سہیل کے

ذکر اوس چیز کا کہ نازل ہوا قرآن مجید ص ۱۱۱

قوی ہو کر کہ اس میں محمد بن عبدالرحمن بن عوف سے کہ بیان کرو مجھے حال احد کا کہا حضرت عبدالرحمن بن عوف نے ابھی میرے شمار تو
 ابداء کو میں آیت کے سورہ آل عمران میں سے ہو گا کہ گویا حاضر تھارسیاں ہمارے **وَإِذَا عَدِیْتُ مِنْ أَهْلِ كَيْفِ السَّيْفِ الْمَوْفُونَ**
مَقَامَهُ لِلْقِتَالِ وَاللَّهُ صَبَّحَ عَلَیْهِمْ **أَوْجِبْ** فَرُكُوا كَلَامَ لَبَنٍ مگر سے بھلے لگا سہل ان کو ابی لے کے تھکا ان پر اور اس میں جانتا
 کہا راوی سے اس آیت کی شان نزول میں کہ تر بنوں نے گئے آنحضرت صبح کو طرف احد کے پس صبح باندھی صحابہ کی واسطہ اطرائی کے اس طرح کہ
 گویا بیدھا کرے ہیں ابی سے تیر کو اگر دیکھتے کوئی بندہ نکلا ہو تو فرطے پیچھے ہٹا اور چھ تفسیر اس آیت کے **إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ**
تَفْشَلَا وَاللَّهُ وَاللَّهُمَا عَلَى اللَّهِ فَلْيَقِ كُلُّ الْمُؤْمِنِينَ یعنی جب قصد کیا دو فرقوں نے تم میں کہ نامزدی کر میں اور اندر دگا
 تھا ابی اور ابی جی جانیے ہو جو کہ میں سلمان ان کا کیا ہو کہ اور ابی ان لوگوں سے جو سلا اور بخوانے میں کہ قصد کیا تھا انھوں نے یہ کہ بخواب
 ساتھ آنحضرت کے احد کی طرف بھلا کر گیا واسطہ ان کے نکلنا یہاں کہ نہ سکے **وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ وَأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ** إِذْ لَقِيَ اللَّهُ تَعَالَى
لَكُمْ تَشْتَرُونَ اور تمہاری مدد کر چکا ہے ابی بدہ کی جنگ میں اور تم بے مقدور تھے سوڑتے تھے ابی سے شاید تم احسان مانو کہ ابی کر
 تھے سلمان بدین تین ہوا کر کچھ دوس کے یعنی شکر کرو اوس چیز کا کہ دی مکتوب بدین فتح و غلبہ سے **إِذْ يَقُولُ الْمَوْمِنِينَ** اَلَنْ تَكْفُرُوا
أَنْ تُبَدِّلُوا كُتُبَ بَدَلَةِ الْاِفْرِقِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُتَنِينَ بَلْ اِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا وَآتُوا قَوْمَكُمْ مِمَّا فَرِحْتُمْ بِهَذَا كَيْدُكُمْ
رَبُّكُمْ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُسَوِّمِينَ جب کہنے لگا سہل ان کو کیا تم کو کماہت نہیں کہ تمہاری مدد بھیجے رب تمہارا تیر چار
 فرشتے آسمان سے اور تے البتہ اگر تمہارے ہوا پر ہر گاہی کرو اور وہ آدین تیرا ہی م تو مدد بھیجے تمہارا بچ تیرا فرشتے پلے ہوئے
 گھوڑوں پر بیٹھا تھا آنحضرت نے لوگوں سے دن احد کے او نازل ہوئی یہ آیت آنحضرت پہنچا اسکے کہ حکمیں طرف احد کے کہا راوی نے پس
 نہ صبر کیا ابی تفرق ہو گئے پھر مدد کی گئے آنحضرت ساتھ ایک فرشتے کے بھی احد میں اور وہی مسوین کے علامات اہل زمین اور یہ قول ابی کہ
وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ اَكْبَرَ اِيَّكُمْ وَلاَ تَطْعَمُونَ قَالُوا بَكْرًا **يَا مَعْزِلُ النَّصْرُ لَنَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ اَلَمْ يَأْتِ اِيَّاهُ الْحَكِيمُ** اور یہو اللہ نے
 تمہارے ان کو خوشی کی اور اسلئے کہ تمہارے دلوں کو اور مدد دینی اللہ کے پاس سے جو بہت بڑی استقامت اور تیرا ہی اسلئے حصول بشارت
 کے تھے تاکہ اور واسطہ ملے ہوئے مسلمانوں کے اوسلئے قطع طے فاقین **الَّذِينَ يَنْفِرُونَ** وَآلِيكُمْ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ خَائِبِينَ
 تاکہ **وَآلِيكُمْ** کا ذوق کو ابی او کو ذوق لیل کے کہ پھر جاوین ناراد یعنی تاکہ ابی کہے ایک گروہ کو کافروں سے بخوار کر کے کہ پھر جاوین ناراد
 لیس **لَا يَكُنْ لَكُمْ شَيْءٌ اَوْ كَيْفُكُمْ** عَدُوٌّ اَوْ كَيْفُكُمْ فَاِذَا هُمْ خَطَمُونَ تیرا اختیار کیا نہیں یا کو کو تو بدیوسے یا او کو تو
 کر کے کہ وہ ناحق یہ ہیں یہ آیت نازل ہوئی جن میں جہاں ہوؤں کے احد میں اور کہا گیا کہ نازل ہوئی چچ حضرت طرف کے جب کہ کھانا آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کے کھانوں کو اور رضوان کو تو فرمایا اللہ بیشک کر چکا ان کو سونا نازل ہوئی یہ آیت اور کہا گیا کہ نازل ہوئی چچ حضرت کے

یعنی ابی ولید انصار کی
 گھڑ سوار گئی ابی ولید انصار کی
 گھڑ سوار گئی ابی ولید انصار کی
 گھڑ سوار گئی ابی ولید انصار کی

کہیں بہت ہوئے خود دشمنوں سے اور جو جگہ کے قریب یہ بیان خلافت یزید اور ان زون کا واسطہ لگے کہ کھایا تھا اور کوکبان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وعظ کیا تھا اور یہ صلی کی تختہ اور پہلے فرما چکے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور کوکبان نہیں سہنا اور نہ سہنا ان گاہے یہاں لگا کر دیکھو تم کو ہمارے لکے تو نہ دیکھو نہ سہا رہی اور اگر دیکھو تو نہ سہا رہی من تو نہ شریک ہونا ہمارے قتل بعد ما انکم ما تفتخون بعد کے لکھو دیکھا چکا تمہاری خوشی کی چیز یعنی بھاگنا اور پشت پھیرنا وہی صفت کہ من یثید الدنیا کوئی تم میں چاہتا تھا دنیا یعنی لشکر اور غارت مال کو وہ صفت کہ من یثید الاخریۃ اور کوئی تم میں چاہتا تھا آخرت یہ وہ لوگ ہیں جنہاں قدم رہے یزید اور ان زون میں سے اور نذاذی کی عبدالمہدین جبر اور اس کے ساتھیوں سے کہا میں سعود بنے نہ تھا میں گمان کرتا اسکا کہ کوئی اسکا بھائی تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ کرنا ہوا دنیا کا ہمارا ملک کسنا سینہ اس آیت کو شعر ص کف عنہم فکرم کو اولٹ دیا اونپر سے یعنی جب کہ تھا غلبہ تھا اور پہلے بہت لکھو اسواسطے کہ آزمائے ہو گئے تھا تو کثرت پڑنے میں شکر کے کہ تیرا کہ جس جگہ مارے جانے تھے تھے اور زخمی ہوئے تھے جو زخمی ہونا تھے تھے لکھو عفا عنکم واللہ ذو الفضل علی المؤمنین اور وہ لوگوں کو دیکھا اور افضل رکھا ہی ایمان الون یہ اذ تصعدون جب تم چڑھ جاتے تھے یعنی بھاڑ پر وقت پربت دینے کے ولا تلون علی احد والنسول یدعوکم فی اخر لکم اور پیچھے نہ کھتے تھے کھکھا اور رسول پکارتا تھا لکھو بھاری میں پس جانے تھے بھاگتے ہوئے اور چڑھتے بھاڑ پر اور آنحضرت پکارتے تھے اور کوکبان معشر مسلمین انکا رسول اللہ الی الی لیکن نہ کھتے تھے وہی طرف کوئی سو سمات کیا اللہ تعالیٰ نے یہ اون سے کاکا لکھو عفا عنکم فکرم کوکبان کیا بلا تمہارے تنگ کرنے کا نہیں بھلا غم غم اور قتل اور دور سنا غم یہ کہ تم لوگوں نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہوئے پھر بھلا دیا اور کوکبان غم سے وہ نہ بچ کر بچا تھا پہلے غم سے رحم کے اور قتل کے اور کہا گیا کہ یہ کہ مراد پہلے غم سے جانا ہی ورنہ پہاڑ کے بھاگ کر اور رجوع و رستاد کا کافر صلی اللہ علیہ وسلم اور دور و سر خم جب کہ گھبرا ہوا اور کوکبان شکر کے کہ چڑھ آئے لکھا ہی سے بھاڑ کی توجہ لگے مسلمان بھلا تم اور کما گیا کہ مراد و ما بغیر سے آزمائش یہ تھی آزمائش کے لیکھا لکھو فاعلی ما کان لکم تو غم نہ کھا یا کہ رجوع ہوا سے جاوے یعنی تاکہ نہ دکر و تم اس میں جبر کا جو فوت ہوا الی غارت کا سے ولا ما اصا بکم واللہ حیون یماعنا من اور جو سامنے آئے تمہارے اور اس کو خبر یہ تمہارے کام کی یعنی رنج تمہارے شہداء اور یمینوں کا کھو ائن ل علیکم حق بعد الفی امنۃ نقاسا یغشی طائفۃ منکم و طائفۃ ذلک اھتمہم انفسہم یطون باللہ علیہم حق ظن انکما ہلکۃ یقولون کلنا من الکفر من تنجی فل ان الکفر کلہ للہ یحشون فی انفسہم ما لا یدون انک یقولون تو کان لک ان کفر منی ما فیکلنا لھما پھر تپا واری ننگ کے بعد اس کو گھم کہ گھیر ہی تھی تم میں بعضوں کو اور یمینوں کو کوکر بڑی تھی پسے جھم کی خیال کرتے تھے اللہ رجوع تھے خیال جا بون کے کہتے تھے کہ جی کام یہ ہمارے تھے تو کہہ سب کام یہ اللہ کے تھے پسے جی میں جھپٹا دین جو جسے ظاہر نہیں کرتے کہتے ہیں ان کہ گھم کہ ہوتا ہمارے ماتھ تو ہم مارے نچالے اس جگہ مروی ہے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے کہ کسی نے پوچھا یہ بات متعجب ہے ورنہ لکھو واقعہ بھی خبر ہذا و یمین شل خواب دیکھنے والے کے تھا سنا تھا اس کو کہ یہ کہنا تھا اور جامع واقعہ جو ان پر پکڑ ہی کہنے والا اس کام کا قل کو لکھو فی حق لکھو ذلک الذی یبکی علیکم القتل الی صا جھوم ولینا اللہ ما فی صدورکم و یفصم ما فی صدورکم تو کہہ کر تم ہوتے اپنے گھروں میں اللہ تابا رہتے جن پر لکھا تھا مارے جانا اپنے قتالوں پر اور اس کو از مانتا تھا جو کچھ تمہارے بھی میں ہوا دیکھا تھا جو کچھ تمہارے دل میں ہی یعنی تاکہ کمال اللہ تعالیٰ تمہاری نظر اور دھم تمہارے دلون سے واللہ علیہم یدکات لصدور اور اس کو حکیم ہی کی بات یعنی اللہ تعالیٰ خبر دار ہوا اس کا جو کچھ پاتے تم سینوں میں خبر خواہی اور بخواہی سے ان الذین تو کو لکھو تم اللہ تعالیٰ انما استر لھم الشیطان ببعض

ما سکتوا لاجلکم تم من برئت کلمه جسدن بھر میں دو فوجیں ہوا کہ وہ گایا شیطان نے کچھ اور کہ گناہ کی شامت سے مراد اس سے شکست کمانے سے ہیں سلمان احمد کہ کہ پونہ چایا ہو کہو سبب شامت اونٹنے گناہوں کے و لکن عفا اللہ عنہما ان اللہ غفور رحیم اور اونٹوں کو بخش دیا اللہ اللہ بخشنے والا ہے اور تحمل رکھتا یعنی معاف کی خطا کو کہ بھانگے کہ یا یحییٰ الہی بن امیہ لا نکو موا کا لہ بن کفر قرا و قالوا لکی خیر انھما لا اذنا لہ یوفی انھما الا فی الاصل و کا لہ یوفی انھما الا فی الاصل و کا لہ یوفی انھما الا فی الاصل اور کہتے ہیں اپنے بھائیوں کو حبس کر لو کلین ملک میں یا ہوں جہاد میں اگر کہہ رہے ہیں پاس نہ رہتے اور نہ اسے جہادے نازل ہوئی یہ آیت شانین ابن ابی کفر قرا ہوا ہوا تعالیٰ و من کو کست کہ وہو سکا کہ اس میں ابی سے کہ وہی مراد ہیں الذین کفر واسے لیجمل اللہ ذلک حکمہ فی قائلو ہجو و الا شیعہ و یؤیدہ و اللہ بما یعملوں بصیر و لکن قیل لہ فی سبیل اللہ او ممتہ للعقرہ من اللہ و رحمہ حبیب مبتدا جمعہ و کہ لے انداس سے افسوس اونٹوں کے دل میں اور اندر ہی جلا اور مارا اور اندر سے کامر کھتا ہوا اور اگر تم مارے گئے اندر کی راہ میں یا مر گئے تو بخشش اندر کی اور میرانی بہتر ہو اس سے جو وہ جمع رہتے ہیں یعنی جہاد کیا گیا ہوا سے یا مر گیا ہوا بلکہ فوجیں یا چھو گیا ہوا کی کہ ہیں بہتر ہو اس چیز سے کہ جمع کرنا ہو نہ اسے و لکن ممتہ او قیل لہ لا الہ الا اللہ بخشہ و کہ اور اگر تم مر گئے یا مارے گئے اندر کی کہ پاس لگتے ہو کہ یعنی کوٹ کے نامی طرف قیامت میں قیما رحمہ و اللہ لبت لکم سوچو اندر کی مر ہو جو توڑ مارا اور ان کو یعنی سبب جہاد کی کہ ہو گیا تو واسطے اور کہ کہ بد لوٹ کہ بھانگے والوں کے زخمی فرمائی اور اسے آنحضرت نے اور غصہ کیا و لو کنت لظفا علیہ القلب لا یغضو ان حوالہ اور اگر تو ہوتا سخت گوار سخت ل تو غصہ ہوتا ہے تیرے گروہ سے کہ اس سے احباب میں جو بہت گئے تھے فاعف عنہم و استغفر لکم و سکا و رحمہ فی الاخرہ سو تو ان کو معاف کر اور ان کے واسطے بخشش مانگ اور اسے شہوت سے کام میں ہو گیا آنحضرت کو شہادت کا اونٹنے تھا الزام میں اور تھے آنحضرت کو شہادت فرماتے تھے کسی سے لڑائی میں فاذا اخرجتم فوکل علی اللہ ان اللہ یحب المؤمنین و حبیب محمد اور کا تو ہر وساکر اندر ہر عبد یا ہوتا ہو تو کل اللہ کو یعنی ہمدرد بعد شہادت کے کہ ان ہمدرد کہ لا کمال کچھ و لکن یجد لکم فمن ذالک من یصبرکم و من یبک و ہو علی اللہ علی کل المؤمنین و ما کان لینی ان یقل و من یقل یأت بما علی قوام القیامہ اگر اللہ نہ ہو کہ دیکھا کو کوئی تیر غالب ہو گا اور جوہر تکمیل جوہر و گناہ چھو کہ تھاری مر دیکھا اور کہ بعد اور اندر ہر وسایا بیہ سلا نوں کا اور بی کا کامر زمین نہ کچھ چھپا رکھے اور جو بی حبیب و گناہہ لایو گناہا حبیب یا د قیامت کے کہ کما ہوا میں میرے کہ اور ہی یہ آیت من ہر کے کہ غیبت لایے تھے لو کہ ایسا رخ کمل اور کم ہو کہ تھی وہ اس کا ہندون نے اتفاق سے کہ زمین مجھے ہم ہی کو کہ کہ لیا ہوا ہوا اس کی کو تو نازل ہوئی اسپر یہ آیت لے تو فی کل نفس فاکسب و ہم یطعمون و فمن اتبع رضوان اللہ فکسب بقاءہ لا یسخطہ من اللہ محمد و یا گناہ کوئی یا ناکما یا اور وزیر ملکہ نو گناہ کا ایک شخص جو تاج ہوا کہ فی حق کا برابر ہو کہ ہو کا لایا انھما سکا یعنی کیا من برابر ہو کر فہ و ما و ہ جہاد و و یس المصیبت و اور اس کا شہ کا و نو رخ اور کیا بری مکمل ہو چھا ہم فرحت عند اللہ و اللہ یصلی عنہما یعملوں لو کہ کوئی نہ ہیں ہر اندر کے ہماں اور اللہ کے ہر جو کہے ہیں یعنی فصلا میں ہر دو میان لوگوں کے نزدیک ہند تعالیٰ کے لقد رب اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیہم رسولاً من انفسہم اللہ نے احسان کیا ایمان والوں پر جو حبیب انور میں رسول و معین میں کا ہوا اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یسئلوا علیکم الیہم برضا و بمرہاتین و کل یعنی قرآن مجید و بقرہ کتبہم و بعد اللہ و الکتاب و الحکمہ اور سوار اور انکو اور کتا ہوا اور انکو کتاب اور کامر بات یعنی کتا ہوا اور اندر قرآن و رحیمی ہا میں و لکن کا و اس میں قبل لکی طلل صید و او کتا اصباہکم و محببہ فذل اصبرکم و انکم لکلمہ و انی هذا اقول هو من عند انفسہم و ان اللہ علی کل شئی قدید و ان تو وہی سے صبر کرنا کتا ہے قیامت

باعت زاری
غیر مجاہد

مِنْهُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ عَظِيمًا ۝ جِن لُّوگوں نے حکم کیا کہ اللہ کا اور رسول کا بعد اس کے کہ انہیں پہنچا تھا کہ ان کو جو انہیں نیک بن اور پھر نیکار لوگو
 قلوبہا پر ایسا مرد اس سے وہ لوگ ہیں کہ اگر سے غزوہ حراء والا سدین کہ یہ ایک موضع ہے آٹھ میل مرینہ منورہ سے ترویج کہ محمد میں شب کثیفہ
 ناگاہ آئے عبداللہ بن عمرو بن عوف مہربانی اور پرواز آٹھ حضرت کے اور بلال بیٹھے ہوئے تھے اور پرواز کے کہ فے آئے تھے اذان اور حضرت
 آنحضرت کے منگنے کے یہاں تک کہ باہر تشریف لائے آپ پس بظاہر اہل بی طرف آنحضرت کے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ اتنا تھامین اپنے سے
 یہاں تک کہ پوچھا موضع محل میں سو ناگاہ اور سے ہوئے تھے قریش کو مانیٹھ ل میں کہ ضرور داخل ہو چکا میں اور اللہ بنہ سونگا میں با تین اکی بیٹھا
 میں ہوا لوگ چہرنا سینے ابوسنیان اور اوس کے لوگوں سے کہ کہتے تھے نہ کیا جہنہ کچھ کہ پایا تینہ شوکت قوم کو اور اوس کے نیز کے کہ پس لوٹ جاؤ
 کہ وہ تھیں جڑو کے کچھ ہوں ان کی اور صفوان الحاکم کرنا تھا اسکا اوپر کچھ ملا یا آنحضرت نے جناب صدیق اور فاروق رضی اللہ عنہما کو اور یہاں کیا انہیں
 یہ حال نام کہ تھا عبداللہ بن عمرو بن عوف نے تو عرض کی حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے کہ طلب کریے دشمنوں کی ورنہ گنہگے ہمارے
 اہل و عیال میں چہر بلام چہر ہزار پڑھ کر اور پے گئے لوگ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ملا کہ بکار دین یہ کہ کو فٹے ہیں آنحضرت و پے
 جستجو دشمنوں کے پس نکلے لوگ اس میں کہ فرمائی کہ اَلَّذِي قَالَ كَلِمَةً لِّلْكَافِرِ فَلَا يَكْفُرُ بِكَلِمَاتِهِ لَقَدْ جَعَلَ الْكُفْرَ فَاخْشَقًا هُمْ فِيْ اَدْهَمَ اَيَّامًا نَّافِلًا
 حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ۝ فَانْقَلَبُوا بِنِعْمَةِ رَبِّهِمْ اِلَى الْوَدَّعِ فَصَلَّوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى اَنْبِيَآئِكَ وَآلِ اَنْبِيَآئِكَ وَآلِ اَنْبِيَآئِكَ وَآلِ اَنْبِيَآئِكَ
 فَصَلَّ عَظِيمًا ۝ جنگو کہا لوگوں نے کہ انہوں نے جمع کیا یا نبی تھاتے قاسم کے سو قوم اور سے غزوہ کو پھر ان کو زیادہ آبا امان اور بوسے میں یہ کہ اللہ
 اور کیا خوب کار ساز پچھ پچھ آئے اللہ کے احسان اور فضل سے کچھ نہ پوچھا ان کو برائی اور پچھ اللہ کی رضا پر اور اللہ کا فضل بظاہر تحقیق ابوسنیان بن جریج
 نے فرمایا تھا آنحضرت سے دن اس کے کہ برہم و صفر وادی ہوشوع سال کی اپنی تمام ملائی حسب از شروع سال و گندہ یہ کچھ قریب ہوا و ہر اس
 کو کہا گیا ابوسنیان سے لیکن میں پورا کرنا تو اپنے ان کو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سو بیجا ابوسنیان نے نے ہمیں ہر سود و شہابی ایک شخص اور طرف مدیٹیک
 کہ روکے مسلمانوں کو قرا گاہ پر لے سے اور مقرر کیے واسطے انہم کے دس اونٹ اگر ٹوائے وہ مسلمانوں کو لے سے صفر وادی کے اور کئے اوشے کہ
 قریش نے بھیج کے ہیں بہت لشکر اور وہ آویگے تمہاری طرف تمہارے ملک میں پھر یکہ پاویگے وہ مالی شہر کو سے تو خراب کرینگے اور قریب ہوا کہ روکے
 دو سب با بعض لوگوں کو یہاں تک کہ پوچھی غیر آنحضرت کو فرمایا آپ نے قسم اوس بات کی کہ یہاں میری اوس کے قبضہ قدرت میں ہی اگر نہ کئے گا کوئی ہمراہ
 تو اہل بیت و صحابہ میں نہ پاس کھل گئے انھیں مسلمانوں کی پیکر اور کئے مسلمان ساتھ تجارتوں کے اور تجارت ہوسم سولے ساتھ نعت اور فضل الہی کے
 بیج تجارت کے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ کہ فائدہ دے گئے پوچھی ان کو کچھ برائی اور نہ واقع ہوئی برائی اور تھم رہے وہاں سلمان آنحضرت ان کی چہر لے نہ رہے نہ رو
 اِنَّ الَّذِيْ لَكُمْ الشُّكْرَ الْحَقُّ ۝ اَوَلَيْكُمْ اَدْلٰكُ مَا فَلَاحًا تَخَافُوْنَ وَخَافُوْنَ اَنْ لَّكُمْ تُعَذِّبُوْنَ ۝ بیج و شیطانی ہر کوڑا ہی اپنے دوستوں سے سوئم
 اوشے تھروا و جب سے رو اگر ایمان کہتے ہو گمراہ دسی کے کہ شیطانی کوڑا ہی کو اپنے دوستوں سے اور اپنے فرمان برداروں سے و لا تحشوا
 الَّذِيْنَ يَنْسَوْنَ فِي الْكُفْرِ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ عَقْلٌ ۝ اَللّٰهُ شَهِيدٌ بِالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ اِلَيْهِمْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ حَقٌّ اِلَّا الْاٰخِرَةُ وَهَؤُلَاءِ كَانَتْ اَبْغَضَ اِلَيْهِمْ
 اور یہ کوڑا اوسے اوں لوگوں سے جو دوڑ کر گئے ہیں کہ کر کے وہ بجائیں گے اللہ کا کچھ ایمان پتا ہی ان کو فائدہ نہ سے آخرت میں اور ان کو ٹوٹی ہانگ
 اِنَّ الَّذِيْنَ اَشْرَقُوا الْكُفْرَ يَكُوْنُ اِيْمَانُ بَنُوْنَ ۝ بنوں نے فرمایا کہ ایمان کے بدلے کو ما و اقدسی نے کہ فرمایا ہوا اللہ تعالیٰ جنہوں نے
 کہ دوست کھانا کو ایمان پر لے لے اللہ شہید ہے وہ نہ بگاڑینگے اللہ کا کچھ بسبب غریب کے کہ ان نقصان ماند ہوا کوئی طرف و لہو عدل اب
 اللہ اور ان کو کھسکی ہاڑ و لا یحسبن الَّذِيْنَ كَفَرُوا اَنْهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ کھنڈن لا تقسہم انما تمیل کھنڈن ادا و لا
 لا تماء و لہو عدل کھنڈن ۝ اور یہ نہ سمجھیں کہ ہم جو قسمت دیتے ہیں ان کو کچھ بھلا ہوا کے کہ میں ہم تو قسمت دیتے ہیں ان کو کچھ برشتے ہاڑ
 گمراہ میں اور ان کو دولت کی ہاڑ و کما و اقدسی نے کہ فرمایا ہوا اللہ تعالیٰ نہ گمان کریں کہ کوڑا کو وہ جو صحیح و سالم رکھتا ہوا کے بنوں کو اور رزق

گمان کر تھے ہم کہ لا با ہوئے تھے کہ اوس میں سے پھر فرمایا آنحضرت نے کہ اوٹھا اوٹھا نا اور اوٹھا اوٹھا لے گئے کہ رو بہو ہمارے سجدہ اور سے
طابق بن پہلی فصل کے بعد کہ فرمایا آنحضرت نے کہ اوسا سے نام اسد نقل کے پھر کھائے تھے یہاں تک کہ پھر گئے بیٹ ہمارے اور بن گشتا تھا
طابق کو اوی طرح کہ لا گیا تھا اور ہو گیا اس حال میں وقت لڑکا پھر نماز پڑھائی کجا آنحضرت نے اور سلام پیرا اور نہ چھوڑا پانی نہ کچھ نہ کھلے اپنے قائم
اور ماتین کر کے گئے یہاں تک کہ ہوا وقت عصر کا پھر لا گیا باقی کھا اذ خوب میر جو جاون اوس سے پس کھڑے ہوئے آنحضرت اور نماز پڑھائی کجا
عصر کی اور نہ چھوڑا پانی پھر کھڑی ہوئیں یہی سعادین ربیع کی اور عرض کی اور بخون نے کہ یا رسول اللہ شوہر میرے شہید ہوئے احمین اب کہ کجائی
اونے اور لے لیا سب ترکا اور کجا اور میرج و یثیان سعد کی کہ نہیں کجیا ل پاس اٹھنے اور سوا اسکے نہیں یا رسول اللہ کج کج کی جاتی ہیں لوکیان اوپر
مال کے فرمایا آنحضرت نے **اَللّٰهُمَّ احْسِنِ الْخِلَافَةَ عَلٰی رَجُلٍ مِّنْ اُمَّةٍ** یعنی خلافت کے تو سعد بن ربیع کے ترکے پھر فرمایا نہیں ناسل ہوئی
مجھ سے باپ میں کوئی شو اور آئو تو میرے پاس جبکہ جاون لوٹ کر پھر جب لوٹ آئے آنحضرت اپنے دولت خاندان کو تو نہ کھینچے اپنے دروازے پر اور
نہ کھینچے ہم ساتھ آپ کے کسب شروع ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تکلیف یہاں تک کہ گمان کیا بخند و محی اور ترقی ہو آپ پر پھر فرما فرما تو پانی آپ کو کوا
حالت سے درج کیا پس نہایت کجا آپ کے خساروں سے ماننے تو یوں کے اور فرمایا آپ نے لاؤ رو میرے سعد بن ربیع کی بیوی کو کوا تو نہ
عقید بن عمرو بن ابی تک کہ لے آئے اوٹھا اور تجدید بن عورت ہوشیا رست و جالاک فرمایا آپ نے اوشے گمان یہی پجارتی را لکیوں کا عرض کی اور بخون نے
یا رسول اللہ اپنے گھر میں ہی فرمایا اذ کو کوا کے میرے پھر فرمایا سعد کی بیوی کو کہ بیٹھ جا پس بیٹھ گئی میں اور بھیجا ایک مرد کو دوڑا کر لے آیا وہ سعد کے
بھائی کو کہ تھے وہ قبیلہ یثرب بن خزرج میں اور لے گئے وہ درنا کیا تھے ریح اور شقت میں فرمایا اوشے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لٹا دے
اپنے بھائی کی را لکیوں کو دولت اسکے ترکے کا پس کجی رہی سعد کی بیوی نے خوشی سے بھا کر کہ کہ سنا سنا بل سجدے میں پھر فرمایا آنحضرت نے نے اپنے
بھائی کو اٹھان و خصل او میں کا اور احتیاج یہی چھو باقی اوس ل کا کہ ہر تیرے ہاتھ میں اور نہ حمد دلایا آپ نے حل کا اوسدن اور تھیں جل میں اور فوت
ام سعد بنی سعد بن ربیع کی کج کج کیا اوشے زین ثابت نے اور پیدا ہوئے اوشے خارج بن زید پھر جب کہ خلیفہ ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور
اوسوقت تھیں تمام سعد بنی حنین زین ثابت کے اور تھیں یہ عمل میں وقت شہید ہوئے اپنے باپ سعد بن ربیع کے تو کہا اوشے لنگے نا و زید
بن ثابت نے کہ اگر یہی کجا خواہش اس بات کی کہ کلام کر ویرا میں اپنے باپ کے تو امیر المؤمنین نے ور نہ دلا یا ہر کج حل کا اور تھیں تمام سعد بنی
شمارت باپ کے حل میں ہو جانا یا اوشوں کے کہ نہیں ملاب کرتی میں اپنے بھائی سے کچھ اور مروی ہے جب کہ شکست ہوئی کواں کی احمین اور بھا
وہ تو پہلے لایا خبر شکست کھا کر کہ عبداللہ بن ابی اسید بن خیرہ اور کہ وہ جانا داخل ہونا کے میں اور آئے لٹا اٹ میں اور خبر ہوئی کواں کا صحابہ
آنحضرت فخر بن ہوئے اور غالب ہوئے اور شکست کھائی تھیں کہ ما عبد اللہ نے ہوا یہ اول کہ عمو کا بیٹا پیسہ لائوں نے اور بٹے شکر میل یا ہر کج
مشرک عبد بنی خراہ کے اور پوچھے غلبے کو سولے جہت شخص نے کہ خبر مروی قریش کو کہ قتل اصحابہ آنحضرت اور فتح قریش کی وہ وحشی تھا مروی و بطور
بنی سب لیشی سے کہ ما اوشوں نے جبکہ لایا وحشی ادب راہل کہ کہ خبر شکست اصحابہ آنحضرت کی اور آیا باران میں اپنی اوشی پر اور جب بنی اوی
کھائی پر جو کجی ہو چمن سے تو کجا لائی بلند آواز سے کہ مروی مشرق قریش کی خبر یہاں تک کہ جمع ہوئے لوگ اوسکی طرف اور وہ کھڑے تھے اس بات سے کہ
بیان کرے اوشے کہ وہ بات کو جب خوش ہوا وحشی اوشے تو بلا بشارت ہو کواں تک قتل کیا یعنی اصحابہ آنحضرت کو ایسا قتل کہ کبھی نہیں ملے مثل اسکے
کسی ایرانی میں ان روزی کیا ہو لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ثابت لکھا تھیں اوٹھا ساتھ نہ خون کے اور مارا سینے سرور اذ کواں کہ وہ جزیر بن عبد
تھے اور تفرق ہوئے لوگ ہر طرف سبب خوشی کے قتل سے آنحضرت کے باران کے اور اہل ہر یکرا اور تنہائی کی جبریل علیہ السلام نے وحشی سے اور کما
دیکھ کر کواں تو کواں وحشی نے فاسد کج کواں ہوں میں کما جبریل نے کیا مارا تو نے خبر وہ صلب کواں وحشی نے ٹان مالدہ مارا سینے اور کواں جی بھٹکے کہ
کہ لائی دیکھتے ہیں اور کج لکی در میان و لوفن باؤن کے پھر کجا را دلو کو لوگوں نے تو نہ بولے وہ تو کواں لینے میر کج کجا اوی کواں اوی کواں

تیری طرف کشتی تھو او کو کما جبر نے دو رکعتوں سے ہم ہماری عورتوں کا اور کفیل کیا تھا جسے لوگوں کو اپنی جانوں کا بھروسہ کیا جبر نے اور عورت اپنی عورتوں کو واسطے لگانے عطر اور تیل کے اور تھے معاویہ بن خنیس و بن ابی العاص کہ بھاگ گئے تھے اور سعد بن شکست کھار اور چاگیا کما حسیا ہا بھر مور با قرب مدینہ کے اور کج کو لوٹ آیا سر سے بین بچہ آگاہ میں حضرت عثمان بن عفان کے اور کھڑکھڑا دوازہ انکا تو بولیں اوس سے بھوسی حضرت عثمان کی ایک کلمہ میں صابنہ زادی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا اوستے بھیجیو کیو اونی طرف سے کہ تم بھیجہ واسطے اوستے قیمت ایک دانہ کی کہول لیا تھا سینہ اوستے لگے برس ابابا ہون و قیمت دینے کو و نہ چلا جاو گھامین کہا راوی نے سو بھیجا کیو حضرت ام کلثوم نے واسطے بلالہ نے حضرت عثمان کے اور آئے وہ اور جب یہی حضرت عثمان نے معاویہ بن خنیس کو تو کہا خلی ہوتیری ملاک کیا تو نے بھکوا اور اپنی جان کو کون آیا بھکوا یہاں کہا اوستے ایچا زواجی میرے نہ بھکوا کی قرب تر میرا جسے اور نہ قدر از زائد پھر لے لیا او سکوا نہ حضرت عثمان نے اور بھکوا دیا ایک گشت مکان میں بھجیر کے خود و طرف آنحضرت کے کہ اسل کرین اسطے اوستے امان اور تحقیق فرمایا تھا آنحضرت نے لوگوں سے پہلے اس سے کہ اوپر حضرت عثمان طلب امان کو کہ عاویہ سے منع کی ہی آج شے میں ڈھونڈھوا او سکوا تو بھجو کی اوسکی لوگوں نے تو نہ پایا او سکوا پھر بعضوں نے ڈھونڈھا او سکوا نہ آج کے میں اور کھسے لوگ کہ میں حضرت عثمان کے اور نہ فیت کیا او سکوا حضرت ام کلثوم سے تو اشارہ کیا او بھونے اوسکی طرف اور کلا او سکوا لوگوں نے نیچے سے ایک کاپڑے چٹائی کے پھر لے گئے اوس کو روبرو و آنحضرت کے درجا کھیا عثمان بیٹھے ہوئے تھے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور جب دیکھا او سکوا حضرت عثمان نے کہ لایا گیا روبرو و آنحضرت کے کہ توحش کی کہ قسم اوس فکات کی جسے بھجوا آپ کو ساتھ حق کے نہ آیا تھا میں پاس آپ کے کہ یہ کہ طلب کروں میں آپ سے عہد و ذمہ واسطے اسکے اب نقش قبضے اسکو واسطے میرے یا رسول اللہ میرے چھوڑ دیا او سکوا آنحضرت نے واسطے حضرت عثمان کے اور میں ہی او سکوا اور تفرکی مدت اوس کی تین دن اور فرمایا اگر سے بعد اسکے تو فرمایا پھر کہ حضرت عثمان اور فرمایا اوستے اوستے کہ یہاں کر و یا اسلام فرما او سکوا پھر کہا اوس سے کہ جاتا اور کج کیا اوستے اور ورنہ ہوئے آنحضرت طرف حمراء الاسد کے اور کھسے حضرت عثمان بھی ساتھ سلمہ انون کے حمراء الاسد کو اور ٹھہرا ہوا معاویہ یہاں کہ کہ آیا سیرا دین پھر بڑھا اپنی اونٹنی پر اور روانہ ہوا یہاں تک کہ یہ پہنچا نہ وہاں خلی حق میں تو فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ معاویہ سے منع کی ہی عز زویاک ڈھونڈھوا او سکوا تو بھکے آدمی او سکوا چسپو میں اور بابا او سکوا کہ نگاہ بھول گیا تھا وہ راہ تو اوڑھنے اوسکے کھو چون یہاں تک کہ بابا او سکوا چھتے دن اور زید بن حارثہ اور عمار بن یاسر جلدی کی تھی او بھونے اوستے ڈھونڈھنے میں ہوئے اوس سے وضع نہا میں اور وار کیا او سپر زید بن حارثہ نے تو کہا عمار کے کہ واسطے میرے حق کہ یہ پھر تیرا اوستے عمار نے او قتل کیا او سکوا تو اس نے پھر لوٹ آئے پاس آنحضرت کے اور ضربی آپ کو اس کے قتل کی اور کہا گیا کہ میرے لیے اوستے ثقیف الشریز بن ابی کھوس پر میرے بخورہ سے کہ جب بھول گیا وہ راہ کو تو بھلے یہ وہون اوس سے اور راتے میرے او سکوا تیرے دن سے نشانہ بنا کر یہاں تک کہ مار گیا وہ

ذکر غزوہ حمراء الاسد

اور تھا یہ غزوہ ایک شنبہ کے دن اتھوین تارح شمال کی مس تین ہجری میں اور رزق فرور ہوئے آنحضرت مدینہ پر سکویہ بن جبر کے او یا تریخ باچہ دن ماہی ایل میرے ذب ماہی پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کی ان ایک شنبہ کے اور تھے حمراء آپ کے سر و اوقم اول من خرج او شب گذاری تھی ان جزا و تہ سمجھو بی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دروازے پر کہ وہ سعد بن عبادہ اور سہاب بن سہد اور سعد بن معاذ اور اس بن خلی اور قہادہ بن عثمان اور سعید بن اوس بن بکراو اپنے چند لوگوں کے کہ بھرب خارج ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تو حکم کیا بلا کہ کچا پھر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم کر کے ان کو واسطے طلب کرنے دشمنوں کے اور نہ پھر ہمارے کہ تو بھجھ کہ ماضی تھا کل لڑائی میں کہا راوی نے پس بھلے سعد بن سار و را ایک لوٹے جاتے تھے اپنے کہ کو کہ حکم کرین اپنی قوم کو کہ پھر چلنے کا اور غزہ پھر تھے لوگوں میں اور تھے اکثر لوگ رضی قلیہ بنی عبد اللہ کے کہ بکارتا پھر کہ سعد بن معاذ اور کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں نگاہیکہ طلب کرین اپنے

[illegible]

اور تھا اہل باقرین سے کہ لوٹا اہل اللہ تعالیٰ نے ابو سفیان کو ساتھ اسکے لوگوں کے کلام صفوان بن امیہ کا قبل جانے معبد کے کہنا اور ساتھ ان قوم کو کہ
ایسا کہ لوگ تھک رہے ہیں اور ڈرا ہوں میں اس سے کہ جمع ہوں وہ تیر جو نہ تھے اراکی عین غریب پس لوٹ ہو کہ فتح ابھی ہو کہ جو نہیں میں میں اس سے
اگر علی تم پر اور بنو نکتہ سے تو ہماری فرمایا آنحضرت نے کہ رہنمائی کی اور تم کو صفوان نے اور تھا خود راہ پر قسم اور اس کی کان میری اور کے بقدر قدرت
میں یوں بدلتا تھا کہ یہ کہ میں اسے اسطے اسطے سگریں کے اگر توستے تو جو ہارے فنا جیسے کل ان گذرا ہوا پھر لوٹ گئے انار جلدی عقوق سے چھکارے مسلمانوں
کے اور گذرے ابو سفیان کو شخص عبد القیس کے کہ آتے تھے مرینہ بنور کو کہنا اور ساتھ کیا پونچا نے دل کے ہاں بیٹا میرا آنحضرت اور ان کے اصحاب سے
اور جو دو گاہ میں کو میں تمہارے انھوں کی زیست سے کل عکائیں اگر آتے تم میرے پاس کہا اور خون سے کہ ہاں اور اگر سینگ و کالت تیری کہا اور ساتھ جہان ملہم
آنحضرت اور ان کے اصحاب سے سوخہ دینا اور لوگوں کہ ہم کو جمع ہوں میں لوٹنے کے ارادے سے واسطے ان کے اور دشمن میں میں جب ان کے پھر چلا گیا ابو سفیان
یہ کہ اور آئے دو لوگ اور وہ آنحضرت کے حماد الاسد میں اور کہا انھوں نے مسلمانوں سے کہ جو کہنا تھا اور ساتھ ابو سفیان نے تو بڑے مسلمان حسدنا
اللہ و فہما الوکیل یعنی پس یہ کو اللہ اور اچھا کار ساز و اور اسی باب میں اور اسی اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اَلَّذِیْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ
النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَلُّوا فَاَوْفُوا بِعَهْدِكُمْ وَاسْلَمُوا عَلَيْهِمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ
ظہور کو پھر کو نیز یاد آ رہا ہے اور قول الہی اَلَّذِیْنَ اسْتَجَابُوا لِقَوْلِ اللَّهِ وَاللَّسُّعِ اِلٰہِمْ بَعْدَ مَا اصْبَحُوا بَہُجَّہُ الْفَرَجِ یعنی جن میں لوگوں نے حکم مانا
اللہ کا اور رسول کا بعد اسکے کہ ان میں پڑ چکا تھا کٹا وہاں اور بھیج دیا تھا معبد سے ایک شخص خراہد کا طرف آنحضرت سے کہ واسطے اطلال کر کے آپ کے
رواگوں ابو سفیان سے راہی قریش کے خوف ناک و شرمندہ ہو کہ پھر پھوٹ لے آنحضرت سے میں میں دل و دینہ ہو گئے

یہ کہ اسطے
کہ اب انھوں نے
چلے میں
کھانا میں
خود انھوں نے
نفع الارب

ذکر سر پادوسلہ کا طرف موضع فطن

ذات پہاڑ طرف ہی اسد کے تھیں تین مہینے میں ہجرت سے واقع ہوا کہ راویوں نے حاضر ہوئے ابو سلہ امین اور تھے ابو سلہ ابوسلمہ سے
یہ امین زمین میں جمع حوالہ میں کہ جب کہ اوتھے حلقا قبائے اور ہم اہل فطن ان کے بیوی انومی اسلہ بنت ابی امیہ میں بھی ہوئے یہ امین کے لگا
وہ فرقہ ان کے بازو پھوٹ لے یہ اپنے گھر کی طرف اور ساتھ انھوں نے کہ آنحضرت نے فطن سے لے گئے حماد الاسد کو بعد چڑھے یہاں اور کچھ دیکھتے چوئے
آنحضرت کو اطراف و جانب میں بیان کیا کہ کٹے آنحضرت سے کہ اوڑھے تھے آپ عقبہ سے جو ایک مقام پر مہینے میں نزدیک قبا کے عقیق میں سو گئے
ابو سلہ ساتھ آنحضرت کے حماد الاسد کو پھر جب لوٹے آنحضرت وہاں سے طرف مرینہ بنور کے پھرے ابو سلہ ساتھ مسلمان زن کے اور پھر عقبہ کی
راہ سے اور پھرے ابو سلہ عقبہ میں ایک مہینہ کا طواف کرنے تھے اپنے دشمنوں کا بیان کیا کہ دیکھا ابو سلہ نے کہ اچھا ہو گیا اور پھر گیا ہی زعم اور سے
اس طرح کہ نہیں معلوم ہوتا تھا پھر جب دیکھا مال ہرم کا بیٹھتے مہینے ہجرت سے تو لگایا آنحضرت سے ابو سلہ کو اور فرمایا جا تو ہمارا اس لشکر کے کہ اسیر کیا
ہو میں گلا ہو گیا اور ابو سلہ کے کسان میں فرمایا جا تو ہمارا تک کہ پونچے زمین میں اسد میں اور شہر جن مارا ابو سلہ سے کہ کہ لو کہ میں
وہ تھ لنگھتا ہے اور وصیت فرمائی ابو سلہ کو نہایت نفوس کی اور بھلائی کی ساتھ ہمارے میں کے سو گئے ابو سلہ ساتھ اس لشکر کے ویرانہ سودی ایک کہ
اوتھیں سے ابو سلہ میں ہرم کو بھائی ابو سلہ کا مان کی طرف سے اور مان اکی بڑی بنت عبد المطلب تھیں اور عبد اللہ بن مسہل بن عمرو اور عبد اللہ بن مخزوم انھوں
اور میں مخدوم سے عبد اللہ بن حماد اراچی کہ تھا حلیفوں سے در بیان ان کے اور رقم میں ابی لافہ کو فدا انھوں سے تھا اور وہ فطرت سے ابو سلہ میں ہرم
اور مسہل بن یحییٰ اور انصار سے اسید بن یحییٰ اور عبد بن اشہر اور ابو نائلہ اور ابو عبس اور قدامہ بن نعمان اور رضیہ حارث ظہری اور ابو قتادہ اور ابو یوسف
زرقی اور عبد اللہ بن زید اور شیبہ بن اسباب سے ساتھ ان لوگوں کے کہ نہیں کر کے گئے واسطے ہمارے اور وہ پیر کہ اگر تھ گیا اسے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو اس لشکر کی سر پر ہو کہ اگر ہرم کو فطرت سے آیا مدینہ میں ملے کہ ایک عورت سے اپنی قربت کی کہ کچل جین تھی پھر ت ایک صحابی
اور انھوں نے شخص میں کچل جانے اور اس عورت کے پھر کہا اور ساتھ صحابی سے کہ وہ خانہ تھے اسکی اور قریب عورت کے کہ علیہم اور سلہ دونوں بیٹھے

خود ملکہ کے چور یا ہون میں ان کو مل گئے تھے کہ میں جو اپنی قوم میں اور فرمان بردار میں کہلاتے ہیں وہ لوگ ان دونوں کو طرف الزامی کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور وہ چاہتے ہیں کہ قریب بادین میں سے ان کو کہا جائے انھوں نے کہ چاہتے ہیں ہم طرف مگر آنحضرت کے اولوتے ہیں ان کے اطراف کو اور لیٹے ہیں ہم گردہ فوارہ کو نہ متحقق واسطہ ان کے جانور میں چرسے والے کہ چرسے کے جواب میں ان کے تین بیٹھوں پر چھوڑوں کی جو عدل اور چرسے کے اپنے جانور کو نہ پھر اگر ملے کوٹ تو نہ تھوڑے دینے ہم ان کے اور اگر اسے ہم ان کے لشکر سے تو طیار ہوا ساتھ ہمارے سامان جنگ کا کہ میں ہم چھوڑوں پر اور زمین کو گھر سے پاس ان کے اور ساتھ ہمارے بہتر اونٹ ہیں مانند گھوڑوں کے اور وہ لوگ مصیبت زدہ ہیں کہ ڈال دیا جانور قریب سے ایک حادثہ کہ وہ اندادہ ہو گئے کبھی اور نہ جمع ہو گا واسطہ ان کے لشکر پھر کھڑا ہوا ان میں ایک مرد کا کاقیس بن حارث بن عیمر نام اور کہا اس نے اے قوم خدا کی تعین سے میری اور زمین واسطہ ہمارے راہ ان کے قتل کی اور زمین کوٹ دلوٹ واسطہ کسی کو ٹھٹھے والے کے تحقیق ملک ہمارا دور ہی غیر ہے اونٹین جماعت ہماری برابر قریب سے کہ پھر وہ بہت فوج قابل عربین مدد مانگتے ہوئے اور واسطہ ان کے ایچ میں گیا کہ لوگ کو جمع کیا انھوں نے سب کو اور اپنے ہزارہ اونٹ اور گھوڑے اور تھیار اور سامان اور ہوئے وہ تین ہزار سے لے سوا اربع داروں کے اور کمال کوشش تمھاری یہ کہ جاؤ تم چھوڑتین کو ادائیگر علیحدہ ب قوم پر کہاتے ہو تم اپنے نفسوں پر اور نہ چھوڑتے ہو اپنے شہروں سے اور زمین میں خوف پھر شکست سے پس قریب تھا کہ شکست میں لے ان کو چاہتے سے اور وہ ابھی اپنے اراکے پر ہیں پھر لے گئے اس شخص کو جو چھوڑا بیروہو آنحضرت کے پاس بیان کی اس نے آنحضرت سے وہی بات سوز و اندام آنحضرت نے ان کو ملکہ اور گئے یہ ہزار اپنے یاروں کے اور ساتھ گیا ان کے وہ مدظلی راہ بنائے کو پھر صلہ کی مسلمانوں نے چاہتے ہیں اور پھر لے گیا وہ شخص ان کو ملکہ کے ڈرستہ اور چلا راہ کی چوڑائی میں اوپر اوپر اور گیا اور ان کو رات اور دن یہاں تک کہ پہنچے نزدیک قتل کے کہ ایک باغی پر یا ہون بھی اس کے کہ تھا جو پھر لشکر کا اور پائے وہاں جانور چرسے والے ان کے چھوڑ لائے ان جانوروں اور کھڑا ملے تین غلاموں کو جو چور واسطہ ان کے تھے اور چھوڑ دیا باقی جزا ہوں کو سو گئے وہ اپنے لوگوں میں اور بیان کیا اس نے حال اور ڈرایا ان کو ابوسلمہ کے لشکر سے اور کہا ان چور ہوں نے کہ بہت میں دو لوگ اس واسطے متفرق ہو گئی جماعت بنی اسدہ طرف اور اترے ابوسلمہ پانی پر اور پایا ان کے لشکر کو متفرق پھر پھیلانے اپنے لوگ واسطہ سبھو کرنے ان کے جانوروں اور کربوں کے اور کیے اپنے لوگوں کے تین ہفتے کہ نہ مانگے فرقہ ساتھ ان کے اور پیچھے دو فرقتے کوٹ وہ طرف مختلف میں اور کہہ دیا ان کو کہ نہ دروڑا ان کے پیچھے میں اور یہ کہ گذار نارٹ مگر پاس میرے اگر سلامت رہو اور کہا نہ جدا ہونا آپس سے اور کیا ہر ایک لکڑی برابر میں اس کوٹ لے وہ لوگ طرف ابوسلمہ کے صحیح و سلامت کہ کوٹ لائے تھے بہت اونٹ اور کربوں کہ اور نہ ملے کسی سے ساتھ برائی کے پھر آئے ابوسلمہ ساتھ اس سب مال کے طرف مدینہ منورہ کے اور آیا ان کے ساتھ وہ شخص بنی لکڑی بھی پھر چرب چلے مسلمان ایک رات تو کہا ابوسلمہ نے کہ ہانتا لو صعدہ بنی نعیمت سے اوڑھ ابوسلمہ نے اوڑھ جان غنیمت سے اوڑھ لی ہند کی چیزیں پھر کلا لای صحفی میں واسطہ آنحضرت کے غلام کو پھر کلا لاوا زمین بانچوان صوابا نہ دی باقی غنیمت اپنے ہاتھ مسلمانوں پر تو سلمہ کر لے لوگوں نے سے اپنے چربا ہاں لائے ان کو یہاں تک کہ پونچے شیعہ بن روایت جو عمرو بن ابی سلمہ سے کہ زخمی کرنے والا ابوسلمہ کا اور اسے سختی تھا کہ تیرا انتھا اس نے ابوسلمہ کے احدمین جوڑی بھال الا اوٹنے کا زمین و علاج کرتے رہے ابوسلمہ اپنے خیمہ کا ایک مینہ کا یہاں تک کہ بچا دیکھا اس نے ان کو اور بھیجا ان کو آنحضرت نے فخر میں بنی مدینہ جو تین مینہ ہجرت سے طرف موضع قلعہ کے کہ غائب ہے پھر اوڑھل پھر جب لے وہ مدینہ میں تو چھوڑ نکلا ازخرو کا اور وفات ہوئی تثنائہ بنون تلخ جامی الا کوٹکی اوٹل دیے گئے باقی ستم سیر کے جو کھنڈن جو بنی امیکہ کا ویران و دوسرا دونوں میں کے اور تمام اوس کوٹوں کا جاہلیت میں غیر ہجرام رکھا اس کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسرے ہجرا دیکھا گئے وہ بنی امیہ سے اور دفن کیے گئے مدینہ منورہ میں کہا عمرو بن ابی سلمہ نے اور حدیث میں بھی ان میری اصل یہاں تک کہ لڑے چاہتے ہیں پھر نکاح کیا اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور جمع ہوئے ساتھ ان کے ان تو میں کہ باقی رہی تحمیل شمال سے پس کئی تعین بن بنی ہاشم

کاح کا سوال میں اور زفاف ہونا اور عین کاح کیا جسے آنحضرت نے اور جمع ہوئے مجسے آپ سوال میں اور میں یہ اس سلفی قہر سعدیہ جی
 میں کہما عب لدنہ واقعہ ہے پھر بیان کیا جسے عربین غنائ جیسی سے پس تصدیق کی اور بخون نے میری روایت کی اور کہما کیا میں نام لیا گیا
 تھا رسے اوس شخص طائی کا کہما سینہ نہیں کہا عین غنائ نے وہ طائی ولید بن زہیر بن طریف ہی پنا زینب طائیہ کا اور تھی برزینہ کاح طلیب
 بن عیکر کے اور اور تھا ولید طائی مکان میں طلیب کے پھر خبر دی اوس طائی نے طلیب کو تو لے گئے وہ اس طرف آنحضرت کے اور بیان کیا کہ
 طائی نے آنحضرت سے قصہ بنی اسداور انکے اراکے کا کہ رکھتے تھے کہ کا شینہ بن پھر کہ وہ طائی ہمارے مسلمانوں کے اوس قوم سے اور لے
 مسلمان پاس اوس قوم کے در حالیکہ وہ غافل تھے بیچ اونٹوں اور بھیڑوں کے سو پایا اور بخون نے جماعت ابوسلمہ کو اور دوسرے اونسے پھر کا
 ہوئے اور اراکے یہاں تک کہ نہی ہوئے لوگ انکے اور ہو گئے متفق پھر چھاپا مارا طائیوں نے بعد اسکے بنی اسد پر اور زخمی ہوئے وہ اور
 پکڑ لیے اور انکے اور کرکرا پھر اراکے بنی اسد مسلمانوں سے یہاں تک کہ داخل ہوا اسلام کا و اقری نے اور کتے ہیں اصحاب ہمارے
 کہ ابوسلمہ شہداء احد سے ہیں سبب اوس قسم کے لگا اوکے احدمین پھر بھوٹ نکلا اور یونہی ہی ابو خالد رقی اہل عقبہ سے لگا اوکے انکے زہر ہارین
 پھر بھوٹ نکلا وہ زہم ابو خالد احد سے کے اہل خلافت حضرت عمر بن کوفات بائی ابو خالد نے اوس سے اور غزیر بھی اپنی حضرت عمر بن اوس نے
 ابو خالد شہداء ہمارے ہیں کہما و اقری نے پھر بیان کی سینے سب حدیث یعقوب بن محمد بن ابی حصصہ سے کہا اور بخون نے بیان کیا
 ایوب بن عبدالرحمن بن ابی حصصہ نے کہ رواد کیا آنحضرت نے ابوسلمہ کو محرم میں شروع جو تیسویں مہینے کے ہمارا ایک سو بیس آدمیوں کے کلاوین
 سے متحد بنائی وقاص اور ابو خلیفہ بن عبد اور سارک علی ابو خلیفہ کے ہیں کہ چلتے رات میں اور چھپتے دن میں یہاں تک کہ اور سے اوطین
 پھر پایا اون لوگوں کے جمع کیا تھا شک کو اور گھیر لیا اوکے ابوسلمہ نے قتل صبح میں اور غوطہ نصحت کی اپنے لوگوں کو تو قہر کے ساتھ خدا رسول کے
 اور ریت دلائی جادی اور برائے کیا اونکو جہاد پر اوکے ایک پچھا کرنا دشمنوں کا تلاش کرنے کو اور موافقت راوی در بیان دوسرے سو سو شیار
 ہو گئے مسلمان قبل انکے حملے کے اور بعد درستی سامان کے صفت باندھی واسطے اراکے کے اور حکم کیا سعد بن ابی وقاص نے اوسکے ایک شخص
 پھر کات ڈالا بائون اسکا او قتل کیا اوکے اور حکم کیا اہل غلامی نے سعود بن عمرو بنس مقابل ہوئے اوسکے سعود تھا نہینے کے اور بخون نے اسکو
 نے سد پر اسکا کہ جینے جاوین کہہ اوسکے پھر گئے طرف سد کے اور پکا اسعد نے کہ کیا انتظار کرتے ہو تم کو حکم کیا اوپر ابوسلمہ نے اور شکست کھائی
 مشرکوں نے اور پچھا کیا اوکے مسلمانوں نے لیکن تفرق ہو گئے وہ لوگ اور روک دیا ابوسلمہ نے مسلمانوں کو تلاش کرنے سے گھارے پھر اپنے تمام
 اور لیا پھر کھا جانا اسباب سے گئے والوں کے اور تھے اوس جگہ اراکے بلے اوکے پھر لوئے مسلمان طرف شینے کے یہاں کہ کب تھے بائی سے اور فرست
 ایک شب کے بھول گئے راہ اور چاہو پچھو انکے اونٹوں میں کہ تھے اونہیں جہول ہے انکے سو ہانکے مسلمان انکے اونٹوں کو جمع چاہو پچھو اراکے غرض ہے
 ہر ایک شخص کو اونہیں سات اونٹ موی ہی حارث بن فضیل سے کہما سعد بن ابی وقاص نے جب کہ بھول گئے راہ اور جہول دار لیا جسے ایک شخص عب کا
 راہ بتا لے کوکما اوسنے پہلو کا گین کوکما اونکے باغیروں نے تو کیا مقرر کرتے ہو تم حدیث کہما مسلمانوں نے دیکھے تھو کہ باغیوں حصد کوکما
 سعد بن ابی وقاص نے پھر کیا وہ ہلو اوکے جانورون پر اور انعام کارلپ اوسنے باغیوں حصد اپنا ۱۰۰

شرح قصہ غزوہ بدر

واقعہ بدر غزوہ ماہ صفر میں چھ تیسویں مہینے ہجرت سے موی ہی ساتھ بہت روایتوں صحیحہ کے کہما اوکے راہیوں نے آیا عامر بن مالک جہول راہ
 ملاعبہ لائے بنی زہر باز پاس آنحضرت صلی علیہ وسلم کے اور پدیا اوسنے آنحضرت کو دگھوڑے اور سوار ثانیان میں فرمایا آنحضرت نے نہیں لیا
 میں ہر مشرک کا اونٹن کیا ہے اوس پر اسلام لیکن مسلمان ہوا وہ اور زہرا جانا اسکو لگا کہما باغیوں شک نیکسا اور چھا دیکھا جون میں اس سے کہ کام
 اور پچھو میرے لوگوں کیلے ہر ایک جینے اپنی پچھو یاروں کو ساتھ میرے قوالہ تہامید کہتا ہوں میں کہ قبول کرین اور دعوت آپ کی اور ان میں ہیں آپ کا

جو کہ قبول کرین وہ میں آپ کا خوب غالب ہو جاں کا کام آپ کا فایا آنحضرت نے خوف بڑھایا اپنے یاروں بے اہل نجد سے کہا عامر نے خوف کر کے اس کی کم
کے بناہ شیخ فلا جون میں آپ کے یاروں کا گریہ کرتے آئے ان کے کوئی اہل نجد سے تھے انصار سے سترم دفن و فوجان کے کہ جاتے تھے فراغت نام ہوتی
تو آتے وہ سب ایک جانب میں بیٹھے کی اور پڑھتے بہتہ قرآن اور غزائے سبعین پھر جب سانسنا ہوا صحابہ کا کھانا ہاتھ بیٹھے باقی پر اور جمیع کرتے لگو یان پھر
نے آتے کہ طرف مخدوم آنحضرت سے اور گھر والے گمان کرتے فاد کو کہ تھے یہ سجد میں اور اہل سجد گمان کرتے کہ فاد کو کہ تھے یہ گھر والوں میں ہوسچیلان لگو یان
آنحضرت نے فاد و شہید کیے گئے یہ سجد میں پھر وہ عادی آنحضرت سے ان کے کالوں پر بندہ رہا زمین اور کہا ابوسعید خدری نے تھے وہ شرم واد
بعض روایتیں ہیں جو عادی لکھن اور اکثر روایات صحیح و حملے اور فاد و الیس لکھتے ہیں اور لکھتا تھا فاد کو آنحضرت نے مانسا پنا اور امیر کیا تھا اور بنہ زندہ بن عمرو
ساعدی کو پھر روانہ ہوئے وہ یہاں تک جب کہ پونچھے یہ سجد میں پر کوہ ایک بانی ہی تھیکم کا اور یہ وہ سجد میں بنی عامر اور بنی سلیم کے کہ گئے تھے زمین
یہ وہ شرم واد سے روایت ہے جو عادی کہ پچھلے مذہب بنی عسما عادی تھا ایک امیر کے تھا وہ بنی سلیم سے تھا ایک نام پھر چلے ورسے مسلمان بن ہوئے
تو قیام کیا لکھا پاس اوس کو نہیں کے اور چنے چھوٹا اپنے جانفروں کو اور پھر چھا اوکے چلے میں حارث بن محمد اور عمرو بن امیر غیری کو اور اس کے
طرف عامر بن لیمان کے نامہ مبارک آنحضرت کا کہ گناہے طرف عامر بن طفیل کے سچ کو گون بنی عامر کے سوچ پونہا حرام بن لیمان طرف عامر بن
کے درمیان لگو یان بنی عامر کے تو پڑھنا نامہ مبارک کو اور کوہ عامر بن طفیل حرام بن لیمان پر اور پڑھا اس کو اور پڑھا اپنے لگو یان کو واسطے صحیح بنے
کے مدبر لکھن اور کیا اوکھون سے اس کی مدد کا اصحاب پر اور عامر بن مالک اور پڑھا اور کیا تھا طرف لگو یان کے جانب نجد میں ہو سکے یا اوستا اوکے بیٹے
پناہ دی پھر آنحضرت کے اصحاب کو اب نہ عرض کرے اوستے کوئی تھا را کہا اوکھون نے نہیں تو فرمے ہم پناہ دیا براہ کی اور ان کا کیا حکم جانے کا ساتھ تھا
بن طفیل کے تو وہ دیا بنی عامر بن طفیل نے واسطے اپنے مسلمانوں پر اور قیدیوں سے مثل سکیم اور غشیہ اور عل سے پھر گئے یہ قیدی ہزار عامر بن طفیل
کے اصحاب پر اور سوار کیا اوکھو کیا کہ عامر بن طفیل نے قسم اللہ کی نہا و گیا اس طرف کوئی کیا پھر پڑی کی اس کی اوکے لگو یان نے یہاں تک کہ
پایا مسلمانوں کو کہ تھمے ہوئے تھے ہزار اپنے اس کے پھر ملا عامر بن طفیل مع اپنے لگو یان کے مسلمانوں سے درحالیہ منذر ان میں تھے سو گویہ کیا تھا
نے اہل اسلام کو اور پڑھا اور پڑھا مسلمان یہاں تک کہ شہید ہوئے سب اصحاب آنحضرت کے اور سب سجد میں عمرو کو کہ کافروں نے منذر سے
کہ اگر چاہو تو اس میں ہیں ہم لکھن اور منذر نے زود نکالیں پھین اپنے آپ کو اپنے اختیار سے اور منذر کو محکوم بنی تماری گریہاں تک کہ پونچھون میں
جائے قتل پر حرام بن لیمان کی کہ بعد اسکے الگ ہوا گیا کی جسے اس میں تماری ہوا اس کی کاہنے منذر کو یہاں تک کہ آئے اور بن طفیل حرام بن لیمان کے
پس بنہ ہوئے کفار اپنے اس نے سے اور اپنے منذر سے یہاں تک کہ شہید ہوئے منذر بھی اور بنی امیہ اور بنی قویل آنحضرت سے کہ فاد و شہید
آنحضرت کی جگہ کی یعنی جلد کی انی منذر نے واسطے مرنے کے اور گئے تھے عارث بن ابیہ اور عمرو بن امیہ اوکھون کو کہ عامر بن امیہ اور بنی قویل
اون دونوں نے حاضر ہوئے ہزار جانفروں کا اپنے لشکا گاہ میں تو گئے کہنے وہ دونوں کہ مارے گئے تھے فاد کی ہمارے قسم خدا کی نہیں مارا ہمارے
یاروں کو مارا بل خود نے پھر گئے بلند زمین پر بسن گاہ دیکھتے ہیں کہ یا راو کے مقتول پڑے ہیں اور ناگاہ ٹھوسے سواروں انکار کے کہ مارے ہیں کہا
حارث بن ابیہ نے عمرو بن امیہ سے کہ کیا معلوم ہے دیکھتے ہو کہ اس صلوحت پچھتا ہوں میں کہ لہا میں ہم ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور خود
کرین یا فادوس خیر سے کہ عارث نے کہ نہیں ہوں میں کہ پچھتا ہوں اس وجہ سے کہ مارے گئے او میں منذر پھر متوجہ ہوئے وہ دونوں قتل کیا
اور پھر قتل کیا اس سے پھر ادا اوستے عارث یہاں تک کہ مارا اوستے کافروں میں سے دو آدمیوں کہ پھر کوہا عارث اور اوکھو کیا اس کو اور عمرو
بن امیہ کو اور مارا کافروں نے عارث سے کہ کیا چاہتا ہے کہ کرین ہم ساتھ تیرے تحقیق ہم نہیں چاہتے میں مارنا تیرا کہ عارث نے کہ پونچھو
میکم قتل منذر اور حرام کے پھر بنی جو عادی تھا مارا کہا اوکھون نے ایسا ہوا پونہا اور اوکھون نے عارث کو پھر پھوڑا اور اس کو اور پڑھا
حارث اوستے اور مارا عارث نے اہل میں سے دو آدمیوں کو یہاں تک کہ مارا عارث لکھن بنی مارا اس کو یہاں تک کہ شہید سے اس کے

تفسیر قرآن مجید

ذکر اہلکے ناموں کا جو شہید ہوئے برسر منہ میں قریش میں سے

بنی کعبہ سے عامر بن فہر اور بنی خزومہ سے عاکل بن کعب بن حلیف بنی خزومہ کا اور بنی سہم سے نافع بن بیل بن وقار اور انصار میں ہند بن عوف اور امیر قوم کا اور بنی رزین سے معاذ بن بنی نجار سے عزام اور سلیمان دو بیٹے عثمان کے اور بنی عمرو بن ہندول سے حارث بن ہند اور سلم بن عامر بن ہند بن عمرو و طفیل بن سعد اور بنی عمرو بن مالک سے انس بن معاویہ اور ابو جوشع بنی ثناب بن المنذر اور بنی دہیان بن البکر سے عطیہ بن عبد عمرو اور نجی و تھا لایا گیا مقتول بنی من سے کعب بن زید بن قیس کہ مارا گیا دن خندق کے اور بنی عمرو بن عوف سے عودہ بن الصلت کہ حلیف تھے عمرو بن عوف کے بنی سلم سے اور بنی من سے مالک بن ثناب اور سفیان بن ثناب اور تمام وہ لوگ کہ شہید ہوئے اون لوگوں میں سے کہ محفوظ بن نام اون کے سوا ہر دین اور کہ ام عبد اللہ بن واحد نے اوس مل کو کہ رجب کرتا تھا نافع بن بیل کا کہ ساسینہ اپنے یاروں کو کہ پٹے تھے شیعہ اشعار

رَحْمَةُ الْمُبْتَغَى ثَوَابُ لِحْجَاهُمْ
اَكْثَرُ النَّاسِ قَالَ خَالُ الشَّكَاكِمِ

رَحِمَ اللَّهُ نَافِعَ بْنَ عَبْدِ دَلِيلٍ
صَدَقَ صَدَائِقُ الْفَقَاءِ اِذَا صَا

یعنی حرکت کرے اند نافع بن بیل کو ہر ماہ نہرت طلب کرنے والا ثواب جہاں کے ہو گا سنے والا سچے مقابلے والا جس کو کہ اکثر آدمی کہیں کہ کساہ بنی اور کس انس بن عباس سلمی نے اور تھا ناموں اور سکا طبعہ بن عدی اور تھی کینت لمیمہ کی بال بالریان بکھلا دن برسر منہ کے کہ وہ غلام تھا اپنی قوم کو چاہتا تھا بدلا اپنے شیعہ کا یہاں تک کہ مارا اوسے نافع بن بیل بن وقار کو اور کہنے یہ اشعار اشعار

بَعَثَ لِي مُنْفَعٌ يَكْفِيهِ اِلَّا عَاصِرُ
وَاَيَقُنْتُ اَنِّي بِوَقْمِ ذَلَالَتَاؤُ

تَوَكَّلْتُ اَبْنَ وَزَرَ كَاكْفِي اَعْنِي نَاوِيَا
ذِكْرُكَ اَبَاكَ اَيَّانَ لَكَ اَعْرَفُ

یعنی بھڑکھڑا سنے والا تھا اسرا بھی کو بھرنے والا سچے محر کے کہ کہ بی جانی بھی اوس پر شراب پاؤ گیا سینہ ابوریان کو ہو گا کہ جہاں سینہ او کو اور یقین کیا کہ تحقیق بن اس وزیر نشان ہو اور کہماستان بن ثناب نے اوس مال من کہ مرثیہ پڑھتا تھا سند بن عمرو کا مرثیہ

صَدَقَ الْفَقَاءُ وَصَدَّقَ خَلَايَا
فَاَلْتَخَذَ فِي الرِّثْمِ اَيُّ الَّذِي يَخْشَاؤُ

صَلَّى اَلَا عَلٰى اَبْنِ عَمْرِوْ رَاكَةً
قَالُوا لَهْ اَمْرًا يَنْ فَاحِشَ فِيمَا

یعنی حرکت کرے اند او پر بن عمرو کے تحقیق اوس نے بچا تھا بلکہ اس اور سکا درست زیادہ ہر ماہ لوگوں نے اوس کے لیے کہیں باتیں کہانتیا کران دونوں سچے سواندیا کر کیا اوسنے اوس را کو کہ درست زیادہ تھا کہما واقدی نے کہ یہ تھا سب سنا بنی بنجر ابی قصیدہ حسان کا جس کا یہ اشعار آئندہ

غزوۃ الرجب واقع ہوا ماہ صفر سنہ چار ہجری میں

کہا عودے کہ بھیجا رسول خدا صلی علیہ وسلم نے اصحاب بیچ کو جاسوس طوف کے کہ تاکہ خبر دیں آپ کو خبر قریش کی لیکن پہلے اصحاب بیچ اور نجی زمین پر بیان کیا کہ جسے رجب میں پس جامل ہوئے واسطے افکے جو بحیان کہما سچ را دیوں نے جب کہ قتل کیا گیا سفیان بن خالد بن بیچ نے ذہلی تو پہلے جو کھیا طوف منضل اور قارہ کے اور مقرر بنی جو بحیان نے واسطے غسل اور قارہ کے اوٹ لیکہ کہ جاملین رسول خدا صلی علیہ وسلم پر اور کلام کر بن آپ سے کہ جملہ کھیا طرف ہمارے چند آدمیوں کو اپنے اصحاب بیچ کے دعوت کریں وہ کو طرف اسلام کے پس مار ڈالیں ہم راؤ کہ مارا ہو اور انھوں نے ہمارے صاحب بنیانی بن خالد اور جاملین ہم باقیوں کو طرف قریش کے کہ میں پر جملہ قریش سے محبت اون کی لیکہ کہ قریش میں جو کھیا اون کو محبوب تر اس سے کہ لا جاؤ کہ او کے پاس کوئی اصحاب محمد صلی علیہ وسلم سے کشادہ کریں وہ اس کو سوا اور قتل کریں وہ اس کو سوا اور قتل کریں وہ اس کے ہارے گئے ہیں اور میں نے بین پس آئے سات آدمی غسل اور قارہ سے طرف خندہ کے اوس حال میں کہ او کر سنے وہ اپنے ساتھ اسلام کے اور کہا انھوں نے رسول اللہ صلی علیہ وسلم سے تحقیق کہ میں اسلام آؤں گا اور ہر ماہ والا اب بھیجیے ساتھ ہمارے چند آدمیوں کو اپنے اصحاب سے کہ پڑھاویں ہر کوئی سران

او سکنے بناوین کجوا سلام من پھر مجھ کا ساتھ اس کے سوال میں علی المدینیہ وسلم نے ساتھ آدمیوں کو فرزند بنانی مرثدا افغوی اور خالد بن ابی البکر اور
عبداللہ بن ملحق السلووی طیف بنی نظف اور اس کے بھائی کو مان کی طرف سے کہ وہ عتبہ بن مرثدا طیف بنی نظف کو اور عبد اللہ بن عدی کو بھرت بنی نظف
سے اور زید بن الدنکو بنی بیاضہ سے اور عاصم بن ثابت بن ابی الاقلع کو کہہ دیا کہ تم سے دین آدمی اور اسیر اور حکام بن ابی مرثدا تھا اور کہا گیا
کہ اسیر اور حکام عاصم بن ثابت بن الاقلع تھا پھر سکنے یہاں تک کہ جب تم نے بانی پر نہیں کے کہ کہا یا ہاں اور اس کو جمع قریب وہ کے سکنے وہ چند آدمی حاض
اور قارہ کے اور آواز دی انھوں نے صحابہ بنی صلی المدینیہ وسلم پر اپنے اہل و عیال کو کہہ بھیجا تھا اور کو بنو سیمان نے لیکن نہ کھیلے تھا
محمد صلی المدینیہ وسلم کے اور ساتھ اس قوم کے سوتیرا نذر تھے اور انھوں میں صحابہ محمد صلی المدینیہ وسلم کے کواریں تھیں پھر سیمان نے کمال کیا
صحابہ بنی صلی المدینیہ وسلم نے اپنی نگواروں کو پھر کھڑے ہو گئے کہ کہا کافروں نے زمین چاہتے ہیں ہم اپنا تھے اور زمین چاہتے ہیں ہم مگر یہ کہ لیکن ہم
بہوض تمہارے اہل کے سے قیمت کو اور کہا تمہارے لیے یہ عہد اللہ کا اور چاہا اسکا کہ زمین قتل کی گئی تھی مگر لیکن عیب بن عدی اور زید الدنکو
اور عبداللہ بن طارق کو سوتیرا کر لیا انھوں نے انکو اور کہا عیب کے کہ تحقیق واسطہ سیریز کر کے کہ تھا اور زید سیریز اور لیکن عاصم بن ثابت بن الدنکو اور
بن البکر اور عتبہ بن عبد اللہ اسکا کہ انھوں نے یہ کہ قبول کر بن ابی ہادہ کو اور امان کو اور اس کا عاصم بن ثابت نے کہ بیشک سینے نذر کی جو کہ
نہ سبکو کر دیکھا میں شکر کی جوارا وین کہ کو بھی پھر عاصم کے کہ لڑا تھا کافروں سے اور وہ جو کہ تھا اور کہتا تھا یہ اسماء السخا

مَا عَلَيْنَا وَلَا جَلْدًا كَابِلًا	الْبَلِّ وَالْفَقْرُ لَهَا بَلَدًا
نَبْلُ عَنْ صَفْحَتَا الْمَعَابِلِ	الْمَعْتُ حَقًّا وَالتَّحْوِيلُ بَاطِلٌ
وَكُلُّ مَا حَقَّ إِلَّا لَهُ نَارُ	بِالْمَعْدَةِ وَالْمَرْءُ إِلَى أَعْلَى

إِنْ لَمْ أَقْبَلْ لَكُمْ فَأَجْعَلْ هَائِلًا

یعنی کیا سخت میری اور میں ہوں ان منزہ مانے والا ہوں تیرو گمان واسطہ اس کے بیلین میں کہ کفرش کما ہے میں صفحے اس کے سے تیرو جے سے کیا
مناہج جو روزنگہ باطل ہو اور تیرو چیز کہ قضا کی اللہ تعالیٰ نے نازل ہونے والی جو ساتھ مد کے اور مد طرف اس کے رجوع کر کے والا پھر اگر
نقل کروں میں نہ نکو تو مان ہری نے فرزند ہو کہما واقعی رحمہ اللہ نے نہیں پایا سینے کیلئے اپنے باروں میں سے کہ دفعہ تیرا ہو محل
کہا راوی نے پھر ارا عاصم نے کہا کہ اس کا تیر کے یہاں تک کہ ہو یکے تیر عاصم کے پھر عید عاصم نے کافروں کو ساتھ نیزے کے یہاں تک کہ
ٹوٹ گیا نیزہ اور اسکا اور بانی برکتی تلوار کہما عاصم نے اللہ تعالیٰ حقیقت دینا کہ اول ہمارے فی قاصم بنی نجی ایچہ کا یعنی اہل مدینہ کی
سینے تیرے دین کی اور روز میں سو حیات تیرے گوشت کی آخر روز میں اور سے کافر کے منگا کرتے تھے ہر اس شخص کو کہ ما جاتا تھا صحابہ بنی
صلی المدینیہ وسلم سے کہا راوی نے پھر تیرو والا عاصم نے سیمان کو ارا بنی کا پھر رہا بلکہ یہاں تک کہ مارا گیا اور تحقیق رخی کیا اور مردوں کو اور
مارا والا ایک مرد کو اور کہا عاصم نے اس سال میں لڑا تھا اور کہا بلکہ لڑا تھا

أَنَا أَبُو سُلَيْمَانَ وَمِنْ قُلِّ زَامَا	وَسِرْنَتْ جَدًّا مَعْنِي زَاكِ امَا
---	--------------------------------------

أَصِيبُ كَرْدٌ وَخَلْدٌ قِيَامَا

یعنی میں ابوسلیمان بن ابی راندہ سے قصد کرتے ہرج و مرج ہوا میں عزت کا کہ وہ بزرگ سلاورادہ راست کیے گئے مرثدا و خالد کھڑے ہوئے کی
راہ سے پھر عید کافروں نے عاصم میں تیروں کو یہاں تک کہ مارا والا اسکو اور بھی سلاورادہ سعد بن شویہ کی کہ تحقیق مارا گیا تھا شوہر اسکا
اور چار بیٹا اور تحقیق تھے عاصم کہ قتل کیا تھا انھوں نے انے اور چار میں سے دو کو حارث اور سماع کو سو مذرا بی تھی سلاورادہ نے کہ وہ اندر
قادر کیا حملہ اور نے عاصم پر بونی ہو اس کے سر کی کھوہری میں شراب کو اور دو گئی میں اوس شخص کو کہ لایا گیا عاصم کا سوا و ثلثین تحقیق ملے تھے

[illegible]

اور دعا کرنا کہ اللہ تعالیٰ ان کے لئے رحمت و مغفرت فرمائے اور ان کے لئے اجر و ثواب عطا فرمائے۔
 اُمّتِ علیّ الشّلام یعنی اہل بیت علیہم السلام کے لئے دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ ان کے لئے رحمت و مغفرت فرمائے اور ان کے لئے اجر و ثواب عطا فرمائے۔
 سو پوچھا تو کہ میرا اسلام کہاں واقع ہوا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ میرا اسلام کہیں نہیں ہے۔ میں نے عرض کیا کہ میرا اسلام کہیں نہیں ہے۔ میں نے عرض کیا کہ میرا اسلام کہیں نہیں ہے۔
 بیٹھے ساتھ میں نے اپنے کہہ دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوشی نے جیسے کہ تھی ہوشی کہ لیتی تھی آپ کو جب اُمری مانی تھی آپ پر وحی کا زمانہ نے
 پھر سامنے آپ کو کہ فرط تھے و علیہ الشّلام و الحمد للہ پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ کہ جبریل میں پوچھا ہے کہ میں نے جو کچھ آپ کو
 سے سلام کیا اور میں نے پھر لایا کہ افرون نے لوگوں کو اس کے لئے لوگوں سے کہہ دیا کہ اسے میں نے بدترین اور بایا اور لوگوں جیسے اس کے پھر دیا اور غصہ میں اس کے
 ایک چہرہ اور کہا اور غصہ میں نے یہ وہی کہ قتل کیا ہی اور اسے تمہارے باپوں کو پھر چھیدا اور ان لوگوں نے غیب کو ساتھ میں نے اپنے کے چھیدا کہ نام کا تو پھر
 غیب کلمی را و راوت گیا پس ہو گیا موند و سکا طرف کہے کے اور کہا غیب نے الحمد للہ الذی جعل و جعلی نحو القبلۃ الیٰ ربی غصہ
 لِنَفْسِی و لِنَبِیِّی و لِدَوْلَتِی سب تعریف اللہ کو ہو کہ کیا اسے خود میرا قبیلہ کی طرف کہ پسند کیا اس کو واسطے اپنے اور پھر اور ورتوں میں
 اور تھے وہ لوگ کہ جمع ہوئے اور میں نے اپنے اور قتل غیب کے عکس میں الی جہل اور سعید بن عبدالمہدی بن قیس اور ارض بن شریف اور سعید بن حکیم
 بن امیہ بن اوفیٰ اسلمی اور تھا غصب بن حارث بن عامر ان لوگوں سے کہ حاضر ہوئے اور تھا غصب کہ کتا تھا قاتل اللہ کی نہیں سے قتل کیا اور غصب
 تحقیق تمہارے اوسدن لایا چھوٹا و لیکن ایک مرتبہ بنی عبدالدار سے کہ نام اس کا ابو سعید بن عوف بن السباق تھا پورا تھا پورا تھا میرے کو
 ساتھ ساتھ اپنے کے ہمارے کہ راڈ انڈیا کو پھر چھیدا اس کو ساتھ پھر چھیدا کہ گھس گئے پھر چھیدا اور باہر ہو گئے پس چھیدا کہ باہر اس کو ساتھ چھیدا
 اس کو باہر میرے پس چھیدا اس کو باہر میرے ہمارے کہ کمال اب پھر چھیدا اس کو باہر میرے پھر چھیدا اور اس میں کہ تو دیکھ یا ان کا تھا
 اللہ کی اور شہادت دیتا تھا اس کی کہ محمد رسول اللہ کے ہیں کتا تھا انھیں بن شریف اگر چھوٹا ڈاکھ صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی حال میں تو البتہ چھوٹا اس کو اس حال
 نہیں دیکھا جس کے کسی کو لوڈا و جیسے ہوئے کہ کبھی کہ محبت تھا ہوا ساتھ پھر اپنے کے اس قدر کہ محبت کہتے ہیں حجاب محمد کے ساتھ محمد کے کہہ اور لوگوں
 اور تھے زید بن الدنہ نزدیک صفوان بن امیہ کے قیدی تھے وہ بنی الدنہ غلبین پڑھا تھا امارت میں اور ورتے رکھا تھا امارت میں اور زید بن الدنہ پڑھا تھا
 اوس خبر سے کہ دیا جاتا تھا اس کو دباؤ سے سرگراں آیا یہ صفوان پر اور تھے گھار کہ رکھا تھا اور غصہ میں نے قیدار بن الدنہ کو پھر چھیدا اس کو باہر میرے کو
 کہ کیا پھر رکھا گیا تو کھانے سے کہا نہیں ہوں میں کھانا ماون یا نورون سے کہ نہج کہے گئے ہیں واسطے پھر اندر کے ولیکن یہ ہوں میں دودھ کھانا رکھا
 زید بن الدنہ کہ روزے رکھا تھا سو حکم کیا اس کے لیے صفوان نے ایک بڑے قح کا دودھ کہ نزدیک نکال کر کہنے اس کے کہ او بیٹے اوس سے
 یہاں تک کہ ہوجلتے ماند اس کے لگے دن میں پھر جب کھا گیا وہ اور غیب آیت میں نے وہ دودھ اور اس کے پھر واحد کے اوں دوفوں سے جانتے تھے ان کی
 پس بیٹا گیا ہوا حد اوں دوفوں میں سے صاحب اپنے اور وصیت کی ہر ایک نے اوں دوفوں سے صاحب اپنے کو ساتھ میرے کہنے کے اوس چیز کی کہ پھر
 اس کو پھر الگ ہو گئے وہ دوفوں اور تھا شخص کو لی اور تھوڑا اور مال تھا قتل زید کا نسطاس غلام صفوان کا کہ گیا اس کو طوطی نعیم کے اور بلت کی
 اس کے لیے ایک بولی کما زید بن الدنہ کے نماز پڑھ لوں میں دو رکعت پہل پڑھی دو رکعت پھر اوٹھا یا افرون نے لکڑی پر پھر شریف کیا کہ کتنے زید سے کہ
 پھر جاتو اپنے نہیں سے اوپر یہی کہ تو ہمارے دین کی اور چھوڑ دیتے ہیں تم چلو کما زید نے نعیم اسم اللہ نہ الگ ہو گا میں اپنے سے کہی کما افرون
 نے خوش آتا ہو چلو کہ ہوں محمد ہمارے ماتھون میں تیری جگہ میں اور ہو تو اپنے گھوٹن کما زید نے نعیم خوش آتا ہو چلو کہ پھر ہمارے لئے محمد کے سبب میرے
 کوئی کاٹا اوس میں کہ میں اپنے گھوٹن میں ہوں کما اور اس کے کما تھا ابو سفیان بن حرب نے کہ نہیں تھا جسے کسی مرد کے باروں کو بھی سخت تر واسطے اس
 محبت میں اس صاحب محمد کے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کے حسان بن ناہجے بن اشتار اس باہر اشعنا

لَکِیْتُ حُبِّیَا لِمُحَمَّدٍ اَمَّا کَ لَکِیْتُ حُبِّیَا کَانَ بِالْفِعْلِ عَلَیَّ

وَكَا نَ دَرِيْمَا نَ كِيَا نَ الْحَا كِيَا وَكُنْتُمْ بِاَكْتَانَا لِنَا لِيَحْيِي الْهَا كِيَا	سَرَا هُ دَرِيْمَا نَ الْاَحْمِي وَجَا مِي اَجَرْتُمْ لَكِيَا نَ اَجْرْتُمْ عَدْرْتُمْ
---	---

یعنی انکو کاش غیب بنیات کرنا اوکی امانت کی راہ سے اور اس کاش غیب ہوتا قوم کا جاسنے والا ہوتا لیسا اسکو نہ ہرین ہنسر اور جامع نے اور تمہے ہمیشہ کہ اسکا پکرتے تھے دونوں سلام چہرہ ان کا دامن چاہی تھے بجز کہ امان دیے گئے تم دعا کی تھے ہا اور ہوسے تم بیچ اطرافتہ جسیع کے درندے ہا اور اس حسان نے کہ لکھا تھا اونھوں نے سپتے دیوانہ بنیمین اشعار

اَوْ كَانْ فِي الدَّارِ قَوْمٌ ذُو حِفْظَةٍ اِذَا حُلَّتْ خَيْبٌ مِّنْ لَّا يَحْصَا وَكَمْ تَقْدَرُ اِلَى التَّعْيِيرِ زَعْفَرُ فَاَصْبَحْتَ بِيْنَ يَدَيِّ الْقَتْلِ مَكْرَمَةً وَكُوْنَا عَدُوًّا وَهَمَّ فَيَا اَوْ حُلْفَتِ	سَا حِي الْحَقِيْقَةُ مَضَى حَالُهُ اَنْسُ وَلَوْ يَسْتَدْعِيكَ الْكَبَلُ وَالْحَرْسُ مِنْ الْمَعَانِي مَعْنٍ قَدْ نَفَتْ عَدُوْ اِلَى الْجَانِ لَعَلَّ يَجْعَلُ النَّفْسُ وَ اَنْتَ صَبِيْفٌ لِّهَوًى اِلَى الْاَحْسَنِ
---	--

یعنی اگر کوئی قوم صاحب محافظت کی رحمت کے ذریعہ حقیقت کی گذر نے والی ماسوں اسکا انس ہو جسوقت وارا تو نے غیب کو گھر چسے میں ہوتا بنے گئے اور تیرے قید نگار نہ گھبان اور نہ کسینیا بجا پورن تنیم کے چھوٹے ہاتھ لے نے قبل سے ان لوگوں کے کہ تعجب نکالے گئے ہاتھ میں سے کبر کا خیال نہیں ہوتا لیکن اگر کسی کی نظر کو طرف جانتا ہے کہ جو کہ کر رہا ہیں مابین قاپو یا اونھوں نے تجھ دعا کی راہ سے اور ان کو ان کے لکھا تھا کہ ان کو تو حملہ ہوا سے اور ان کو گھر

غزوہ بنی النضر

واقع ہوا بیس ربیع الاول ستہ ہجری میں کہ اراویوں نے کہا کیا عرب میں ایسے ہر جو سے یہاں تک کہ تحافہ تینوں لکھا یا ثادی جو قرب مدینہ کے قوٹے دوڑ بنی عامر سے اور نسب و چچا اور دونوں مردوں کا پس نسب بیان کیا اور دونوں نے پس قبول کر کے کو کہا اور دونوں سے یہاں تک کہ جب سو گئے وہ دونوں کو دانون دونوں پر اور راڈ الا اوان دونوں کو پھر کلا وین سے یہاں تک کہ راڈ ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوسی وقت مقدار دوہنے پری کے پس ہوا آپ کو خبر اور دونوں کی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہزا ہوا جو کچہ کر گیا تو نے تحقیق تھی واسطہ اور دونوں کے ہا کی طرف سے امان اور بعد کہا نہ جانتا تھا میں تھا میں کہ دیکھتا تھا میں اون دونوں کو اوپر نزل و ن دونوں کے اور تھی قوم اون دونوں کی کہ پو نہی تھی سے اوس چیز کو کہ پو نہی تھی نہ کھنی کے ساتھ ہارس اور لا تھا اسباب اور تھلا را ون دونوں کے پس حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے الگ کہنے کا ونکے اسباب کا پس الگ کر لیا گیا اسباب اور دونوں کا یہاں تک کہ بھیجا اوس اسباب کو ساتھ اوکی دیت کے اور بال ان کو بیکر کا عمر بنی النضر کے بھیجا تھا طوف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک طرف تھا ہارس اصحاب میں سے راڈ الا ہر و مردوں کو میری قوم سے حال کے واسطے اور دونوں مردوں کے تھاری طرف سے امان اور بعد کہا میں بھیجے پیت اور ون مردوں کی طرف ہارسے پس تشریف لے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف بنی النضر کے اوس مال میں کہ مرد چاہی تھی اوس سے اون دونوں کی دیت میں اور تھے بنو النضر یہ ہوا بنی عامر کے پس حکم رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شیعہ کے اور نماز چھی سجدیا میں اوس مال میں کہ ساتھ لکے ایک کو و تھا مرد اور ان سے ہارسے بھر لے بنی النضر میں پس لکھا بھکا و اپنی مجلس میں تو بیٹھ گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب انکے پھر کلا کم الا ونسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ دروین اور انکی دیت میں ہوا شخصوں کی بنی کلاب سے کہ راڈ الا تھا اولو عرب میں اسد نے پس کہا بنو النضر نے کہ نیکے ہماری بالہا اقامہ کو کچہ چلتے ہو قدا میں ہم تیرے کہ ملاقات کی تھنے ہری لوڑ کے تم ہارسے یہاں بیٹھنا ہوا یہاں تک کہ کھانا کھلا میں ہم نکلا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دینے ہوئے تھے طرف ایک گھر کے اور نیکے گروان سے پھر الگ ہوئے بعض طرف بعض کے اور ہا ہم گروشی اور انھوں نے آج میں بنی النضر لے کر گیا کہ وہ بیو تحقیق چاہی اس تھلا ہر

اخصرت کسی گلی یا گهر یا دیگر تو بهت بجا می بوداوس سے پیچھے گلی یا گهر میں کو میل لگا کر پھر بند کر دیتے اور کواڑ سے تھپتھپاتے اور زمین پر لٹا کر اور ضرب کرتے اور
اخصرت اس مقام کو غالباً نے اوسپر اور اس طرف اشارہ ہی اس قول میں الصدق علیہ السلام کے شیخ یونس بنی یونس کے والد پدیر والدین
فانتخبوا اولاً الاخصرت یعنی او باجائے لگے اپنے گھر اپنے ہاتھوں اور مسلمانوں کے ہاتھوں سے بددشت باخا اور انکھ والو اور کواڑ کا اخصرت
واسطے کا لئے اور کچھ خندقوں جو کس کے ہاتھ سے ہوں وہ سبب اوسکے اور ضرب کرے اور کواڑ اعلیٰ اوسکے باعث سے اور تھی وہ کچھ کی کچھ
نامور اخصرت بہت در درگشت خان کہ دکھائی دیتی تھی اعلیٰ اوسکے اندر سے اور باغ اُن کچھ روئے کے محبوب تھے اور کواڑ لٹائی غلاموں سے پہلے کیالی
اون دشمنان خندق کے کشتہ دیکھے باغ لینے ان کچھ روئے کے کواڑ سے لے کر کچھ کیا یا یا جیتے اوس چیز میں کہ اور سے طرف تھارے حکم فساد کا زمین میں یا اوس
جملہ کا جس بہت کام کیا اس باب میں اور جتنا اسید ہوں سے منافقوں کی بددست اور ڈالا اللہ تعالیٰ نے رعب اور کواڑوں میں ہنسوا کیا اخصرت سے
طلب لینے کا اور بنالوں اور مالوں اور اولاد اپنے کے کل جاوین میں سے پس سلی کی اور سے اخصرت نے اس بات پر کہ کل جاوین میں سے اور جو
تین ترشخص میں یکا یکا وٹا کہ الدین اوسپر ہدیر جاوین مال اور کھا ناپانی سے اور زمین و اسقدر کے اور کچھ میں کل گئے وہ مدینہ منورہ سے
اسی طرح اور نازل فرمایا اللہ تعالیٰ نے سچ قدس کا لئے اور کچھ روئے کے کہ یہ آیت مَا قُضِيَ مِنْ لَيْلَةٍ اَوْ نَحْوِهَا فَاَ تَصِفُ عَلَا صُوتُهَا
فَيَا ذُنَّ اللّٰهَ وَالْخَيْرِ الْعَظِيمِ یعنی جو کات ڈالنے کچھ روئے کا پڑ بار بننے دیکھ کر اپنی بڑ پر سوا اسکے حکم سے اور تار سوا کے بے حکم کو کچھ
اور فرمایا اور کواڑ میں میں سے و کواڑ اُن کتب اللہ علیہم السلام لَعَدَ بَهْرُفِي الدُّنْيَا كَوُفُوِي الْآخِرَةِ عَذَابُ الْبَلَاغِ
یعنی اور اگر نہ تو لکھا تھا اللہ نے اور جو نالو اور کواڑ دینا میں اور اخصرت میں اور کواڑ لگ کر یا اوس پہلے گئے میں سے طرف موضع اور عات کے
اور اگر ہر کے شام سے سوا جس میں اخصرت کے لگایا و معلوم اپنے اہل اعیال اور بی اعوام کے خیر میں ہیں جو کواڑ لکھتے ہیں اور کیا خود بطرف کس یا باوین
لوگوں کو کھٹے تھے واسطے بگ کے اخصرت سے سچ سال خطار کے پس پھر سے بعد نکلنے کے گئے سے کہا لوگوں کے کہ صبا کچھ کو آئے کہ فراخ سال کے
کہ جاون اوس میں خندق کو اور پس اوس میں دودھ کراور زور دیا کہ تھی اہل کاسے ہمراہ لیٹے اس سفر میں سوئیں یا یا اس اور کچھ جی میں خطبہ حاکم و شہو
کرتے تھے پس تقریبی لے اور کواڑ بلے پر طرف کے اور دریافت کیا جی سے حال اور کواڑ تو ہم کہا اور سے چھوڑا یا جوں میں اور کواڑ دینا خیر
اور مدینہ منورہ کے نزدیک وہاں تک پہنچا تو اُن کی طرف کہنا وین وہمراہ تھارے اخصرت اور اُنکے اصحاب پر پھر دریافت کیا اور انھوں نے اعلیٰ بوقرظ کا
کہا جی سے جی میں میں خیر بگ کے اخصرت سے بیان لکے باو کما تھارے جاوین وہ پس پھر سے سے اہل کواڑ سال اور یہ جو اقصہ بنی اقصہ کا

ذکر غزوہ خندق کا

پھر بعد گذرے اوس مدت کے جمع کیے قریش نے لشکر اور نوکر کھے بہت قابل عرب سے پھر پہلے فطنان اور اسد اور سلیمان اور قریش اور جو لوگ کہ
داخل تھے ان میں پس لکھا ہوا لگ بلاشکر اور کچھ کیا اور انھوں نے اور مطلع ہوئے اخصرت اس خبر سے پیش شروع کی خندق کھدوانا اگر دینے کے پس
جب کچھ اصحاب نے کہ اخصرت کوشش کرتے ہیں برسی خندق میں تو جان لیا اور انھوں نے کہ نہ شکیں آئے ہیں جسے ارادے کو اور پھر در اخصرت سے
واسطے ہر جناح کے کہ اور لا دھمی ایک باب کی حصہ زمین سے واسطے کھودنے خندق کے پس چھوٹے ماہرین اور انصار سچ مسلمان غازی کے کہ چا یا
ہر ایک نے ہونا اور کواڑ دینا اور لیٹا اور تھے مسلمان بڑی طاقت والے پس فرمایا اخصرت نے اُنکے حق میں کہ مسلمان اہل بیت میرے سے ہیں پیش شروع کیا
لوگوں نے کھودنا خندق کا کواڑ دینا اور پس ایک بڑا پھر خندق کے دشوار گزار اور کسے قریب کے لوگوں کو کواڑ لٹا اور کواڑ کرا کر دیتے تھے اور کچھ بڑے
مسلمان کہ پس ہی حال میں قریش لٹے وہاں اخصرت علی علیہ وسلم اور لیا آپ نے کذا دست مبارک میں مسلمان سے اور یارین اوس پر آپ نے خندق میں
پس پیش اپنے دیکھا اور وہ کچھ اوس پھر سے ایک اور عرب کہ دیکھا اوسکو کہ میں سے مسلمان اور اخصرت علی علیہ وسلم کے پھر بگ کواڑ لوگوں نے آہا
بجھ کر تو فرمایا اخصرت نے تحقیق دیکھا تھا درہ الیک ما تھارے پاس ایک اور عرب پھر فرمایا دیکھا اور کواڑ لٹے نبی اوس مسلمان غازی لٹا اور انھوں نے

کیا جان کرے تھے لوگوں سے جو کچھ کہا تھا اس نے اپنے بارون میں اور نگاہ آنحضرت فرماتے تھے کہ ایک شخص منافقوں سے خوش ہوتا جو ہمیں اس بات سے سرگرمی
 اونٹنی میں ہری اور کتا پر کچھ کیا گیا کہ میں آنحضرت سے دو جاہت بن غیب بات کو پس کیوں نہیں طے کر لیا تھا مے اس اونٹنی کے اوکو جو کچھ دیتا ہوا ایک چوکیا
 اوسم کو کچھ اپنی عمر کی کجھوٹ بولا کہ میں کہیں جاتا ہوں غیب بات کو کہ میں مطلع میں غیب پر اور تحقیق کا کیا کیا جیوا اللہ تعالیٰ نے تمام اس بارونٹنی کے سے وہ اس
 گمان میں کہ اگر کچھ کہی جو اس کی فرست میں پس گئے لوگ دور سے بولنے لڑتے اس گھائی کے کو پالیا اونٹنی کو اوس طرح کہ انکی ہوتی تھی حوا اور اسکی دخت سے
 بیٹے کہ فرمایا تھا آنحضرت نے پس اس کے آواز کو اور وہ نافذ دیکھ رہا تھا یہ حال پس ایساں لایا اوس وقت اور تصدیق کی آنحضرت کی ہیرا کہا اپنے بارون میں پتہ پالیا کو
 بیٹھا ہوا وہی طرح جس جگہ کہ چھوڑ گیا تھا کہ اس نے قسم دیا ہوں میں نکال دے تعالیٰ کی کیا اور تھا تھا کوئی تھارا اپنی جگہ سے ایساں کی بات میری کسی سے بعد میرے
 کہ بارون میں جھونے واسطہ میں کہ اس نے میں گویا دیا ہوں کہ محمد رسول اللہ کے ہیں البتہ تھا میں کہ نہ اسلام لایا تھا کچھ ان سے سوائے کہ اس کے پوچھا اوس سے
 لوگوں نے سبب اسکا کہا اوس نے پایا اپنے آنحضرت کو کہ اس سے تھے لوگوں سے وہ بائیں میری کہ میں تعین پیشوا کو کہ اس کے تعاسے گویا دیا ہوں میں کہ مطلع کیا
 اوکو اللہ تعالیٰ نے اور وہ پتہ میں اپنے عوسے رسالت میں پھر کو کیا آنحضرت نے اس منزل سے ہواں ہا جب کہ قریب ہوئے عینے سے لنگو کی اور وہ وہل کی
 دشتوں میں آج میں کہ اونٹنی کا ایک طرحی تھا اور دوسرا بھی پس دیکھ عبداللہ بن ابی نے اپنے عینے کی جو تھا میرا کہ اور دیکھ ایساں ہری جہاں غاصے نے اس طرح کی
 اور تھے جہاں آنحضرت اس میں سے پس تعجب کیا ابن ابی اس نے اس بات سے اور بلا جہاں سے کیا تو مدد کرنا ہری عاری کی میرے سے جہاں میں کیا ہوجا تو اس مرتبے کو کہا
 جہاں سے کہوں مانع میرا کہ کو میں اس کا سکھارو سخت ہوئی زبان جہاں کی ابن ابی کہ اس عبداللہ بن ابی نے کہ مثال ہری اور تیری ہو کر کہا تو لوگوں نے نہ فرما کر نکلتا اپنا
 لگا تھا اسے وہ گھوڑے تیرے قسم اور اس بات کی کہ قسم کھا کر اسکی عبداللہ البتہ چھوڑ دیا جگہ میں نکلا وہ گھوڑے اور غناک خیراں کے کہ اجمال نے عبداللہ سے کہ میں کچھ کی
 ایسی چیز اور مجھے کہ جہاں اپنے عبداللہ بن ابی کہ اس کہا جہاں سے کہ روزی کا تعین میں ہوا اللہ تعالیٰ کے پس لوٹ آیا ابن ابی نے اپنے لوگوں میں رہا کیا غصہ کا کہ تھا اس
 قسم لے کر گویا کہ تم کہیں کرے اپنے لکھانے سے ان لوگوں کو تو بہتر تھا جب کہ کھلا یا شہد کو کھانا ہا ہمارا تو چھوڑ بیٹھتے تھے عاری کہ روزوں تحقیق قریب ہوئے ہیں یہ
 اس بات سے کہ چھوڑ دیں آنحضرت کو اور جہاں میں اپنے قبل اس سے اور بالوں سے پیش نفع دینے کے جب کہ تفرق ہو یا شینگے آنحضرت کے گرد سے اور بہت غصے ہوا ابن ابی اپنے
 لوگوں پر اور بلا تحقیق کیا جہاں جاسر آنحضرت کے کہ رنیکو کر گیا اوشے میرا شکوہ میں غلام ہوں اور قسم کجائی میں عمر کی کہ میں غلام ہوں سب کلائے ہم آنحضرت کو کہے
 سنا والدین کا ان کا تھا اوکو کو انکی قوم نے پس آرام دیا شہدا کو کہ ساتھ اپنی جانوں کے اور کیا جینے دیا اور اپنی گردنوں کے والد اگر لوگے کہ ہم میں سے کو تو الیہ پہنچنے
 کہ ان کا کہ شہدا کو اس سے جہاں علی مدعیہ سکھو اور سردار کہ شینگے پنا یا ایک شخص کو اپنی قوم سے اور اولیہ تھا اس شخص سے وہ دشمن نہ اپنے آپ کو اور گمان کہ زبان تھا
 کہ میں ہوا صاحب غرض ہوں اور کہ اس شخص اور قوم کے کہ نہ بہت آنحضرت اور ان کے لوگوں کے کہ پس نہ یہ کھلا ام و سکھانہ بن ارم نصاریٰ نے اور وہ اس وقت جوان
 کہ انھوں نے اپنی اوکو کو اولیہ لیل اور کہم قرار دیا نہ پس اپنی قوم کا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صاحب غرضت میں حزن کی طرف سے اور جو خوب میں پس ہلا تو اس کے
 پھر کہ اس سے نہ پڑے والد مدد و دست کو کھو گیا میں کہ جو کچھ پس کہا زبیر سے ابن ابی نے کہ اپنے بیٹے میرے دل کی کہ تھا میں اس با پس میں اور کھٹکھٹے
 ہوئے زبیر میں اپنے قوم سے مقام سے اور کہ پاس آنحضرت کے کہ پس خبر دی کہ پکا ہوا ابن ابی کی باتوں کی لو کہما کی نقشہ ہوئے آنحضرت ان باتوں سے اپنے دل میں اور
 سستہ ہوئی خبر غصے ہوئے آنحضرت نے ابن ابی پر سبب مطلع کرنے کے کہ آنحضرت کو اسکی لشکر سے پس ہوا یا آنحضرت نے عبداللہ بن ابی کو کسی سے اور آیا
 عبداللہ اور کہے ساتھ اس کے تمام انصار کہ اعانت اور مدد کرتے تھے اسکی اور ٹھکانے تھے زبیر بن ارم کو اور طے مانچے مارتے تھے اور ان کے پس جب کہ آیا عبداللہ
 پاس آنحضرت کے تو فرمایا اوس سے آپ نے کیا تو یہ کہنے والا ان باتوں کا کہ پوچھی ہیں وہ جگہ پس لکھا کیا ابن ابی نے اور بلا قسم اسکی کہ واری اوس نے
 آپ کہ کتاب کہا کہ میں نے ان باتوں میں سے کچھ گزرا والدین زبیر جہاں ہوا اور نہ کیا بیٹے کچھ کہ وہ کام قریب ہو میرے دل میں یکہ داخل کرے کچھ سبب اس کے
 خطے ان جہاں میں اس غرض سے کہ ان میں اس میں ہوا کہ آپ کے اور تصدیق کی اسکی جماعت انصار نے پس کہا سب سے زبیر عدلیہ ہوا اور زبیر ہا را کہ
 نہ تصدیق کریں آپ اس کے کہ میں ایک نوعی انصاری میں سے کہ لایا پس آپ کے جھوٹا و جنگی کو پس دیکھ کہ اس سے آنحضرت نے اور قبول کیا خدا واسکا

اور مشہور ہوئی ملاست زید پر درسیان انصاف کے اور بولے عیوب کا تھا زید سے انصاف سے پس جھوٹا مانا و سکوا انصاف سے پھر کوچ کیا انصاف نے طوف
 مینے کے اور تھے زید کو چلا کر تھے جہاں آپ کے منزل میں اور باتیں کیا کرتے تھے آپ سے پہلے میں بن شرنہ ہوئے زید اس بات سے بعد اس کے کہ قریب رہا
 انصاف سے قطع راہ میں یا سوا اسکے پس اوٹا مالہ اللہ تعالیٰ نے انصاف پر عذر دیا کا اور زید عبد اللہ بن ابی اس آیت میں یَقُولُونَ لَآئِنْ رَجَعْنَا
 إِلَى الْمَدِينَةِ لَنُجِئَنَّ جُنُودًا كَثِيرًا وَلَنُهَاجِرَنَّ إِلَى الْعَمَلِ وَنَنُصِّرَنَّ سُلُوكًا وَلَنُنْصِرَنَّ وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِلَّهِ الْمُنَاقِبَةُ
 یعنی کہتے ہیں البتہ اگر ہم پھر گئے شینے کو تو کمال دیگا پس کا زور ہو بقدر لوگوں کو اور زور مالہ کا ہوا اور اسکے بڑا کا اور اس کا مالوں کا لیکن منافق نہیں تھے
 پس پہلے انصاف درسیان لوگوں کے سوا اپنی اوقافی پر بیان نہ کہ کئے رہے پھلتے تھے پس کہ پڑیے انصاف نے کان دیکے کوڑیٹھا اوکو بیان کیا کہ سرخ ہو گیا پھر
 اوکو پھر فرمایا اونسے بیار تہ ہو چکا ہی دیکھو کہ حضور کھا چکا مالہ اللہ تعالیٰ نے اوکو تصدیق کی تیری پھر بی بیات شریفہ اور آپو بیچے انصاف نے شہر نورہ میں اور
 قائم کیا اور ہمیں بقدر کہ یا مالہ اللہ تعالیٰ نے یہ ہوا غنیمت و ہیر معونہ کا

ذکر غنیمت و ہیر معونہ کا

پھر جب کہ انصاف شینے میں تو روانہ کیا اکبر یہ پہلے اصحاب کا طرف ہیر معونہ کے اور ہجرت ساتھ اس جماعت کے ایک شخص کو بنی سلیم سے کہ نام
 اور سکوا عروہ بن اسامہ بالصلت تھا پس گئے وہ لوگ میان تک جب کہ پونچھا اس بانی سے اور پس ساف و دہر اور اسکے ہونام کیا وٹاں اون لوگوں نے
 اوشب گذاری اوس جگہ اور کہ دیا جبار کیوں سے اون میں سے ایک وٹ کو پس ہوئے ہٹھنے کے اوسکو دہر چاروں اور کوچ کر گئے باقی اصحاب میں مع کو
 پونچھے اس بانی میں اگا ما وڑا ہوا تھا وٹاں ایک بڑا قبیلہ بنی عامر کا پس گاہیر لیا انھوں نے اصحاب کو پس اڑے اونسے اصحاب الزنا سخت اور کہا
 اون لوگوں نے عدو کو کہ تو اس میں ہر جہاں طرف سے پس کل آتو اطراف چار سے یہاں سے غیر کے پس کا مدعا دے شینے اور فرمایا کہ انصاف سے کہ
 نہ کو کھا تھا بنا ہاتھ میں کسی شکر کے ہرگز اور نہ کو کھا اوسکو دوست اپنا پس گاہیر سے گئے اصحاب درسیان کھائے کہ پھر چہ بچھا انھوں نے کہ ہم نہیں بچتے
 تو کہا بھونے او مالہ اللہ تعالیٰ ہم نہیں بلکہ اس کا مدعا وٹ کو کھیلو کہ خیر ہے ہاں طرف سے تیرے رسول کو سوا تیرے پس کہے اوکو ہر جہاں سے مسلمان پس
 تحقیق ایسی ہونے ہم پس خبر جدی اللہ تعالیٰ نے اس نالی کی انصاف کو پس بلکہ کیا آپ نے لوگوں کو ادب کی موت سے میں زمین اور فرمایا کہ یا کھائے اونسے
 ہیر معونہ پس طلب غنیمت کرو واسطے انکے پس تحقیق کمالا ہجرت ہیر معونہ نے نیری طرف سلام کو اور یا ہوا اون پانچ شخصوں نے لینا وٹ کو مدعا سمجھ کے پھر چلا ویر
 فتنان قوم اپنا بارون کے جہاں تک جب کہ قریب ہوئے بانی سے تو ملی اوکو ایک اڑکی بنی عامر کی پس پونچھا اونسے انکے کیا تم ہو اصحاب محمد علی المدینہ و سلم کے
 پس جواب ہوا انھوں نے پھر اس اڑکی کو پونچھا اونسے دوبارہ کہیا ہو تم اصحاب محمد علی المدینہ و سلم سے پس کہا انھوں نے ہاں یہ اوسکے مسلمان ہو جائے کہ کہ
 مان پس بنی وہ نہ شکر بنائی تم اسے ملے گئے تو بنی عامر سے اوپر بانی کے پس کجا باہر جانوں بانی کو پس والا ایک شخص اون چاروں میں کا کہ نظر ہو تم
 میرے بیان میان تک لاؤں میں پس تمھارے خبر اسکی اور ملے بڑھا و پس اگا و بچھا لینے لوگوں کو فتنال اوس بانی پر قولت ادا طرف لینے لوگوں کے اور
 بیان کی انصاف نے شہر نورہ پہنچا اونسے اس باب میں پس کہ کہتے ہو تم بولے وہ لوٹے ہیں ہم طرف انصاف کے کہیں گا کہ اگر ہم ہوا فکوس جہت سے کہا اوس
 ایک شخص نے لیکن اللہ میں نہ لوٹو گا بیان تک کھا نہ کھا ان میں لینے بارون کے کھائے سے دن کا پس آمد نیری طرف سے سلام انصاف علی المدینہ و سلم کو
 پھر گیا وہ جہاں تک کہ پونچھا بانی میں پس حکم کیا او پر نیری تمھارے اور بارے گئے آدمی اونکے پھر لگایا اور جلد آئے تیر شینے اونٹ وٹاں بیان تک جب کہ پھر بڑا
 شینے کے وقت چھک کر رات کے اگا ملے اوکو خوش قیادہ بنی سلیم کے کہ درسیان اون وٹوں اور انصاف کے قول تو تم بھی پس کہا ان تینوں نے اون دو
 کو لوں تو تم دونوں کا انھوں نے ہم و تم میں بنی عامر سے اون میں جانتے ہم کیا کیا بنو عامر نے کہا ان تینوں نے اون تینوں کو لوں گے ان
 کہا راہو انھوں نے ہمارے بھائیوں کو پس بلالو لینے جانیوں کا تو راڈ الا اور اون دونوں کو اور لے لیا سامان اوکا پھر آئے نزدیک انصاف کے اور علی علیہ
 آپ کو لینے جانیوں کے حال سے پس یا ہوا انھوں نے کہ خیر بیٹا اکی بھی انصاف کو پھر کہا انھوں نے اذہیر ہے میں بنی سلیم کے ہم طرف شینے کے بعد سلام

پس میں ہم دشمنوں بنی عامر سے اور بارہ اہل ایشاء کو اور یہی مسلمان اون دنوں کا پس فرمایا اخضر نے بلکہ وہ دشمن تھے بنی سلیم کے میرے حلیوں کے
 بڑا کام کا نہیں ہے کہ وہاں اخضر نے یہ کام اور اوری امدد تعالیٰ نے اپنے نبی پر اس مقدس میں یہ آیت کریمہ لایا **الَّذِي يَمْسِكُ الْفُلَيْنِ مَوْجًا**
يَدْرِي اللَّهُ وَسِرُّهُمُ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ کی روم ساتھ رکھنے کے بغیر سمیت اخضر یا اون کے مکہ کے یہاں کہ شورش کو روم نصیب نہ دے
 اونکو اس لئے کہ لوگ ان دنوں کے نزدیک سولہ امدد علی وسلم کے پس ہوں کہ دشمن ہمارے آئے تھے پاس آپ کے اور ہمارے کے وہ دونوں پاس آپ کے
 فرمایا آپ کے کہ تحقیق ہمارے دونوں دشمنوں کے منسوب کیا اپنے کو طرف ہمارے دشمنوں کے لیکن ہمارے بیت فیتے ہیں اور ان دنوں کی پس ہی اخضر نے بیت
 اور ان دنوں کی پس جو نصیب جنگ پر ہو نہ کا

ذکر غزوہ بنی مصلطلق کا

پھر کہ فرمایا اخضر نے لوگوں کو طیارہ کی پس مستند ہونے لوگ پس طلع کیا اونکو آپ نے کہ میں راہ رکھتا ہوں بنی مصلطلق کو جاوے کہ فرمہ جو قوم غزوات سے
 اور فرمایا تحقیق اہل تمام زمین جانتے ہیں کہ میں ہاؤنگا اور میرا ہر ایک زمین ظاہر کرنے والا ہوں پھر لوگ اہل طعن نام کے کہ ہمارے جاسوس ملے ہاؤنگا
 کے پیچھے کہ میں بنی عامر سے پھر کہ اخضر نے اوپر راہ گزرنے بنی سلم کے انصار سے کہ لوگ آپ کے ہمارے بنی سلم کے پاس چلے تمام اوس بن
 یہاں کہ جب بنی عامر آپ نے پھر بے طرف تمام کے یہاں کہ ٹھہر گئے راہ سے پیچھے کے قریب سے اور تیرے چلے اور چھاپا آپ نے بنی سلم
 پس تم کیا اونکو اور لین بہت چیزیں ملے گی اور ہاؤنگا اوس بن جو یہ بہت عمارت بنی ہزار کو پھر لوگ تیرے طرف مینہ غف سے اس بات کے کہ چھاپا ہاؤنگا بنی سلم
 پس چلے ان اور رات اپنے وہاں کہ کہ فوجی لوگوں نے واسطے عمارت بنی ہزار کے پیچھے اپنے کہ قسم کیا تھی اوستے کے تاویں نے قتل کیا ہے بعض اصحاب
 اخضر کے پس تمام کا اخضر نے اور فرمایا لوگوں کو کہ کہیں ہر ایک آرام لینے اور فرمایا نہ کوں کہ میں اپنی پس کیا اصحاب نے اسی طرح اور کھڑے کیے پھر سے وہا
 آپ نے اور اس کے چوکی والوں پر عمارت بنی ہمارا کہیں کہ میں نے اپنے لوگوں کو یہ کہ میں بنی سلم کے ہمارے بنی سلم کے ہمارے بنی سلم کے ہمارے بنی سلم کے
 اگر کچھ گھامیں کسی چیز کو گھادہ دیکھیں کہ میں اوس مال کے کہ وہ قرآن پڑھتے تھے اور سوتے تھے ہر ایک کے ناگہ نزدیک ہوا اوستے عمارت بنی ہزار
 اور ارا کو تیرے پس کے عمارت قریب رہنے اوستے وہاں کہ گئے وہاں پس چھاپا کیا اونھوں نے عمارت کا لیکن نیلا اور سکوا ہوئے اسی عمارت داخل ہو گیا تو ہاؤنگا
 کہ تیرا عمارت نے کہا عمارت نے نہیں داخل ہوا میں لیکن جا تھا تیرے دے وہ میرے تیر کو پس خبردار کہ میں بنی سلم کو پھر چاروں کو اور ڈر گیا کیا کہ میں ہاؤنگا
 قریب تھا عمارت کا اور یہ کہ لگے گئے ہیں اوس کی طرف اصحاب اخضر کے پس جاتی رہی اوستے ہند ہیں کہ کہیں اس اخضر کے اوپر کھڑے ہوئے آپ کے
 سر مبارک پر تلوار لیکر مخالفت کو پھر تاک چھپ کے بنا کے اخضر تو ناگاہ دیکھا کہ کس کو سر پر تلوار لیے ہوئے پس فرمایا کیا ہوا اسے تیرے اسی کسب علی کی اونکو
 نے کہ کہا گھبراہٹ سے انا ہر بنی ہزار کا اور قریب ہوا اور سکاتے پس آگے آگیا میں آپ کے مثل کہ کہہ جانے اصحاب کے اور جاتی رہی ہند یہی پس کچھ ہوا
 میں آپ کی مخالفت کو پس فرمایا میں نے اسے اونکا اخضر نے ابھی تاہیں پھر بھی لوگوں نے نماز صبح کی پھر ہوا ہوئے اور آئے مینے میں بنی سلم کا کچھ تھا
 جو بہت عمارت سے اور کیا ہوا اور سکرا ہاؤنگا قیدیوں کی اوس کی قوم کی بعد اٹھارے کے واسطے مذہب فیضا بنی سلم جو یہ کہ اور عمارت کو ہوتا تھا
 کہ کچھ کا کہ میں اوس سے اخضر نے اور کچھ اور کچھ اور سکرا ہاؤنگا اخضر علی وسلم سے اوس کے ایک تیرہ دارے پس ملائی کی اوس نے عمارت کے اوپر
 اس کام کے طاعت شدیدہ اور وقت جانے اخضر کے مینے سے طرف بنی مصلطلق کے اوری تھیں امدد تعالیٰ نے اخضر پر آیتیں لایا **يَا أَيُّهَا النَّاسُ**
اشْفُوا بَيْنَكُمْ ذکر لکھا **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** **يَوْمَ تَرَوْهُمُ** **كُلُّ مَنْ خَصَّ قَوْمًا كَذَّابًا فَاصْتَدَتْ** **وَنُصَحَّ كَلَّ ذَاتِ حِمْلٍ**
سَحَا **وَأَوْسَى النَّاسُ سَكْرًا** **وَمَنْ يَشْكُرْ لِي** **وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ** **يَوْمَ تَرَوْهُمُ** **كُلُّ مَنْ خَصَّ قَوْمًا كَذَّابًا فَاصْتَدَتْ**
 ایک بڑی چیز جو حسن اور سکوا کچھ کے بعد جاسوس گہر و دور بلائے والی اپنے بلائے کو اور ڈال دی گئی ہر عمارت والی چاہتے اونکو کچھ لوگوں نے ہشتاد اور پندر
 ہشتاد تھیں ان کے سخت ہوئے ہر کہ گئے اخضر علی وسلم اور رگ کے سب لوگ پس ہند کی اخضر نے اور اپنی ساتھان اور آیتوں کے پس

اور جس کے پاس سے چلے ہی اور گورنر دہلی اس کو اور دیکھ کر واسطے جس کے ذی اعلیٰ سے پھر علی مرتضیٰ کے کہ اور خبر ہو بھی اہل مکہ کو کہ حضرت اور اصحاب کو
 طیار ہوئے ہیں تمہاری لئے کہ وہ رعایا کے کہ کرنے والے ہیں کہ کو ان کو کہ جس سے ہیں بھی قریش سے خالہ بن عبد بن خنیس کو ساتھ ہیں سو اور ان کے واسطے کہ
 حضرت کے ساتھ ساتھ اور پھر بھی حضرت کو خبر آئے خالہ کی اور کو وہاں حضرت نے قتال کے حال کے پھر بھی سے فرمایا آپ نے کیا نہیں کوئی شخص اچھا ہے
 کہ لیت دے واسطے ہمارے راہ قوم کی کسی ایک شخص سے کہ میں چون یا رسول اللہ راہ جانے والا ہیں حکم کیا اور اس کو آپ نے پیش کیا کہ
 لوگوں کے پس اور ہزارہ اونٹنی سے پیش اعتماد ہوا حضرت کو اس کے راہ بتانے پر یہاں تک کہ دیکھا اس کو دوتے ہوئے پھر فرمایا حضرت نے کیا نہیں کسی شخص
 دانائے راہ کا نسبت اس شخص کے پس نظر ہوا ایک شخص قوم حنیف کا اور کہا اوستے یا رسول اللہ میں خوب جانتے والا ہوں اور اس کا پس حکم کیا اور اس کو لگے چلے گئے
 لگے چلے ہوا وہ اور کیا اوستے یا رسول اللہ میں اس کا پس لیت گئی راہ گز قوم کی پس اور تے حضرت حنیف میں اور پھر بھی اہل مکہ کو خبر ہوئے حضرت کے کہ ان میں
 حضور گزری اور ہزارہات حضرت سے نہ گھر گیا جناب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو کہ کیا وہاں باس اہل مکہ کے پس اجازت لین اور اسے یہ کہ خالی کر دین ملک کے کو واسطے
 حضرت علی اللہ علیہ وسلم کے تین تک تاکہ کہ پورے کر لیں حضرت شک و درکار نہ ج چلنے کے پھر لوٹ جاوے یہاں سے پھر عرض کی حضرت عمر نے کہ یا رسول اللہ میں
 درمیان کو نہ کہ خبر والا ہوں اور ہزارہوں قریش سے کہ میں نہ راہ دین چکا لو کہ میں راہ بیچھا پڑ عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہ خاندان اور کا وہاں خبر ہوئی
 کہ یہ گاہ اوستے وہاں کوئی پس بھیجا حضرت نے حضرت عثمان کو باس قریش کے واسطے اجازت لینے کے اہل مکہ سے واسطے حضرت کے پس گئے حضرت عثمان
 رضی اللہ عنہ اور اسے ہزارہ قریش سے موضع بلح میں اور درمیان اوتھے ابان بن حنیف بن عاص سے پس امان طلب کی اور حضرت عثمان نے پس
 انان بن احنون نے عثمان کو اور چھانڈا اور کہا ان کے گھر سے پر لگے پسے یہاں تک کہ لے آئے ان کو کہ میں راہ اور تے حضرت عثمان کو گھر میں اور سفیان بن ج
 کے اور کہا اوستے پیغام رسالت حضرت کا پس اوچھا اوستے لوگوں نے کیا خبر لیا یا اس سے جیسا زہجائی تیرا کہ اوٹھو خالی لایا ہو پس میرے ہی بات کے سوال
 کرنا ہو جسے یہ کہ خالی کر دو میں اسے اس کے کہ کو واسطے ایک غل کے شرب سے کہ لوگوں میں اس میں تین تک پس حکم کیا کہ رستہ ہو چکا اس با میں تم لوگ کہا اوستے
 واسطے داخل ہو گئے اور میں حضرت کو بھی بندہ اس کے کا لا اور اللہ تعالیٰ نے اس میں سے اور حکم لیا اللہ تعالیٰ نے پسے نبی کو بیت کا پس بیت کی آپ نے لوگوں سے
 نیچے اس وقت کے جو قصاص میں یہ خبر کیا یا سادی حضرت نے لوگوں میں کہ حضرت نے اس کو دیا ہو واسطے بیت کرنے کے پس سب جمع ہوئے لوگ پاس حضرت کے
 اور بیت کی آپ سے اس بات پر کہ بھائی کے کہ اگر واقع ہو جائی یہاں تک کہ کفار سے حضرت بیت سے اور حال پر حضرت عثمان غائب تھے پس فرمایا
 حضرت نے اس کے نہیں کہ گئے ہیں عثمان میرے کام کو پس یہ ہتھیار لے کر رکھتا ہوں میں اس کو اوکی طرف سے واسطے بیت کے اور رکھ لیا ایک ہاتھ لیا اور
 دوسرے کے اور کو وہاں بعض لوگوں نے اس بات کو کہ بیت کرنے اور ان لوگوں میں سے ہیں جہنم میں اور عربین جو تپس چھپ گئے یہ نیچے ایشا وقت کے
 یہاں تک کہ کفار سے لوگ بیت سے اور اٹھا کر کیا عبد اللہ بن ابی نے بیت کرنے سے اور ہانڈا دیا اور کا اور سنا اہل مکہ نے کہ حضرت نے بیت کی ہو لوگوں سے
 نہ جانے کہ ہر گاہ کہ وہ ارادہ کتنے تین ہزار کا پس بھیجا اور انھوں نے دو شخصوں کو واسطے دریافت کرنے خالہ حضرت کے اور کہ کہ اس واسطے آئے ہیں پس بھیجا اور
 میں جو شخص اور مرکز میں خبر کر کے آئے یہ دونوں یہاں تک کہ قریش سے پس فرمایا حضرت نے لوگوں کو کہ مالکین پر کو لوگ لینے اور کہیں ایک ایک
 واسطے جس کے پس کیا لوگوں نے ماضی طرح ہیں لوگ سے وہ دونوں طرف کے کہ اور ہوئے کہ نہ دیکھا ہتھ نفل ان لوگوں کے کہ سننے کیے جاوے کیے سے سوال اسے
 نہیں کہ یہ لوگ مجاہد ہیں اور میں آئے ان کو تحقیق گندہ ہوئے ہیں بال لے اور دیکھ کہتے ہیں اسے جس کے اور صلح جاری یہ کہ نہ سننے کیے جاوے یہ جس سے
 پس برکات اور گالیاں ہیں ان دونوں کو قریش سے اور شرم کیا اور دونوں کو پھر بھیجا اور دونوں کو واسطے صلح کے پس فرمایا حضرت علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
 کہ صلح نہ ہو چکا اور باقوں سے پس کر کیا صلح کا ہر ایک نے دونوں جانوں سے پس چلے گئے بعض لوگ مہاجرین کے پس پڑے کے کہ ان میں اسے کچھ جانے
 قریش کے پس قہر ہوئی فرما اگلے پاس باہر دین ہیں اور پھر بھیجا اور اس صاحب حضرت کے پس بھلے وہ دوتے ہوئے یہاں تک کہ آئے کہ میں پس پسے
 ہوتے ہی قریش کے گروے کے پس ہانڈا لیا اور یہ میں یہاں تک کہ لے آئے اور کو حضرت کے کہ شہر میں چرہ شہر اہل مکہ نے تو آئے پھر آدمی اس کے

مگر وہ شخص کہ بھلا گیا سب سے پہلے میں گیا کہ اپنے وقت اور قصہ و اب اور امر کے اور زمین و اسطے اور اسکے حصہ غنیمت کا کچھ نہ لیا جو نے لیا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ
 یک دفعہ کہنے واسطے مسلمانوں کے خبر کو اور جان لیا کہ وہ عدہ اللہ تعالیٰ کا نہیں اور میں بخلاف اور پوچھی خبر لیا کہ خبر کو بھی لیا آنحضرتؐ اور سلمان سے متعلق آیا اور پوچھ
 میں اور پوچھا ہے کہ میں لکھا بھیجا اور مضمون کہ اپنے طے میں کوئی اسد اور خطاں سے کہ لوہیں جاری نہ ہو پس آئے وہ اس وقت کے ہیں تھے زبان ان کے سینہ
 میں جس میں یہ خبر فرمائی کہ اسد اور خطاں کا اور خطاں میں جو خطاں میں سواری اسد کا پھر داخل ہوئے لیکن ایک قطع میں میں شریف لائے آنحضرتؐ
 خیر ہو اور کمالا بھیجا بنی اسد اور خطاں کا کہ لگ جو باوین و رسیان سے ہمارے اور اہل نبیرہ کے تحقیق اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے مجھے اور کلین خراج واسطے
 پس اگر مائے کے کام اور اختیار کیا اسد اور خطاں کے واسطے تمہارے پس لکھا کر کیا اور لوگوں نے ارشاد آنحضرتؐ کا اور اسے آنحضرتؐ سے اہل خبر کی طرف سے
 پس اسے آنحضرتؐ سے ایک سینے تک پہلو خیرہ والوں کے پھر والا اور کے دل و بن اللہ تعالیٰ نے رعب خوف مسلمانوں کا پس الگ ہو گئے یہ دونوں پہلے
 سے اور یہی لڑائی صرف ساتھ اہل نبیرہ کے پھر ایک سینے تک میں یہ ہم صراہ آنحضرتؐ کا خیرہ کو دینے اور تمام ہو گیا خراج اور زارہ اور احباب آنحضرتؐ کا پھر
 ان لوگوں کے گھر سے اہل نبیرہ کے جو باہر تھے قطع سے اور نہ کیا اور کیا اور تھا پس مسلمانوں کے اور کھانا سوا سواروں کے پس یہ سنو یہ بھیجا
 آنحضرتؐ سے اس کے گوشت کا اور عرض کی یا رسول اللہؐ اس کے ہم گھر اہل نبیرہ کے اور فوج کیا قطعے اور کیا اور نہیں پس ہمارے کیونکہ ان اور
 یہ حوالہ کر کے کیا تو کر کے ہیں آپ اس کے کھانے میں یا رسول اللہؐ میں نے اہل نبیرہ کے لائے اور کے کھانے سے پس ان وہاں میں گئیں اس کی سلاو نے
 اور یہ اور اگر تھے مسلمانوں سے یہ دونوں پس لکھا کیا ہوئی حرب بن ابی حزام اور صحابہ و بڑا اور قدر نماز شدید اور صراحت جماعت یہ وہاں اور اسے رعایت
 انصار کے سعد بن عبادہ تھے اور اسے مزاج میں سے حضرت عمر بن خطابؓ تھے پس کلام اللہ بن حرب ساتھ آیا جی جاتے رہتے ہوئے یہ شعر شعر
 قَدْ عَلِمْتُ خَيْرًا أَنِّي مُمْسِكٌ شَأْنُكَ لَا تَلَا حَ بَلْكَ فَتَجِبُ

اَلْعَمَّ اَحْكَامًا وَ حَيْثَ اَصْرَبَ

یہی تحقیق مانا اہل نبیرہ کے کہ میں جب وہاں تھے والا اختیار کیا پھر لکھا گیا بہت بڑا کرنے والا کسی وقت اور کسی وقت بہت بڑا کرنے والا اور میں نے اپنے گھر سے ہو کر گئے تھے
 اور کے قطعے پہلے پہلے کہ وہاں میں قریب ہوئے تھے مسلمان و روانہ قطعے کے کہ اس حال میں کلام جاب ساتھ اپنے پیادوں کے پس میں بتایا اور سننے مسلمانوں کو کیا کہ
 کہ ملا اور کیا بڑی صفت سے اور کھڑے ہوئے آنحضرتؐ اور اصحاب آپ کے واسطے قطعے ہوئے اور شاید ہوئے اصحاب آنحضرتؐ اور نہی ہوئے ساتھ معہرہ جاکر
 پس اور کھڑے گئے بیان سے نغمی اور شاید ہوئے محمود و حسن کلام صدیقی اور تھے یہ بڑے شہسواروں سے انصار کے پس آیا بھائی اور کا محمود بن سہرنا کا بھائی
 پس آنحضرتؐ کے اور عرض کی یا نبی اللہؐ میں نے محمود بن سہرنا کے ساتھ قطعے میں آج کے پس لکھا اور سننے آنحضرتؐ نے خبر اور تحقیق ہو و نہا و گئے تھے
 مثل آج کے یہاں کہ کچھ کچھ اور واسطے ہمارے اللہ تعالیٰ اور اسد کہ اللہ تعالیٰ غالب اور قادر کرے عکال و حسب پس اسے اسے تو کو مضمون اپنے بھائی
 اور اسے حرب نے لکھا محمود بن سہرنا اور میں نے ان کے اسد میں بھائی بنی غنیمت و ان کو پس فرمایا آنحضرتؐ نے بعد از اسے حرب بن ابی حزام کو
 یہ وہی شقت کہ میں فیضان الہیوں کا نشان اپنا ایستہ شے کہ نہ تو بڑا گویا وہ یہاں کہ کچھ کرے اللہ تعالیٰ شہر کہ پس لکھے آئے اصحاب آنحضرتؐ کے اپنے
 مقاموں کے و نہا کد شہادت دیتے تھے آپ میں نے شہرہ آنحضرتؐ کی پس شہرہ لاری سب نے دیا کیا خوش لکھے اور زمین جانے کے کہ اللہ تعالیٰ فرمایا کچھ
 خیر ہو اور تھے اگر آپ ہی پس آنحضرتؐ کے پس نماز پڑھی تھو کی سب نے اور کھڑے ہوئے اپنے مقاموں میں بن اوئے نشان اپنے اور تھا اصحاب آنحضرتؐ میں
 کوئی شخص صاحب عزت اور مرتبہ والا نہ کہ آنحضرتؐ کے گھر کی روہ امید و تھا اس بات کہ کہہ کر کہ اس طرح کا کہہ کر کیا اور اسکا آنحضرتؐ نے پھر حرب
 کھڑے کیے لوگوں نے نشان اپنے تو کیا آنحضرتؐ نے نشان اپنا اور و تھا یا اسکیا پس ہلایا اور پکارا اللہ تعالیٰ کو کچھ فرمایا و نشان آپے حضرت علی
 کرم اللہ وجہہ کو پس پڑھے یہ لڑائی را و تہرہ چلے آئے انکے آپ پس کلام بھی پڑا اپنے لوگوں کے اپنے کو پس مقابل کیا اور کے اللہ تعالیٰ نے ہمہ عمل کہ
 پس علی کیا اور مضمون نے اور سکوا اور بھائی کے گھر نشان خدا اور کثرت ہوئی کثرت بن اور تھے وہاں کی پس کچھ کچھ کے مضمون میں اور والا اللہ تعالیٰ نے حسب انکے کلام

پس طلب کی ہوئی دوسری بات سے کہ اس نے اس بات پر کہ اس نے جی بیٹھے نکلو اور جانوں اور اہل عیال کے اور واسطے آنحضرت کے ہر زمین اور مال اور کما
لیکن اگر عیال یا انھوں نے کسی چیز کو اپنے مالوں سے تو میری ہونے والے فتنے سے پس انھوں یا انھوں نے فتنہ اور کما اسواں کو اور تھے اور سن قلعین
دو دن بیٹھے انھیں کے قوم نصیر سے پس لائے وہ وطن آنحضرت کے بہت مال اور کما اسواں کے آنحضرت کے پس فرمایا اوسنے آپ نے کہ ای بیٹوں! میں
کہان گئے برتن اور مال یا پس تم کھائی انھوں نے لگے آنحضرت کے اندھا کی کہ تخرج کر ڈالا بیٹھا اسکو اور تمام ہو گیا وہ سب اور تھے یہ جب کہ کان بٹھا
اور آنحضرت نے بیٹے سے تو کھائے تھے وہ ہوا کیکر اپنے برتن چاندی کے نقش خوشنما کہ بیان کیا کہ اہل مدینہ نام افکنے پس پوچھا اوسنے آنحضرت نے ہوا
برتن کو اور کما لگے تھے وہ اور کلو پیش تم کھا کما اندھا کی کہ زمین یاں ہمارے اونین سے کچھ پس حمد و قرا یا اوسنے آنحضرت نے اس بات پر کہ لگا رہا
وہ بات جس ہمارے تو خدا تعالیٰ اور اس کے رسول اور سلا فون کا میری ہر دو دن بیٹوں سے ابی انھیں کے کہ زمین چھپا بیٹھے کچھ اور زمین سے کہ بیان کیا اسکو کہ
آپ کے اور گھر ہوا اسکا تو حلال و حلال اور مال اور کما اور اہل عیال افکنے پر کہ بیان کیا انھوں نے اسکو پس فرمایا آنحضرت نے کہ گوارہ چاہی ہر مشرعوہود
کہ اہل بیٹوں سے کہ گوارہ ہوئے ہر کما اور ہر روز نال ہوئے حضرت جبریل آنحضرت پر پس بتا دیا آپ کو تمام کوسے ہوتا و سن مال کا اور کما آنحضرت کو واسطے نقل
اونے کے اور کپڑے اور عیال اطفال کے پس چھ آنحضرت نے لوگوں کو اور کچھ لوگوں مال کے پس کان لگا دیا وہ مال اور کما آپ نے دونوں کے نقل کا اور قید
کیے گئے اہل اطفال افکنے اور تعین سکھ ایک کی اونین سے سو ہی صفیہ بنت جحش میں خطب پس قید کیا اور کما آنحضرت نے اسدن اور فرمایا اہل اطفال
کہ یہاں تک کہ طرف بہتر آنحضرت کے پس لے گئے اور کما مال فرو دگا م آنحضرت میں اور سے افکنے کشتوں کے فرمایا آنحضرت نے کہ میں نہیں دیکھتے ہر مال کو کہ کیا
اور جو میں نے چھپ لوٹے مال طرف آنحضرت کے کو فرمایا اوسنے آپ نے اہل مال کیا کان اہل تنہ رحمت اپنے دل سے کس چیز نے ہر گچھ کیا کما اس بات پر
لے گئے ماس و نعمت کو در بیان قوتوں کے کما مال لے اور دیا چاہیے کہ کما اور کما جو بات کہ مکر وہا اور کما پس عفو کریے جسے یا رسول اللہ عفو کریگا
آپ سے اندھا کی پس گند کہ افکنے آنحضرت نے اور تھے آپ در بیان اپنے سب باروں کے رؤف و رحیم اور صریح کیا آنحضرت نے وہ سب مال و سوا ع اور ہٹا
اوسے در بیان اہل فون کے چھ گھر کے آنحضرت اپنے تختہ میں پس فرمایا اوسنے نہانی میں کہ ای صفیہ تھا یا پتہ بلوچہ کہ سب و دین از روے عداوت کے جسے
بیان تک کفر کا نامہ اور کما اسکو اندھا کی نے پھر دیا صفیہ ابی انھیں کے بیٹے کا جو کما نامہ تھا اور چو کہ کرنا تھا یہ آنحضرت کی اور تھا یہ بت ہوتا نہ پتہ چھا
آپ نے اور طرف ایک جماعت کو پس بل کیا انھوں نے کہ کیا نکو اور چھڑ کیا آنحضرت نے سو ہی صفیہ سے افکنے خدا اور افکنے بھائی کا جو اسے گئے تھے چھ فرمایا
آپ نے کہ ای صفیہ میں اختیار دیتا ہوں کہ دوسراں اہلام اور جو وہ کے پس اگر اسلام لاؤ تم تو قریب ہو کر رکھ لو گاہین نکو واسطے اپنے را اگر اختیار کیا تنہ ہو یہ کو
حضرت یہ چھڑو گاہین نکو اور چھڑو کما طرف تھا سب اہل عیال کے پس ڈالی اندھا کی وہ افکنے میں ہر بات پس بولیں صفیہ وہ اندھا کی رسول اللہ عفاش کہ بیٹے
اسلام کی اور پس دیا تھا یہ چھڑو دھا کی تھی میں بیٹے میں چھڑو دھا کی ہوئی کما سلام میں مگر رشت اور زمین میرا ہو دین میں باپ نہ تھا ابی انھیں کا را گیا باپ میرا
اور دینا میرے چھا اور چھا ابی میرا پس اندھا کی اور اسلام محبوب تر ہو کما اس بات سے کہ چھڑو میں آپ کما اور کما دین میں طرف ہو دوسرے پس کہ لیا
اور کما آنحضرت نے واسطے اپنے اور شہ گزاری آپ نے بیان تک کہ صبح کی اور لگے اہل یوب بن زید انصاری اور لگا دیا ناز صفیہ کا اور تل آنحضرت کا
اوس کے فریون کو پس نے صفیہ سے کہ مدینہ یا زید اللین یہ آنحضرت کو کما خواب میں ہر چو کی جیتے سے آنحضرت کی تمام رات دراز ہو جسے یہ بیان کیا اذان
مٹو نے فجر کی پس آنحضرت سلمیٰ علیہ وسلم اور دیکھا دروازے پر ناگاہ اور یوب کو پس پوچھا کیا چھال تیرا ای اہل یوب کما انھوں نے یہ سوال اہل زمین
والدین میں بغیر کی طرف سے کہ نقل اسے آپ کو پوچھا آپ کے عرض سے میں گھمانی کہ تار مار میں تمام رات پس آخر میں کما اور کما آنحضرت نے اور ناز بھی ساتھ کو لگتے
فری چھڑو سے اپنے صلیب پر کہ بیان کرتے گئے لوگوں سے اور بیان کرتے تھے اوسنے رحمت اللہ تعالیٰ کی اور چھڑو تھے شک و ناگاہ اور دگر پر میں ہی تاج تن
لائی پاس آپ کے کیا عورت ہوئی مری بھوئی اور رویمان اور کما اور کما لگے آنحضرت کے اور اصحاب آپ کے پس پوچھا آنحضرت نے کیا ہوئی مری تو ہر تاک
ہوئے نے کہ ہر لائے میں ہم یہ واسطے آپ کے اور محمد صلی علیہ وسلم واسطے اوس بات کے کہ لگے آپ نے جسے جملائی میں فرمایا آپ نے اصحاب سے کما

ساتھ نامہ استدعائی کے پس جب بڑھلے لوگوں نے ہاتھ پٹنے اوس کھانے کی طرف تو فرمایا آپ نے کبھی نہ دیکھا ہے کہ ہمارے ہاتھوں میں اوس سے کہ
یہ بھی ہوئی ہو نہ ہر سے اور کمالاً سبھا آپ نے اوس میں دیر سے کہ غزالی چوتھی کیا باعث ہوا اسکا کہ غراب کیا فرمایا اسکو بعد اسکا کہ بانا تھا تو نے اسکو پس بھا
اوس میں دیر سے کہ کیا معلوم کر لی آپ نے یہ بات فرمایا آپ نے کہا میں اسکا اوسنے والی ہا میں نے کہ معلوم کروں کہ اپنی بی بی یار و غوغو
پس اگر ہو گیا اپنی نوا گاہ کو دیکھا استدعائی آپ کو اسکو اور اگر ہو گئے دروغ کو تو آرام دو گئی میں لوگوں کو آپ کی طرف سے لیکن ظاہر ہوا آج جھکے آپ
سے میں اوس میں گواہ کر لی ہوں آپ کو اور سب حاضرین غفل کو کہ میں آپ کے دین پر ہوں اوز میں کوئی محبوب مولے استدعائی کے اور ترقی تھو جسے اور
رسول اللہ کی سے میں دین غرض کیا کچھ اوس سے انحضرت نے جبکہ اسلام آئی اور آئے اس آپ کے ہوا بل نہیں کہ اور کہا انھوں نے اچھا کیا دیکھتے ہیں آپ
سچ بچا لے میں ہمارے کہ طرف ایسا اور از غرات کے جسکا کہ کیا ساتھ ہمارے بھائیوں کے یا باور کھیں آپ کھانا اچھا کروں میں میں رست کھینے ہم انکو اور فخر
دیکھتے ہم اپور ایسا کہ کہ تقریباً بولے در میان ہمارے اور آپ کے پس ملے کی اوسنہ انحضرت نے اے اویض کے سوا ثابت رکھا انکو کچھ نہیں ان کے کہ
پھر کہ اور ادا لوگوں کو اچھے کچھ کے طرف میں نے کہ میں جو کہ آپ نے اے انکو کہ دیکھتے سواری پر چھہ آپ کے پس کھدیا آپ نے ہاتھوں اپنا واسطے انکو کہ
ہاتھوں اپنا انحضرت کے ہاتھوں پر جبکہ سوار ہوں اس ناخبر و ناچار کہ بعد یہ نے اس بات سے کہ رکھے ہاتھوں اپنا انحضرت کے ہاتھوں پر سوار ہو کر کوئی ناخلف
آپ کے پس کھانے کے کھینے اور سوار ہو گئیں اور شروع کیا انحضرت نے کہ سوار تھے چارواکی اور آپ کے اور سوار انحضرت دیکھتے تھے آپ کو اور
کہتے تھے آپ میں کہ دیکھتے ہیں آپ کے پس اگر حکم کریں انحضرت نے فیکو و نو چھپانے کا اور چھپانے وہ نہ کہ تو وہ احوال میں اوسٹن اور سٹافوں کے ہاتھوں پر
پس مت ہمارا چلا آپ کے اور تھے انحضرت بڑی خیرت والے اور اگر حکم کریں میں باہر کھیں وہ منو کو کو وہ نو تھی اور اس ہمارا چلا آپ کے اور ہمارا دست کہتے تھے
چارواکی انحضرت کے اور باہر آپ کی پس لکھا انحضرت نے فیکو و نو چھپانے کا میں سوار ہوئے کا پس چھپا ہا انھوں نے منو ہا پس اپنے انحضرت اور
پس سب لوگوں کی اشک شبنم سے حجاج بن غزالی نام اور حاضر تھا یہ ساتھ انحضرت کے فتح خیر میں میں اجازت مانگی اوسے انحضرت نے کہ ملے گی
اور کہا کہ رسول اللہ واسطے میرے ہاتھ پر ہے میں نزدیک میری بیوی کے اور اگر جان لیا اوسنے اسلام میرا تو لے لیک مال میرا اور تھی مجھے اوسکے اوسدن مگر
میں شیعہ کا جبکہ اہل کفر و بدعت اور غی و غلطی اسکے کھانہ میں ان میں غیبتی غیبتی علم کے پس اجازت دی اوسکو انحضرت نے پھر عرض کی اوسنے
یا رسول اللہ اجازت دیجئے تاکہ وہ خبر دین میں اہل مکہ کو آپ کے موت کی خبر دے کہ انکو کہ انعامی آپ پر شاہد کہ انکو کا وہ میں لوگوں اس بات سے پہلے اس سے
کہ معلوم کریں و اسلام میرا پس اجازت دی اوسکو آپ نے اس بات کی پس کیا حجاج اپنی اونٹنی بوی پر اتر کر چلا کہ نہ سوار تھا اور کسی چیز کے میان میں کہ نہ چلا
گئے کہ اور تھا بلکہ کہ قتل کے نہ حجاج کے فرود و فروخت کر کے کہتے تھے بڑے بڑے مال میں اور یہ تفرق کی تھی انکو ادنیٰ فیصلہ انحضرت کا خیر سے اور کہتے تھے
کہ ادنیٰ چلا جانا یا چھو اور اسکے باروں نے اور انکے دو دوں ہم سو گند و ن پراس اور غطفان سے ملے انکو میں و در بیان قوس کے دریا حلیہ و قلعہ باروں
مضبوط و فیکو و نو چھپانے کا انحضرت بھگتیت میں اور تیار علی عرب کو پس آج حجاج قریش میں تو کھنگے و لٹے ہوئے وہ انکی طرف سے اور جمع ہوئے پاس اوسکے
بہاں تک کہ کھنگا لے گا کہ اوسنے اور کہنے کے بیان کہ جسے کیا نہ تھی مجھے سے ساج حجاج کہا اوسنے میرے پاس نہ خبر نہ کہ خوش کرنے لکھا حاضر ہا میں قتال
انحضرت اور اہل بیت میں میں انق ہوئی اوز میں لڑائی سخت میں ہر گئے اصحاب انحضرت انکے پاس سے پس کھڑا کیا آپ کو وہو نے پھر پورے یوں کہ نہ گئے ہم
اسکو بلکہ بھیج دینگے پاس اہل مکہ اوسکو پہلے تاکہ دیکھیں وہ آپ کو پھر قتل کر کے کہ ہم آپ کو بعض اپنے ہوا درجی میں اخطاب کے پس کمال خوش ہو اہل مکہ
اس بات سے کہ کبھی خوش ہوئے تھے اسقدر نہیں لیکن عورتیں اور مرد و درویشین انکی طرف حرم کے خشن تھی ہوں اپنے جموعے میں جو کھانہ انکی خوش
اس بات سے کہ اہل مکہ انحضرت اور اصحاب کو ہود کے ہاتھ سے اور نہ کہ کہ تھے اس بات میں اور بات تھے اسکو حق اور ٹٹا لے کر میں ہوں اور ہونے
کے میں اور آئے پاس کافروں کے کہ بھگتیت ہوئے کہ کیا کہنے میں ہوں پر ہند سے میں میں اپنی بی بی خیر حضرت عباس بن عبدالمطلب کو پس کھڑا ہوا یا انحضرت نے
لیکن یہ وہاں سے پاس ہاتھوں انکو اور گھر سے زمین پر میں جان لیا عیسا نے کہ خیر نبی انکے میرے کہ میں خوش حال کافروں اور شاہک مسلمانوں سے لوگ

۱۷۵

لیکن یہ لائق تہنیک و فکر کا کام ہے اس لیے کہ آنحضرتؐ نے نسبت کو دیا ہے ورنہ حضرت کو تیرے باب کی جگہ لگا لیا اور اہل ذالائے سر پہ چھاو تیرے چاکے کے نیچے
پس قسم اللہ کی قسم میں کہ اسلام اللہ بن اور اسلام کو دین میں ساتھ تیرے کلام کے اور خدا کی آمد میں جو تھے تیرے فریش کو کہ جانتے ہیں ایرانی محمدؐ سے کسا
خالد نے کہ یہ کام جاہلیت کا اور دین حریصت جاہلیت کی لیکن قسم اللہ کی کہ مسلمان ہو اس میں جب کہ ظاہر ہو گیا اور کھل گیا کجوحق اور صحیحہ خالد بن ولیدؓ نے نفرت
رسول خداؐ کے گوشے کو دے کر اس کو کھڑکھڑاتے ہوئے آنحضرتؐ کے ساتھ فرما اسلام اور تصدیق اپنی کے بھی فوجی ابوہدیفہؓ کو خبر مسلمان ہوئے خالد اور اس فوج کی کہ
کہنا خالد نے فوجی ابوہدیفہؓ سے کہ اس کی طرف خالد کے اور طرف مکر سے کہ یہ کہنا ابوہدیفہؓ نے کہ لے گا وہ کیا کساحی ہے جو پوچھا ہے مگر تیری طرف سے کہنا خالد
ابوہدیفہؓ کو پوچھا ہے مگر تیری طرف سے اس کی مسلمان کیا ابوہدیفہؓ نے پوچھا ہے مگر کو تحقیق تابع ہوا ہے تو اس رسول کا ساتھ قوت کے ہے کہ خالد نے قسم یہ اللہ تعالیٰ کی اگر
کہ میں یہ حکام کو تو تحقیق محمد صاحب نازل قرار دے شک کا ہے کہ قسم کہنا ابوہدیفہؓ نے اس حال میں کہ شخصہ ہوا قسم اسلام اور غزنی کی اگر جاننا میں کہ تحقیق وجہ کہ کہنا ہوا تو حق
تو ابھی شروع کرنا میں ساتھ تیرے قتال پہلے تھے کہ خالد بن ولیدؓ نے قسم اللہ کی تحقیق وہ بات ہے کہ کہنا ہوا میں ورنہ آیا ابوہدیفہؓ نے طرف خالد کے
پھر مقرر کیا ابوہدیفہؓ کو خالد کی طرف سے مکر سے کہ خالد نے مقرر کیا ابوہدیفہؓ نے قسم اللہ کی جو اللہ تحقیق فرما جو میں کہ اور عثمانؓ نے کہ خبیثہ سبب اس کے کہ کہنا ہوئے
ساتھ خالد کے اس پر کہ کوئی بن خداوند قتل کے کہنا خالد نے اور جو ہوا میں بن خالد کہ کیا تو ہر خالد کے لوگو اس سے کہ یہ کہنا محمدؐ بن ابی بکرؓ کے اور تیرے فریش میں بن
معاذ کو کہ میں اپنی رائے پر کل اسلام میں قسم اللہ کی کہ ابھی مقرر کیا خالد بن ولیدؓ نے کہ میں جو جان میں اس کے اہل مکہ سارے پس جو ہوا خالد کو ابوہدیفہؓ نے سے
پس خالد نے کہ سے یہ جان میں کہ کہنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں ان میں کہ تصدیق کے لئے اللہ کو ان کے لئے تھیں جو لوہا زواتہ مخوفی اسلامی اعدائے اسلام کا کہ

وَقَرَضَ مَوْتَهُ

[illegible]

قصہ سننا عزت خلفا کی اس بیباک خلق انحضرت اور گفتگو ایوسفیان کی ہر قلم سے مقدمہ رسالت انحضرت میں
 ہر شخص حلیف اور ہم سنگندوں نے انحضرت کے گزراوین سے غالب کیا اور ان کی شافی حلیف اور ہم سنگندوں سے بنی امریکہ کے گناہین سے پس اساعت کی
 بنو امیہ نے اپنے ہم سنگندوں کی اوپر حضرت کے ہم سنگندوں کے پس تکلیف دی اوکو قتل کر کے پس ہمارے ہم سنگند انحضرت کے کہ باہر تھے انحضرت سے
 مدد و نصرت کو ہم سنگندوں نے بنو امیہ اور ہم سنگندوں سے انحضرت کے جو ہمارو کو لے کر تھے بل بن ورقہ و عابس کہا و سنے اللہ تعالیٰ کی ناشد گھٹکا
 حکمت انکے اور انکے ایک ایک اور کفر اسلکسلا و کم ان کے جو بل ایسی اور ان کے قریب تھو ہوں مجھ کو مثل سہاویں اپنے کے کو یارب اوس کے کے یزید کے اور ان

تو انہوں سے کہا کہ میں نے یہ قسم اٹھائی کہ اگر میں لوگجا میں ہوا اور اسکے پھر نہ لوگجا میں بعد آپ کے کسی سے کچھ فرمایا اور اسے اصلی علیہ وسلم نے برکت سے اے اللہ میرے
 امینوں کو تمہاری دعا سے پس مرا علیہ السلام میں اس کو کہ وہ بیا ترین فروش کا تھا مال میں میں ہوا اسکے ہوا بوزن طرف آنحضرت کے پھر اسلام لانے پس مجھ دین
 عورتیں اور بچے کو کچھ فرمایا آنحضرت نے اوستے کہ جب تکوں میں طرف لوگوں کے کو کر کلام کرنا بسط اپنے لوگوں کے جسے سو کیا ہوا بوزن سے اسی طرح میں کلام کیا
 رسول اللہ اصلی علیہ وسلم نے تو پھر وہاں آنحضرت نے اوپر جس کلام کیا لوگوں سے آنحضرت نے سو پھر دیو لوگوں نے بھی اوستے سو صوفان میں بن امیر بن خلف بھی
 کردی تھی آپ نے اوستے کو ایک عورت جس میں سے پس جماع کیا تھا اوستے اوستے سے پس کہا اوستے کہ وہ حاملہ ہو چکی ہے پھر مجھے کچھ انصار نے کہ رسول اللہ اصلی علیہ وسلم
 تحقیق بہت کیش نشین فروش میں اور صاحبزین میں پس اوستے انصار کہ ہوں آنحضرت نے کچھ پستہ ہوں لوٹ جا طرف اپنی قوم کے سوانہ بگین ہوئے انصار ساتھ اندوہ
 سخت کے اور پوچھی آنحضرت کو کہ خبر کا انصار اندوہ بگین میں میری ششون سے پہلے آنحضرت طرف سعد بن عبادہ کے پھر فرمایا سعد بن عبادہ سے کہ میں کہ میرے لیے اپنی
 قوم کو روئیں مانتے تھے سنا دیا ارا کہ وہ میں آنحضرت پھر یہاں ایک سادی کو انصار میں کہ لکھے پھر ہوا طرف آنحضرت کے فوگاہ سعد بن پھر جمع ہوئے طرف آنحضرت
 کے ارا طرح ہوئے آنحضرت پس خطاب کیا اوئیں ارا کہ ارا وہ انصار کے تحقیق پوچھی ہو چکی خبر کرتا ہاں وہ بگین ہوئے اپنے دلون میں میری ششون سے کہ نہ بگین
 سینے چاویوں کو کہ بلا ہی ساتھ اسکے لکھے کہ میں کو کیا نہیں یاد کرتے تو میری زبان انصار کے تحقیق میں آیا تھا تھا جسے پاس اس حال میں کہ نہیں ہوا پہلے تھے
 گھوڑے پر اندوہ میں نکلے تھے تمہارے سے مگر ساتھ امان کیسے والے کے پھر تم آج کے دن فضل اون لوگوں سے ہو کہ حاضر ہیں تمہارے سامنے لوگوں میں سے پھر پھر پھر
 انصار میں جواب آیا انھوں نے آپ کو پھر فرمایا آنحضرت نے کہ ہوں نہیں تم جواب دیتے ہو چکی کو کہا انصار نے کہ راضی اور خوش ہوئے ہم اندوہ اور اسکے رسول سے فرمایا
 آنحضرت نے کہا میں کہتے تم قسم اٹھائی کہ اگر میں اس کا بلا ہوا پھر گاہ ہی پہنچے نکلا اور آیا تو ہمارے پاس ڈرا ہوا پھر مددی کہتے تیری اور آیا تو ہمارے پاس پھر
 پھر ہر ایک کی اپنے چھو لینے مال میں پھر اگر کوئی یہ تحقیق ہے تو ہم پس کہا انصار نے کہ راضی ہوئے ہم اندوہ اور اسکے رسول سے پھر فرمایا آنحضرت نے کہ روماضی
 سے کیا نہیں خوش ہوئے کہ کیا میں لوگ اور کر بیان اور پھر ہوا تو ساتھ آنحضرت کے طرف اپنے گھروں کے کہا انصار نے انہی میں ہم ساتھ آنحضرت کے
 تحقیق بنے گمان آیا تھا آپ کو جب ہن میں آپ نے اعلان اپنی قوم کو ارا کہ وہ کہتے ہیں آپ جانے کا طرف ان کے میں گلین ہوئے تھے ہم اس سے اور
 گراں آیا تھا یہ پورا جب کہ جان لیا کہنے کے بیشک آپ یہ پورا ملے ہیں ساتھ ہمارے طرف شینے کے پھر شینے میں ہم نہیں پروا رکھتے آپ کچھ صلح کر کے کیا پائیاں
 پس فرمایا انصار سے آنحضرت نے قسم پوچھی ات کہ کیا میں میری اوستے ساتھ میں اگر چلے جائیں لوگ کسی ادوی یا کھائی میں اور چلے جا تو تم کسی اور ادوی یا کھائی
 میں تو الیہ باؤن میں تمہاری ادوی اور کھاری کھائی میں پھر جعفر بن غنم نے آنحضرت اپنے خطبے سے کہ اے ابو اطرف رسول اللہ اصلی علیہ وسلم کے اگر گروہ انصار کا
 سوچا وہ انھوں نے آپ کے ساتھ کو ارا کہ انھوں نے کہ کسی نبی انھیں کر فرمائیں آپ نے انعتیں اپنی بڑی اور جو نعت کہ نہیں کر لی آپ نے وہ قال کر
 سو آپ مجھ پر میں طرف ہمارے ملتے پہر لوٹ لے آنحضرت طرف بنی فوگاہ کے اوستے حال میں کہ سمان ہو گئے تھے ہوا بوزن پھر کلام آپ نے طیار کا
 طرف طاعت کے باعث تو یہ ہوئے نہ فرماؤں کے اوستے طرف پس یہ جو ذکر ہوا تھا خاصہ غزوہ منین

ذکر ختم و طاعت کا

پھر کہا کہ آنحضرت نے طاعت کا گھس گئے ختم طاعت کے قطع میں اور ارا کہ تھے وہ لوگوں سے اڑائی سخت پھر نکل طرف لوگوں کے چند مرد دلیر
 قوم شینے کے پھر نکلے بعد لوگ ارا کہ وہ مارے گئے اصحاب آنحضرت کے ساتھ سے پھر بند ہو گئے تعین اپنے قطع میں پس حکم دیا آنحضرت نے ساتھ دخول
 انکروں کے کہ کاسے بائیں اور مرکز کو یا پھر شخص پر اپنی یاروں میں سے کہ کاسے یا پھر دخول کو اور ساتھ آنحضرت کے ایک مرد تعین میں سنا ہوا مرد نام
 سونگہ راہ میں بن سعد بن ہشام بن عمار کے ساتھ تھے کہ انہوں نے ارا کہ ارا ہوا مرد کہا اوستے کہ کیا میں آنحضرت نے ہر ایک مسلمان کو یہ کاسے یا پھر دخول
 انکروں کے پس بولا وہ شخص کیا کاؤن میں میں ساتھ تیرا پنے کے پھر کو ارا ہوا مرد کہا اوستے کہ میں ان دور سے لیے ضروری ادوی کی ہے سو جب پوچھی میر
 عید کو تو یا عید نہ کہ راضی کرے آنحضرت کو میں نگاہ دیکھے آنحضرت کے اس وقت میں بیٹی امی کی کو یا عید نہ یا رسول اللہ کو میں نے عورت پیچھے آپ کے

اوس حال میں کہ پھر بچہ بعد میرے کا فرہوگر کہ مار بیض تھا اسے گردن میں بعض کی پس دینکے عین تنیق چھوڑے جانا ہوں میں میں چینی سرگ
پہلے رہے ہو گے تمام کو نہ کلام ہو گے اور وہ اس کی کتاب پڑھتی تھیں قرآن خداوند تحقیق پونچا دیا بیٹھے پس یہ چونکہ کور ہوا تھا عقدہ حجۃ الوداع کا

ذکر وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم

پھر تشریف لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہ میں اور وفات فرمائی وہاں باقی نبی صحابہ و محرم اور بائیس اس سفر تک پھر میرا بیٹے وہ بھاری کہ دقا
فرمائی اور میں پس اپنی لونڈی کے کہ نام اوسکار بھان تھا اور نبی وہ بدین سے اور بلا دل کہ سارے ہیں آنحضرت اوس میں دوشنبہ کا تھا پھر
سخت ہوئی اور کو بھاری او کی اوس دن اور رات میں پھر حج کی سواذان کی ہوڈن نے نماز کی پھر تشریف کبھی اپنی اقلوۃ خیر عن اللہ تعالیٰ کہا پھر چھپکا
نبی اللہ کو مسلمانوں نے کہ نہیں کہتے ہیں کہ کیا مسلمانوں نے ہوڈن کو پھر داخل ہوا وہ دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہوا گاہ آنحضرت سخت بیمار تھے کہما ہوڈن نے
نماز یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا رسول خدا نے نہیں طاقت کہتا ہوں میں نماز کی کلک پھر پوچھا اوس سے کہ میں ہر روز اسے پڑھتی ہوڈن نے آنحضرت کو ساتھ لے
شخص کے کہ تھا وہ روز اسے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوڈن سے کہ تم کہراں انتخاب کو جو جائے کہ نماز پڑھا ہے لوگوں کہ پھر کچھ بلال ہوڈن
اوس حال میں کہ وہ روتے تھے تو کہا بلال سے مسلمانوں نے کہ کیا وہ بیٹھے تیرے بلال کو کہا بلال نے کہ آنحضرت نہیں طاقت کہتے ہیں نماز پڑھ رہے ہیں
مسلمانوں نے وقت اور کہا بلال نے عمر بن خطاب سے کہ آنحضرت کما کرتے ہیں بلکہ کہ نماز پڑھاؤ لوگوں کو سو کہما حضرت عمر نے نہیں ہوں ہاں اس لائق کہ کنگے
کہما ہوں سنا ہے ابی بکر کے کبھی پھر جانا وہاں آنحضرت کے پھر حضرت نواد کو کہ ابو بکر وہ روز اسے برہین پھر داخل ہوئے آنحضرت پڑھتی ہوڈن پھر نبی آپ کو ساتھ
ہوئے ابی بکر کے کور ساتھ اوس کے کہ تھا حضرت نے سو فرمایا آنحضرت نے اچھا یہ وہ جو دیکھا عمر نے فکر کہ ابو بکر پس ہاں کہ نماز پڑھا ہوں لوگوں کو پھر کھلا ہوڈن
طرف ابی بکر کے پھر کلک ابو بکر پھر نماز پڑھا ابی بکر نے لوگوں کو ساتھ دن اور پڑھ گیا ساتھ آنحضرت کے بھاری او کی ان دونوں میں پھر داخل ہوئے آنحضرت یہ
حضرت عباس اس حال میں کہ بوشی بھائی پوئی تھی آنحضرت پھر کہما حضرت عباس نے ازواج آنحضرت سے اگر وہاں بیگناہیں تم آنحضرت کے ہونہ میں بولتے رہو
کہما آنحضرت کی بیویوں نے ہونہ میں جرات کہتے ہیں ابی بکر پھر کیا آنحضرت کو عباس نے پھر وہاں بیگناہی آپ کے ہونہ میں پھر بوش میں آگئے آنحضرت پھر فرمایا
آنحضرت سے کہ کہنے دو ان بیگناہیں میرے ہونہ میں پھر فرمایا آنحضرت نے قسم کھائی یہ سنیفہ کہ البتہ وہاں بیگناہیں سب عین میرے کہ ہوں عباس پس تحقیق تھے
دو بیگناہیں میرے اس حال میں کہ میں روزہ دار تھا کما عمر لون نے پس تحقیق عباس میں کہما و خوں نے وہاں بیگناہیں کو آپ کے کہما آنحضرت نے حضرت عباس کو کہ اس
چیز نے دیکھا کہ وہاں بیگناہیں پر اور کہما ازواج سے کہ اس بات کا خوف کیا تھے پھر کہما آنحضرت کی بیویوں نے خوف کیا تھے آپ یہ ذات بیگناہیں کا فرمایا آنحضرت سے
کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نہیں ہو کہ مسلمان کہے ذات کج کو پھر پھر خون کے جالتے تھے آنحضرت بھاری او کی سے اوس دن اور کچھ او کی کو اور وہ دن دوا و جہا
کہ وفات ہوئی اوس دن پھر نماز پڑھا ابی بکر نے اور نہ تھے مسلمان کہ تحقیق آنحضرت اچھے ہو گئے پھر خوش اور شاہوئے مسلمان ساتھ نہایت شکر
اور شادی کے پھر تھے آنحضرت اپنی مانگی کلک پڑھتے کہتے تھے لوگوں سے اور فرماتے تھے لَعَنَ اللَّهُ قَوْمًا لَا يُحَادُّوْا قُبُورَهُمْ مَسْجِدَ خَوَہ
اس طرح سے کہ اہل قبروں کو کہہ کر کہتے تھے اور خواہ اس طرح سے کہ انکے پاس سجد میں بنا تھے اور اوس میں نماز پڑھتے تھے اس عقائد سے کہ اہل قبر والوں
کی عظمت کی بہت سے بھاری نماز قبول ہوا چاہی کہ اور وہاں آنحضرت کی اس قوم سے ہو اور نصاریٰ تھے اور بائیں کہتے تھے آپ صحابہ سے ہواں تاکہ کہوں
پڑھ گیا پھر اچھے ہون پنے گھر کے پھر تشریف ہوئے لوگ اپنی اپنی جگہ پر بائیں کہتے تھے لوگوں سے یہاں تک کہ سنا لوگوں نے عورتوں کو کہ کتنی تعین باقی مانگی کہ کہتے تھے لوگ
کہ غشی طاری ہو گئی آنحضرت پھر اور وہ سے مسلمان طرف دھاڑے کے پھر پھلے پوچ گئے اوسے حضرت عباس پھر داخل ہو گئے گھر میں اس وقت کہ دیا
وروا سے کہ لوگوں پر پھر تشریف آنحضرت کے کچھ ہوں طرف مسلمانوں کے پھر خبر وفات آنحضرت کی ہی مسلمانوں حضرت عباس نے پھر کہما مسلمانوں نے
کہ عباس کیا یا تو نے آنحضرت سے کہما حضرت عباس نے کہ یا بیٹے آنحضرت کو کہ فرماتے تھے جلال دینی الرفع فتن بخت پھر وفات دی گئی
پس تمہا یاخبر ہو کہ کچھ فرمایا ساتھ اوس کے آنحضرت نے اور نبی وفات آنحضرت کی دن دوشنبہ بعد وراون کے کہ گئے کہ میں عین بیچ الاول سے

بعد تمام ہوئے اوس برس کے شریف لائے مدینہ سے پھر کہا چند مردوں نے اصحاب نبی سے کہ کو کر حاضرین اس سال میں آنحضرت کے نہیں غالب ہوئے مہین
 جزین ہوا اس کے بعد کہ یہو بنی چالیس آنحضرت پر پھر کے دو مرد دروازے پر پھر کہا اود مردوں نے کہ دفن کر دو آنحضرت کو اس لیے کہ وہ زندہ نہیں ہیں پھر حضرت
 پس کہ حضرت عباس نے کہا لوگو! کیا پاس کیجئے وصیت اور یادداشت ہو آنحضرت سے شان میں آنحضرت کی وفات کے کہا لوگوں نے کہ نہیں کہما حضرت عباس
 کہمہندہ میں گواہی دینا ہوں اس کی تحقیق آنحضرت نے نصیحت اور موت کو اولاد سے خیر فی خیر سے تھا کہ اوس حال میں کہ وہ در میان ہمارے تھے پھر تحقیق
 کہما تھا نے انکاف صحت و انھم مٹیوں ○ فتور انکاف یوم القیمۃ عن سر یکو تحقیق ○ یعنی بیشک میں ہر گز اور وہی ہر گز میں ہر
 تمہن قیامت کے پسے رب کے آگے جھکرو گے پھر جان لیا لوگوں نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق وفات زمانہ پھر تکمیل کر دیا لوگوں نے
 و زیار آنحضرت کے اور در میان انکاف کے والدوں کے پھر نہلا یا ونگے والدوں نے آنحضرت کو اور کفنا یا آپ کو پھر ذکر کہا لوگوں نے کہ میں نے نبی آنحضرت کو پھر کہا
 بعض لوگوں نے کہ دفن کرو آپ کو انکی جگہ میں نزدیک تمام کے پھر کہا حضرت عباس نے کیا نہیں ہر کہ اقرار لیا سے آنحضرت نے ابھی کچھ پہلے وفات کے
 کو فرمے تھے آپ لیکن اللہ کو مآخذ و افعولہم مستحق یعنی لعنت خدا کی ہو جو اوس قوم کر لیا اور انھوں نے اپنی قبروں کو مسجد اور و
 اسے نہیں لڑا کیا واسطے ہمارے آنحضرت نے کہہ دفن کر دو آنکو اوی نماز کی جگہ میں کہا لوگوں نے پس دفن کر گئے ہم اوندکو اس وقت میں بیچ بیچ کے
 کہما حضرت عباس نے کہ نہیں قسم ہو چکا ہوا خدا کی کہہ دفن کر گئے ہم آنحضرت کو بیچ میں کہا لوگوں نے کہ اس لیے کہما حضرت عباس نے ہمشہر ربیکا کلام
 اور لو نہی بیشک نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پھر لیا کلاما و سکا کلمہ لیا لیا لیا پھر اوسکو کہا لوگوں نے پھر کہا ان دفن کر میں ہم اوندکو کہا جان نکالا اور اسے
 آپ کی جان کو پھر کہا لوگوں نے جب کہ فار ہوئے تھے آپ کے نہلائے اور کفنا سے کہہ دو آپ کو کہا جان فات فرمایا تھی ہوتا رہی لوگوں نے
 آپ پر دن و شبنا اور دن و شبنا کے اور دفن کر گئے آپ دن چار شبنا کے اور تھی نماز لوگوں کی آپ پر دن و شبنا کے امام کے پیش رو کی سماجہ و ان کے
 پھر تھے لوگ کہ داخل ہوئے تھے قبر میں کہ گناہیں لکھا تھا کہ انی ہونا پڑھتے تھے آپ پر اوفضرت چاہتے آپ کی بدو ان امام کے پھر بھٹتے تھے امام اور آجائے تھے اور لوگ
 کہتے تھے مانند اس کے پھر جب فراغت پانچے سماجہ میں داخل ہوئے انصار پھر کہا اوفضوں نے مانند اس کے کہما تھا سماجہ و ان کے پھر داخل ہوئے عزتین سماجہ و ان کی
 پھر داخل ہوئے عزتین انصار بدلا کے پھر جب شروع کیا آنحضرت کے دفن میں پلائے انصار اور کہا اوفضوں نے کہ کہ راؤن ہمارے لیے حصہ آنحضرت سے
 وقت آپ کے مہانے کے نہیں تحقیق تھے ہم آنحضرت سے اور اوس میں غل انصار میں نبی جلی سے سوتا تھا و اود لوگوں میں سے کہ دفن کر لیا اوفضوں نے روانہ

صلی اللہ علیہ وسلم کو سوتھایہ جو ذکر ہوا تھا قصہ وفات رسول اکا

خاتمہ طبع الحمد والمنة کہ تہمتیں فزون نہ کہ اسلام کے کہ تہمت ہر تمام و کمال تاریخ امام و اقدی رحمتہ اللہ علیہ کا پہلا دفتر مسمی
 بعمارک الاسود مع الاعصار و الحسو و کہ اوسین الزمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کفار اور مرتدین عرب کے ساتھ مذکور ہیں پھر
 اب اور الزمان کہ وہی حکم الزمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میں اور امام ممدوح و اوندکو نہیں کہا جاتا تب ترجمہ بطلان کے کتب حقیرہ
 محال کہ طریق خاتمہ دفتر اول کے گردانہ توفیق تحقیق اسکو بھی انجام کو پہنچا وے اور اسکے دونوں فزون باقیہ کے کہ اوسین احوال قریع شام اوتوجہ ہر
 عراق مذکور ہیں اوس مطبع نظامی میں و دونوں مرتب و مسطور ہو جو ہیں چھاپنے کی توفیق ہے لا تہم حقین موقوف و معین و لا ولا کما
 حریری و قیدین اللہ آمین یا رب العالمین

خاتمہ الكتاب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اما بعد حمد و صلوة کے طالع اہل ان خیبار و شاکھان اسلام پر بطام ہو کہ جیساں جیچان نے اللہ تعالیٰ کی توفیق و اعانت سے جلد اول شکر الہیہ کو جو موسوم بہ عمارک الاسود مع الاعداد و المحسود ہو تمام کیا تو چاہا کہ جو اہل اسیان اول ابام خلافت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ مین مرتب ان عرب سے واقع ہوئے تین قبل ارسال عساکر حضرت عائشہ کے بجانب شام و عراق و غیرہ انکو بعد غزوات خیر الانام علیہم التوفیق و السلام کے کئے ہو چند بہت جستجو کی لیکن کتابام و اقدی کی جو زبان ردت مین بھی دستیاب نہ ہوئی پہل و روضہ صبح سے ان حالات کو لیکر بطریق خاتمہ مین اس کتاب اول کے داخل کیا تا سلسلہ اس بیان کا متصل جو بلائے اور ہر شخص اوسکی سماعت سے ہر وہاب ہو سکا و فضائل و سماعی صحاب کرام پر نظر کر کے کیا احادیث اسلام و اشاعت مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفار و حضوں نے کیا زبان ان کہ مین بن اور کیا کیا مقتدر اور ثمالی مین جس کا ناما بھی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد ادراک ان حجاز الوداع کے میرے شہر یعنی مین رونق افروز ہوئے تو کیا باپ نے لکھا کہ لشکر غیر بیکار اپنے یاروں کا وطن شام کے روانہ فرمائیں مین و اوقات انچہ انچہ انچہ کے چھبیسویں تاریخ ماہ صفر کے روز و شنبہ مین آپ نے لکھا کہ گوارشا کیا کہ طہاری لشکر کی راہ سطرہ جنگ رو میوں کے کر بن اور عرضہ مین حارثہ کا مین ہجر تہ شنبہ کے دن اسامہ مین زیکو امیر لشکر کیا اور اوس مین جماعت ہماجر بن اور انصار اور اپنے ہلے بڑے یاروں کو نامزد کیا کچھ چار شنبہ کو پہنچا اسیویں تاریخ صفر کی تھی آنحضرت مریض ہوئے اور دوسرے دن شام و مرض سے باوجود بیماری کے اپنے دست مبارک سے ایک نشان ملایا کیا اور اسامہ مین دیکھو کہ فرمایا کہ یسبحم اللہ و فی سبیل اللہ و قاتل من کفر باللہ تو ایسا سامنے اوس نشان کو اور بار بار لے آو بر یہ بن صیب سلمیٰ کو دیکر وہ اس نشان اوس نشان کو اٹھا لکھ کر بن اور اگر منزل حیرت مین مقام کیا تا سب لشکر جمع ہو جائے اور اعیان حجاز و انصار نے مثل حضرت ابو بکر اور عمر بن خطاب و عثمان و سعید بن ابی وقاص اور ابوعبیدہ بن جراح اور سعید بن ابی وقاص و ابن ابی اسلمہ مین اسلحہ اپنی اپنی طہاری کر کے بار اپنے دوسرے شنبہ صبح آو جاتے تھے کہ ان سے کوچ کر کے آگے کو روانہ ہوں کہ آخر دن مین پہل شنبہ کے مین آنحضرت کا زائد ہوا اور اس باعث سے سب لوگوں مین تلک چڑھ گیا اور شنبہ شنبہ کو پہنچے امامت نماز شام کے آنحضرت نے انکو بیکار کو فرمایا اور ساتھ اس خدمت کے ماسو کیا اور شنبہ کو دوسوین تاریخ رجب الاول کی آپ کو مرض مین چھرا فائدہ ہوا پس چھ مسلمان کہ ہر راہ اسامہ کے متعین ہوا لگی ہوئے تھے وہ سب آنحضرت سے خدمت ہو کر باہر آئے اور اسامہ سے بھی خدمت ہو کر لوگوں کے حق مین دوا مین فرما لکھو خدمت کیا اور ہر ایک شنبہ کو جواب پر شدت مرض ہوئی تو اسامہ اور لشکر کی ایک ٹھہر کے گاؤں مین اسی مین جمع ہو کر شنبہ کی اسامہ واسطے کوچ کے سوار ہو گیا تھے تھے بخت کمال ان کہیں کہ آنحضرت نے انکو اس کام مین فرمائی تھی کہ نگاہ ایک آہی بھیجا اور امیر مین کا جو نام اسامہ مین لکھنے پائل آیا اور اسامہ سے کہہ لکھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حالت غریبی مین اسامہ اور باقی صحاب اس خبر سے متاثر ہو کر ستر لاکھ انچہ انچہ انچہ

دور سے آئے اور بیدہ بن خضیب نے اس نشان کو لاکر اوپر دروازے پر آکر حضرت کے گھر کو دیکھا مگر یہاں پر حضرت سے فارغ ہوئے اور اختلاف حضرت ابو بکر صدیقؓ سے پیدا ہوا تو حضرت صدیق نے فرمایا کہ اس میں کوئی کام نہ ہو گا اور بیدہ بن خضیب کو بھی فرمایا کہ وہ جا کر اسامہ کے گھر پر کھڑا ہو اور لشکر کو جمع کر کے باہر بلاوے اور اسامہ بھی اپنے مکان سے کوچ کریں پس اسامہ باہر آئے اور موضع جوف میں جا کر دو مقام لیے اور دریاں اسی حال کے میں مندرجہ میں شہر کی طرف سے پہنچ گئے اور چاہتے ہیں کہ دینے پر بیٹھوں مابین اور کار کا قبل سے آپ کو کوہ دینے سے انکار کیا اور سوا کے اور بیٹھے اور طائف کے تمام مالکوں میں حصے کی نماز موقوف ہو گئی اور کے کے لوگوں میں بھی غم طرب ہو گیا اور خطاب بن اسید جو آپ کی نظر سے عامل تھے روپوش ہو گئے پھر سہل بن عمرو کے خطبہ پڑھنے سے اسلام پر قائم رہے اور طائف کو لوگ بھی اسلام پر قائم رہے اور بحرین کے علاقے میں جو کماندار لشکر تھا وہاں کے لوگ بھی اول ہل گئے تھے پھر اسلام پر قائم رہے اور نماز سے کا اہتمام کیا غرض کہ دین کی خبر سن کر ایک جماعت اصحاب نے اس حال کو حضرت کو برسرے سن کر کہا اور کہا کہ ایسے وقت میں اپنے لشکر حوالہ کر کے کوہ کی ہم پر روانہ کرنا مصیبت وقت سے دور ہو کر خدا انھیں سزا عطا فرمائیے کوہ کی جگہ شورش برپا کریں اور فتنہ عظیم برپا ہووے اور اسکے باعث سے اہل مینے کو مصیبت پہنچے پس اس بات کو حضرت ابو بکر نے مہر کر قبول کیا اور فرمایا کہ اس سبب جو پہنچے لشکر اسامہ کے جانوں میں کہ دینے میں بقید سابع کا ہو جائیگا تو پہلے خلاف فرمان آنحضرت کا نہ کرنا لیکن اسامہ سے درخواست کی کہ عہد خطاب کو اجازت میں تیرے دو سرے پاس میں اور واسطے حفاظت مینے کے اور کنگا شورشورت میں نہ کہ میرے میں پس اسامہ کی اجازت سے حضرت لوٹ آئے اور حضرت شریف نے حکم عائد سے دیا کہ جب تک عدم ہائے والوں میں لکھا گیا تھا اور وہ اب بخاف تو اسکو بیجا اور لشکر میں بھیج دیا اور اسامہ کے ساتھ اس لشکر میں جن ہزار سپاہیوں اور ایک ہزار سوار تھے اور جن قبیلے پر عہد گدازت تو وہ آپس میں کہتے کہ اگر ان لوگوں میں قوت شرکت نہ ہو تو اتنا بڑا لشکر حوالہ کرنا نہ کہ تیس اس کوچ کا رعایاں لوگوں پر چھا جائے اور ان لشکر والوں سے مملکت و دارا پیش آتے غرض اسامہ بڑی جزی منزل کریں کہ کھنا عہد سے ہمیں دیکھ کر قوم پر ہوتے ہوئے وہ اوی الف کو پہنچے اور وہاں سے اسامہ نے ایک جاسوس قوم بنی ہذہ کا عہد نام اپنی سواری پر تھیں کہ رواد کیا اور وہ موضع ابنا میں جا کر حوالہ خبر لایا کہ مخالفین میں ہوا کوئی طرف جلد چلنا چاہیے پس لشکر اسلام نے اوپر بیٹھ کر مارا اور اوکو تفرق کر دیا اور سب سے پاکر کے دینے کو صحت و سلامتی سے مراجعت فرمائی اور مدت سفر اس لشکر کی چالیس یا ستر دن تھے

قصہ قتل اسود عسفی

سید الاول کے اخیر دنوں میں اسود عسفی کے قتل کی خبر آئی اور اسکا نام عید بن کعب بن غوث تھا اور کیفیت مفسد اس خبر کی یہ کہ جب تک کہ عید بن آنحضرت کی طرف سے باذان نام کر یا اسود عسفی اظہار اسلام کرنا تھا جب باذان کا انتقال ہوا تو آنحضرت نے چند عامل اپنے اصحاب میں سے بن کر کیا روانہ کیے جہاں پہنچاں پر جرم اور زمر اور درہن کی کے دریاں کے شہروں کی حکومت خاندان بن عبد بن الحاص کو دی اور عامر بن سہیل کو ہان کا عامل کیا اور شہر صنعا کی امانت عید و الماک میں کا ہر شہر بن باذان کو سناتے فرمائی اور ابو موسیٰ اشعری کو ہان کی خدمت امانت پر مقرر فرمایا اور زیاد بن لبید انصاری کو غصہ بن کی حکومت دی اور باقی چند موضع کے بندوبست کو کنگا شہر بن فورا و رہا جن بن ابی اسید کو منصوب کیا اور ہان کی خدمت مضافات کو پس آنحضرت کے اتھو دنوں میں حیات سے اسوہ سے دعویٰ نبوت کا کیا اور وہ ایک شخص کا بن تھا اور کوئی جن و سکا تان تھا الغرض اپنے عجیب و غریب شہد سے دکھا کر لوگوں کو راقہ سے بھگا لیا اور قیدیہ چلے گئے اسکی سادہ استغیاری اور قیس بن عبد یغوث کو جو بن کے سرور و تن تھا انکو انار شکر کیا اور اطراف و نواح میں شہر و قسا و جہاں روز بروز اسکا کام ترقی پانے لگا آخر الامر اسے سات سو آدمی جمع کر کے صنعا کی جانب لشکر کشی کی اور شہر بن باذان اسکی لڑائی کو کھلا اور کما چڑا ت و شہادت دہی سے لڑا رسدات و شہادت حاصل کی اور اسوہ نے صنعا پر تسلط تمام کر کے شہر بن باذان کی عورت کو بیسکا امانت اور بہت شکید جلد بھی اپنے کچھ میں لایا لیکن وہ بیوی اسلام پر ثابت رہی پھر اسوہ نے اوی کے چچا زاد بھائی کو کہ فریو نام تھا اور ایک شخص ادویہ کو بن میرا چچی طرف سے بندوبست کو مقرر کیا اور خود نے تمام ولایت یمن کی تسخیر کا ارادہ کیا اور آنحضرت کے عاملوں کو لکھ لکھ

کہ کہ جو جاسے ملک میں معروف ہو رہے ہو کچھ چاہیے کہ میری متابعت کر دو اور ہمارے ملک کا جو محصول جمع کیا ہو کچھ دے دو اور سب باد کے غلبے کے معاذ بن جمل صفحہ سے نکل کر پاس ابو موسیٰ اشعری کے چلے گئے اور یہ دیکھ کر حاضرین کو لے کر اور عروبن خضر اور خالد بن سعید بن کعبہ کو مدینہ منورہ کی طرف نکل گئے اور تمام ملک میں ان سو کے مانگنا کیا اور اس ملک کے مسلمانوں نے ظاہر میں ان کے سامنے عاملین کے ہاتھ پر بیعت کی اور یہت سے لوگ ہر دو پہر بھر خیر خیر گفتگو کرتے ہوئے پاپ نے دلمان کے مسلمانوں کو باج نایک فروان ہدایت نشان لکھا اور اس کتاب کے قتل کرنے پر لوگوں کو ترغیب دی اور یہت یہاں مدینہ مبارک حضرت رسالت پاک کا قبر میں پہنچا تو عاذ بن جمل ان کے قتل کی طرف توجہ نہ دے اور اس کا نام کے انجام دینے میں کمال کوشش اور سعی بجا لایا اور چونکہ عاذ بن جمل نے دلمان ایک عورت پر ظلم سے جو قبیلہ بنی سکون کی تھی کچھ کیا تھا اس جہت سے تمام لوگ اس کی قوم کے مسافروں کے ہزاروں کے ہر پہر یہت متفق ہو کر باقی میں بن عبد یثوث جبکہ قیس بن کنعہ بھی کہتے تھے گئے اور وہ اسود کا سپہ سالار تھا اور ان دنوں اسود اوپر تقدیر آئی سے خفا ہوا تھا اور فیروز علی اور دادو بھی کہ دونوں بڑے سردار تھے اور دن و رات اسعد سے رغبت تھے پس ان لوگوں نے ان سرداروں سے ملکر اسود کے قتل کا مشورہ کیا اور ان تینوں نے مسلمانوں کی بات کو مانہ دھی آسانی جاکر قبول کیا اور اس ملحوں کے مارنے پر متفق ہوئے اور اسود کے شیطان نے ان اسکو اس شخص سے اپنے اطلاع دی پھر اسود نے قیس کو بلایا کہ اے قیس بن کنعہ یہی فرشتہ کیا تھا جو قیس نے کہا وہ کیا بیان کرنا کر کہا اسود نے وہ کہا تو جو کہا اسود نے قیس کو کہا کہ میرے کن عزت دی اور جب وہ عزت میں تیرے برابر ہوا تو تیرے قتل کا ارادہ کیا اور یہاں دشمن ہو کر تیرے ملک کے چھیننے کے کا ارادہ رکھتا ہے اور وہ غریبوں اور کمزیر کے نزدیک بہت بڑگ اور محبوب ہیں اس لیے ان میں اس طرح کیا کیا ان کو مانگا اسود نے کہا تمھیں قیس بن کنعہ کا فرشتہ ہے اور یہاں چھوٹے لیکن تو نے اپنے خیال ان سے تو کی ہر اعتراض میں ان سے نکل کر فیروز اور دادو کے پاس یا اور یہ سپاہیوں نے بیان کیا اور انھوں نے کہا اس قیس پر تہوار ہو اور تم سبوں کو اس کی طرف سے کمال اندیشہ ہو اس عرصے میں اسود نے ان تینوں کو بلوایا کہ اب یہ اسود کے دروازے کو اسوے کا سینے لگواؤ غایت ہی اچھا تھا کہ میرے حق میں یہ کینا بائین ہیں وہ کیا ہو سکتی ہیں انھوں نے اب کی بار ہمارے بغیر بات کر اسود نے کہا اگر اسکی بات یہی ہے ایسی بات تمھاری جانب سے سنی تو تمکو قتل کر دیا پھر ہر لوگ اپنے پاس سے نکل آئے اور اسکو اس کی طرف سے کمال اندیشہ ہوا اور یہی ہر ایک طرف سے خوفناک ہوئے اور یہ اسی اندیشہ اور فکریں تھے کہ انکو کما کما ان سے توجہ عام بن شہر تھارہ و ظلیہ اور ذوالکھل وغیرہ اہل امین کے خطوط ملنے اور ان خطوط میں لکھا تھا کہ ہر ایک شخص کی طرف سے خطوط ملنے ہیں اب ہر ایک کو تمھارے تابع اور اسود کے قتل پر تمھارے شریک بن کر قیس اسود کی عورت کے پاس چلے آئے تھے اور اس سے کہا کہ اسود نے خوفناک کیا پھر دشمن ہو کر تیرے خاوند کو قتل کیا اور باقی عورتوں کو سوا کیا اب تو ہر کچھ تیرے ہر بلاشتہ قیس سے تمھارا کیا ارادہ کیا قیس نے عین چاہتا ہوں کہ اسکو ہمارے سے کمال دن لڑائے کہ اتنا تو سنگو قتل کیوں نہیں کرنا قیس نے اگر یہ بات ہو سکے تو بہت مناسب ہو تیرے بلاشتہ لڑائے کہا یہاں پہلے کوئی نہ ہو کہ اسکا فعل کا کچھ حق ادائیں کرنا اور کسی حرام کام سے آپ کو زمین بجا انکو اس سے نہایت نفیض ہو اسکا مار ڈالنا بہتر ہو اور تم جب اسباب کا عزم مصمم کرو تو مجھے اطلاع دینا پھر جب قیس اس کے پاس سے ملے تو دیکھا کہ فیروز اور دادو قیس کے منتظر تھے اور فیروز ان دنوں بین کچھ لنگھو ہوئی تھی کہ اسی حال میں اسود نے قیس کو بلوایا اور قیس اپنی قوم کے دس آدمی لادو بیچ ہوا لیکر اسود کے پاس گئے اور اسود ان لوگوں کے ہونے سے قیس پر کچھ دست دراز کرنا کہ لوگ ان کا کیا کیا قیس میں تھے جہاں کہتا ہوں اور تو مجھے جھٹلایا اور یہی فرشتہ رکھتا ہے کہ اسو اور قیس کو قتل کر دیا تو وہ ہجوم مار ڈال گیا کہ تیرے جان یا کہ اب اپنے کو قیدیا قتل کرنا ہو یا سکو جانے یا کو تو قبول اللہ کا ہیں تمھیں کچھ طرح قتل کر دیا اور اس طرح ہر روز کے قتل سے مجھے ایک بار مار ڈالنا بہتر ہو اسو کو ادھر رہا یا اور قیس کو رخصت کیا پھر قیس نے اپنے لوگوں میں ان سے اسکی لنگھو سب بیان کی اور کہا اب اپنا کام جلد کر دھو کہ اسود کے دروازے پر کھڑے ہو کر اس باب پر زحمت کرنے لگے کہ اس میں اسود باہر آیا وہ ان کو چوکے اون پر قریب ہو کر کھڑے تھے انکے پاس اگر ایک خط لکھ دیا اور جانوروں کو اس خط کے پاس لاکر کھڑا کیا وہ سب چپکے کھڑے ہوئے پھر ان کو سکو بے ہوش کر دیا اور ان کو اس خط سے کوئی جانور نہ سکا

قصص کہتا ہے کہ یہ حال کھل کر کھل کر اگل لائے نہ پہاچا اسود نے فیروز کو بلا کر کہا ایہ فیروز مجھے بھی اسی طرح مار ڈالنا ہوں فیروز نے کہا تو نے میری بہن کو کچل کر کیا اور کچل کر بیویوں پر سزا دینا یا اور اگر تم ہمارے مقدس ہاتھ تو بھی بہا پنا حصہ جو تھے مٹا ہوا اسکو فروخت کرنے سے اب تو ہماری دنیا و آخرت کی کوئی بات نہیں ہے تو جو بیوی بچے ہیں سب گھر سے بدل لائے گا اسود نے خوش ہو کر فیروز سے کہا کہ اس گوشت کو تقسیم کرنے فیروز گوشت کو تقسیم کر کے جلد اس کے پاس کیا تو وہاں تک ایک شخص اسود کو فیروز کے قتل کی ترغیب دے رہا تھا اور اسود اسکو کہتا تھا کہ میں کل فجر کو فیروز اور اس کے ہزار بیویوں کو قتل کر چکا ہوں فیروز نے انکو میرے پاس حاضر کر لیا کہ اسکو پھر دیکھا تو فیروز گھبرا ہوا تھا اسود نے پوچھا کیا ہے فیروز نے کہا میں نے گوشت تقسیم کر دیا ہے پھر فیروز نے اپنے لوگوں کے پاس لے کر یہ کیفیت بیان کر دی ان سے کہا اسکو کی عورت سے اس بابہ بن شورت کر فیروز نے اسکو کی عورت کے پاس لے کر تجویز پوچھی اور سننے کے اسے گھر کے چاروں طرف نگہبان بنائے ہیں اور میرے چہرے پر چوکیا دیوں کو غور کیا یہ تو اس گھر کے کچھ کوئی نگہبان نہیں اور شبت اس گھر کی خدانے اسے کی طرف ہو رات کو تم غائب لگا کر اندر آنا اور اسکو قتل کرنا اور اس گھر میں رات کو چراغ روشن کر دینی الغرض جیسے فیروز ان سے نکلا تو اسود نے اس سے کہا کہ تو میرے گھر میں کس لیے آیا تھا اور فیروز کے سر پر مارا کہ وہ گھبرا یا اسود بڑا قوی پہل تھا اسکی عورت نے کہا کہ یہ فیروز کو مار ڈال گیا یہ کہہ کر چلے گئی لیکن چچا نے بھائی محسنے ملنے آیا تھا کیا تو اسکو مار ڈال گیا اس عورت سے کہا خاوش ہو میں نے یہی غلطی سے اسے چھوڑ دیا ہے پھر فیروز نے اپنے لوگوں سے لے کر یہ نصیب لیا ان اور بولا کہ اپنے کام میں جلدی کرو تب تھیر ہوئے کہ کیا کریں انہیں اسکو کی عورت نے کہلا بھیجا کہ تم رات کو تھیر کر آنا اور جس کام کا ارادہ کیا ہے اسکو ثابت قدم رہنا پھر فیروز نے خود جا کر اسکی عورت سے اس بات کی ہنگامی کر لی اور اس گھر میں جا کر ادا لے گیا کہ باہر سے غائب لگا آسان ہو جھٹے پھر شب کو غائب لگا کر اندر گئے دیکھا کہ چراغ ایک کونڈے کے نیچے روشن تھا فیروز نے چراغ اوٹھا کر دیکھا کہ اسود حرم کے فرش پر سوتا ہی اور نشتے کی حالت میں نیند لے رہا ہے اور اسکی عورت اس کے پاس بیٹھی ہے فیروز کو دیکھا کہ اسود کے شیطان نے اسکو جگایا اسود نے کہا ایہ فیروز تو میرے درہن کی اسطے ہو فیروز نے اس سے کہا کہ اگر اب میں اسکو چھو بیٹھا تو یہ بھکاو اب بھی عورت دونوں کو مار ڈال گیا جلد ہی سے تم اسکو حلق پر پھیر دی اور اسکو قتل کر کے اپنے لوگوں کو اس کام سے اطلاع کر دی اسکی عورت نے کہا کہ ابھی کام تمام نہیں ہوا اسونے فیروز کا دامن پکڑے کہ اسکو اسکو میں مارے کہان جانا ہی اور جیسے عورت کو اس طرح جیسا کہ اس بات پر چھوٹے جاتا ہے فیروز نے کہا میں ہر گز ہوں کو مطلع کرے کہ آتا ہوں پھر اپنے دونوں باروں کو اطلاع دی یہ تینوں شخص متفق ہو کر آئے اور اس کے سر کو کمانچا یا اسود اس کے شیطان نے حرکت دی جب وہ ملا تو یہ تینوں شخص اس کے تہ و بطنوں نے اسکی ہڈی پر چڑھ کے دبا یا اور عورت نے اس کے بال پکڑ کر پیچھے اسود نے پھارے کا ارادہ کیا عورت نے اسکو کاٹا موندھا چادر سے بند کر لیا اور تیسے شخص نے سر کاٹ لیا اسود نے مذبح اوٹھ کر طرح شور مچا کر نافر ہو گیا پھر اسے لے لے اسکی آواز سن کر دوڑے اور عورت سے پوچھا کیا آواز ہوا سننے کے اسوقت نبی پر وحی اور ترقی ہو اسواسطے انہی آواز کا تا ہی پھر وہ لوگ لوٹ کر اپنے مقاموں پر پہنچ گئے فیروز اور سب اور او یہ تینوں نے ملکر اس امر کی تجویز کی کہ اسے پہلے کی خبر لوگوں کو سب طرح کرین اتنا اس بات پر تجویز پھیری کہ فیروز ہوتے ہی مسلمانوں کے شعائر مقررہ پر بیکار نا چھپے اور بعد ازاں اسے دینا جب صبح ہوئی راوی سے مسلمانوں کے شعائر کو بچا کر شروع کیا اور سب کا فراس شکار کو شکار گھر لگے اور مسلمانوں نے آکر گھر کو احاطہ کر لیا پھر فریسنے اذان ہی اسود کے سوار یہ سن کر اس کے دروازے پر جمع ہو گئے تب تیس نے بیکار کہا اَشْهَدُ اَنْ لاَّ اِلهَ اِلاَّ اللهُ اور عید جھوٹا ہوا اور اسکا سر گھر کے اوپر سے باہر پھینک دیا اس کے لوگوں نے یہ حال دیکھ کر جھگڑا شروع کیا اور مسلمانوں نے اوجھ قتل شروع کیا اسلام غالب ہوا اور کفر مغلوب پھر آنحضرتؐ کے محال اپنی خدمتوں پر گئے اور تینوں قاتلوں نے اسود کے پٹنہ اسیر ہوئے تین اختلاف کی آخر سب کا اس بات پر اتفاق ہوا کہ عاذ بن جبیل کو سردار کیجیے سو عاذ اسیر ہو کر لوگوں کو نماز پڑھانے لگے اور یہ کیفیت آنحضرتؐ کو کہہ بھیجی پھر تین نام نہیں ہوئے تھے کہ ہلکے وفات شریف آنحضرتؐ کی خبر آئی اور ہمارے تمام کاموں میں خلل پڑ گیا اور بہت موبہا سے سوچے ہوئے ہو گئے اور تمام ملک میں خطر ابھڑ گیا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ آنحضرتؐ نے مدینہ منورہ میں اسی شب فرما دیا تھا کہ آج کی شب اسود کا زب مار لگا اور ابھی جماعت

ایک نیک شخص نے اس کو قتل کیا صحابہ نے عرض کی کہ اس کو اسلحہ کو شخص پر آپ نے فرمایا وہ فیروزِ بزرگ اور اس کو کذاب اپنے دعویٰ سے کہ میں میرے
 بعد راگیا اور بیچارہ میرے کہیں ہر دریغ آنحضرت کی حیات میں آتی ہوئی لیکن جو یہ خبر شیعہ میں خلافت حضرت صدیق میں آئی اس لوٹ سے
 اس کو حضرت صدیق کی نوعات سے شمار کرتے ہیں اور یہ پہلی خوشخبری فتح کی ہے جو صدیق اکبر کو پہنچی انھیں جیسا لشکر اسار کا وہاں پہنچا شیعہ کے
 اطرافِ اعواب ترہیگے اور عینوں کے کوہ شیعہ میں تاثیر کی اور شیعہ بنیوں ماننے اور لٹنے کو طیارے کتب حضرت صدیق میں شیعہ کی راہوں پر
 علی رضی کریم اللہ وجہہ اور زہرا علیہا السلام اور سعد بن ابی وقاص وغیرہ کو کپاسبانی کے واسطے مقرر کیا اور اہل شیعہ سے فرمایا کہ تم ہمارے کافروں سے
 بھگدڑی اور قتل و کشت کی جو معلوم نہیں کہ کفار شب کو لٹے ہیں ورنہ کو سو تم سب مسجد نبوی میں حاضر ہا کرو برزق حاجت کج سے من پانچ ہونو ستر
 نہیں لکھتے تھے کہ اعواب پر فوج جمع کے شیعہ پر چڑھا اور ان کے آٹھ لوگ موضع ذوالحسین میں لٹے گئے اور آٹھ شیعہ کی نارت کو
 اسلام کے گھانا ہوئے حضرت صدیق کو ان کے لئے خبر دی غلغلیہ نے مسلمانوں کو کھلا بھیجا کہ تم بہت زہم نہا پھاری ملک کو لٹے ہیں پھر مسجد میں
 جولوگ تھے گھومرا لیکر ان دنوں پشیمان ہو کر تشریف لائے ورنہ یہ کہو گھاگے اور ان کے قاتلین نہ اٹھا کھینچے ورنہ لشکرِ عرب میں اہل اسلام میں جنگ
 ہوئی ورنہ لوگ کشت کھا کر کھا گئے اور جمادی الاولیٰ میں جن لوگوں نے اٹھ کر قسے اٹھا کر کیا تھا اونے اڑائی واقع ہوئی اور تعصیل کی ہو چکا اسرار
 غطفان اور اہل عرب کے قبیلہ کے تمام حکام علیہ السلام کے پاس جمع ہونے اور اپنی طرف سے جہد متفقوں کو مدد دینے کی جانب روانہ کیا اور کر شیعہ
 میں حملہ کو ان کے پاس آئے اور اہل مدینہ نے ادنیٰ خاطر داری کی مگر حضرت عباسؓ نے کسی کو اپنے پاس نہ لے کر باہر دوڑ گئے شیعہ کے
 معز زون کے ساتھ یہ حضرت صدیق کے لئے اور لٹے گئے ہم نماز پڑھیں گے لیکن نیکو شیعہ نے حضرت صدیق سے فرمایا کہ تم جو آنحضرتؐ کے گھر
 دیا کرتے تھے اور وہاں سے ایک سیل بھی لے کر گئے تھے اس لئے اڑا دیا پھر وہ لوگ لوٹ گئے اور اپنی خوشی سے میں نے مسلمانوں کی قتل بیان کی اور ان کے
 لٹنے پر یہ نہیں کیا اور اصحاب بھی شہرت کے اس بات پر متفق ہوئے کہ ما بعدین کو قتل نہ کرنا چاہیے پھر جب انھوں نے جہاد کرنا شروع ہوا تو حضرت صدیق
 نے اہل بیرون کو اہل اطراف کے اعواب پر فوج کشی کی اعواب نے شکیں کھلا کر کہا ہے اٹھ اے ابنِ اوف مسلمانوں کی اسواروں کے اوستے چمک کر
 بھاگنے لگے اس باغ سے نہیں آنا تفرقہ نہ کرنا کہ کتا کتا تو رہا ہے شیعہ اور بھاگ کر اٹھ کر اٹھتے ہیں پھر ان کے اعواب نے ہانکا ہانکا مسلمانوں
 کچھ قوت باقی نہیں رہی عرض حضرت صدیق نے تمام رات میں فوج کو آواز دیا کہ اٹھتے ہیں مسلمان خبری کو اپنا نائب کیا اور اور پر حاکمیت سہواں شیعہ کے
 عبد اللہ بن مسعود کو فوج فرمایا اور فوج لیا آخر شب کو غلغلیہ میں بخان بن حرقہ امیر میں لٹے بھائی عبد اللہ بن مسعود اور ہر اہل میں لٹے اور بھائی
 سویر بن حرقہ ان میں کیا ہنوز صاف منوی بھی گودوں ہاتھیں ایک میدان میں شامل ہوئے تب مسلمان غلبہ کی شروع کلام اور ان میں مچنے اور قتال
 شروع کیا پھر آواز نکلا تھا کہ اڑ بھاگے اور ان کے کڑا کڑا مسلمانوں کے ہاتھ لگے اور حضرت صدیق ان کے تعاقب میں موضع ذوالقعدہ تک پہنچے
 جو میں کوس تھاگے اس فتح سے مسلمانوں کو قوت ہوئی اور کافرا ذلیل ہوئے یہی خبر بیان اہل مدینہ نے اپنے قریبوں میں جو مسلمان تھے او کو قتل کیا
 اور ان کا دم چمکا اور قبیلہ والوں نے بھی ایسا ہی کیا تب حضرت صدیق نے قسم کھائی کہ جس قبیلہ والوں نے میرے مسلمان قتل کیے ان سے نہ دینا اور ان کے
 لوگ قتل کر دینا حضرت صدیق غلغلیہ خصوصیت کو لٹے اور اسی شہ کو چلے میں ہی برتاؤم و صفوان اور زہرا بنی ترف سے مال نیکو کا آیا
 ایک کے بھائی کی نیکو اہل شیعہ میں دس کے بھائی کی وسط شیعہ میں اور تیس کے آخر شب میں اور بعد اس کے آنحضرتؐ کی وفات سے یہ اجرا ہوا
 پھر عین بنی ہارون کے سامنے بنی ہارون کو فتح کر کے لئے تو حضرت صدیق نے انکو شیعہ میں بنا خلیفہ کیا اور لٹے گئے ہر ایوں کے واسطے حصول آرام کے
 وہیں چھوڑا اور کیا اہل لوگوں کو کھرا لیکر ذوالقعدہ کے تھے اور عین بنی ہارون کے سامنے لٹا اور عین اللہ کو اسی طرح آنحضرتؐ کے ہاتھ لگے اور
 زہرا کی بیٹے سے موضع ابھری میں جاکر مقام کیا اور وہاں ایک جماعت بنی نہیں اور بنی کنانہ کی جماعت بھی اٹھنے اور دشمنوں کو کشت ہوئی
 وہاں غلغلیہ ایک شخص تھا وہ اور حضرت صدیق نے لیرق میں خیر و خیر مقام کے بنی کنانہ کے ملکوں کو اپنے تعریف میں لٹے اور فرمایا اللہ تعالیٰ ہر

فزا دل کا اعواب مدبر مہر کا

دل میں بے یاسی ہوئی آنحضرام اور سترے لشکر کے تسلیم انون سے لڑائی کی طیارہ کی خاندان میں لید اس حال سے مطلع ہو کر ذریعہ اسلام و شریعت
ایسا کہ ہوا لیکر اس کو ایک جانب روانہ ہوئے دونوں لشکروں کا مقابلہ ہوا آتش جنگ مشتعل ہوئی طرفین سے تلوار چلنے لگی اس وقت کہ ام بدل اپنے باپ کے اونٹ
پر جو بہت عمدہ تھا سوار تھی خالد نے خود چند اپنے لوگوں کے اور سپہ حاکم اور اس کے گرد و پیش کے سواروں کو قتل کر کے اس کے اونٹ کے پاؤں قطع
کر دیے اور ویشیہ کو بھی مار ڈالا اور بعد ازاں فتح کے فتحیاماس لڑائی کا حضرت صدیق کی طرف روانہ کیا اور اسی ایام میں جناریہ سلم کے قبیلے نے اپنے
نام ایام میں عبد اللہ بن عبد مال کے اہل کفر حضرت صدیق سے عرض کی کہ میں سلمان ہوں آپ میرے ہمراہ لشکر بھیجے کہ میں تیرے قتل کر دوں گا پھر لشکر لیکر نکلا
تو نہ سلمان کو دیکھتا نہ کافر کو جو آدمی اس کو نظر آتا اس کو دھماڑا لٹا اور اس کا تمام مال لے لیتا حضرت صدیق نے اسے اس کا یہ حال سنا اور اسے سمجھے
ایک لشکر روانہ کیا اور وہ لوگ اس کو گرفتار کر کے شیعہ بن لے آئے حضرت علیؓ نے اس کو بقیع کی طرف بھیجا اور شکیں باندھ کر اگل میں ڈال کر جلا دیا +

قصہ سنجاب کا

سنجاب کے نام کے ایک عربی صراف بنی یمنی بھٹان کے ایک بیزیری کا جو متغیر عرب سے بھی ادوی نبوت کا کیا اور لوگ اس کی قوم کے اور چند دوسرے لوگ جو مدینہ
تھے اس کے ساتھ جمع ہو گئے اور بارہ جنگ میں نے کی طرف روانہ ہوئے جب قبیلہ بنی نضیر ہوا اس کا گز ہوا تو ان لوگوں کو اس نے پہلی نبوت کی دعوت کی اور
لوگ نے تمیم کے کئی فائدے حضرت علیؓ علیہ السلام کے تین فرخے ہو گئے تھے بعضوں نے مذہب ہو کے ادا رکھتے تھے اس کا کیا تھا اور تھوڑوں نے اسلام قبول کر
لیئے صداقت کو حضرت صدیق کے پاس بھیجا تھا اور تھوڑے ستر دہائی کے بعد انھیں انھام میں کیا ہوتا ہے سب سب نے اس قوم کو اپنی نبوت کی دعوت کی اس کے نتیجے میں
اس کے نایاب ہو گئے اور مالک بن نویر اور عطار بن حجاب اور چند سوار بنی تمیم کے اس کے ساتھ ہو گئے اور چند سوار اس کے ساتھ آئے لیکن اس بات پر
سلیم کہ یہ تمیم کے جنگ میں کچھ رہے ہر مالک بن نویر نے سنجاب کو صلح دی کہ تمیم کے قصہ دیکر اور بنی یمن سے جنگ کر لیکن دوسرے لوگوں نے اس بات کو نہ مانا
غرض ان میں اختلاف پڑا اور آخر اس بات پر اتفاق ہوا کہ ہر کوئی یمن اور حبشہ سے اس ملک کو بھیجیں لیکن سنجاب کی قوم ہالون نے اس بات سے اندیشہ کیا اور
کہا اس کے پاس بلا لے کر ہوا اس کے ساتھ مقابلہ کی ہر طاقت نہیں لیکن سب نے اس کا کیا کیا اور اس کی طرف قصد کیا اور بنی یمن سے سیدہ شامہ بن ابی
ضی الدعنے سے شوال جنگ تھا اور شامہ کی ملک کے مدینہ بن ابی ہل مسلمان بن گئے لیکن اس کے ملک میں داخل ہوئے تھے اور حضرت خالد کے آنے کے بعد فرار
میں سیدہ سے شکار ہو کر سنجاب کو پہنچا صلح ہو گیا اور اس کا قریش کے علاقے میں جو ملک ہوا اس کا نصف تجاؤ دیا ہوا بنی یمن و بنی غطفان بنی ہوئے اور پھر ہر
بر ایک لاکھ بیس قوم کے پائیں آئی ہر ایک لاکھ باہم ملاقات کر کے اور سید اس قرار پر ہر ایک لاکھ چالیس آدمیوں کے آکر ایک خیمے میں بیٹھا اور سراج اپنے چند لوگوں سے
لے کر عرض و فوٹوں کی ملاقات باہم خیمے میں واقع ہوئی جب وطن علیؓ ہوا اور قریش کے علاقے کا نصف ملک سنجاب کو دینا مقرر ہوا تو سید نے یہ عبادت کہی
سمع الله لمن سمع واعطه انھن اذا طعموا ذلالا اموی نے کل ماسہ بنفسہ مجتہد را بکر بکر خیا کر و من خشیہ اخلاک و یوم دینہ انجا کر
جعلنا وایا کر من اهل صلوات معشر اہل الا شقیاء ولا نجا رفیقہ من اللیل و یصومون النہار لربکم الکبار رب الغیوم
والا حطار تم رحمہ یعنی شخص بات سنتا ہی اس کو سنی بات سننے اور جب اس کو طمع ہو وہ تو بنی یمن سے اس کو سب بات سے اس کو سب خوش ہوتا ہو
اوی میں جہت ہمیشہ رکھی ہو کہ تو ہر سب نے دیکھا تو کو حیات سے رکھا اور اپنے ڈر سے تم کو کالا اور قیامت کے روز تم کو بچا یا اوی معشر ہر ایک کو
تم کو ان قیامی اپنی رحمت والوں میں کر کے اور ان شقاؤں کو فرار سے نکرے اور ہر کو اوی میں سے کرے تو شب و عبادت میں کھڑے ہوتے ہیں اور روز
کھڑے ہیں اور کو اپنے ڈر سے رب کے لیے اپنی ہر ہر اور باران کا اور بعد اس کے یہ عبادت ہی لماریت وجوہ ہم قدر حنفت و ابشا رہم
صفت وایدہم طاقت قلت طعموا ذلالا یا قون لا انھن بشر یون ولکنہم معشر اہل رفیقہ من اللیل و یصومون النہار
فسبحان الله اذا جاءات الحیوة کیف تحیون والی ملائک السماء کیف یرفعون فلوانھا حجة خردل یقام علیہا شہد یعلم
ما فی الصد ویکو کث الشا کس فیہا الذبی تم رحمہ یعنی جہت کھائے اور کو خواہر اور پست میں صفائی اور کھانا کھانا کھانا کھانا

پاس نہانا اور شراب پینا لیکن تمہارا رکی جاعت جو عبادت کثرات میں اور روزہ رکھنا ان کو اس کو پاکی اور صحت دیگی جو اس کی حیات کو اس طرح فائدہ ہوگے تم اور وہ
بادشاہ اور آسمان کے کیسے جانو گے پھر اگر ان کی کا بھی دانہ ہوگا تو وہ سب کو ہوا کا دو کچھ جلائے گا پھر وہ اسے اتر دے گا تو اس کو اس وقت عذاب ہوگا جسے اپنے
لوگوں کے واسطے یہ شہادت مقرر کی تھی کہ کج کرے اور جسے لوکا ہو تو اس پر عورت عوام پر بھیجے۔ اور ان کا نہاٹے تو اس کو عورت کرنا ملال ہو یا یہاں تک
لوکا ہو تو اس کا ہودے جتنی روایتوں میں آیا کہ سیدہ نے خلوت میں سچا سے پوچھا جھگو کیا وہی ہوئی اسے تو کہا کہ اس کو خون کو بھیجی ہوئی ہے لیکن جب کو
کیا وہی ہوئی ہے یا اس کے سیدہ کو لایا جھگو یہ ہوئی اور تکیف فعل رہا تک بالحدی اس طرح منہا کہ تہمتی من بین صفاتی وحشاً ترجمہ
یہی کیا نہیں تھا تو نے کہ تیرے سب نے ایسا کیا ساتھ معاملہ کے اوسے دوڑا دی نکالا پڑے ملو انہیں کے درمیان سے تہمت سے پوچھا پھر اب اسے اور کیا
وہی ہوئی ہے سیدہ نے کہا ان اس خلق النساء اخرجوا وجعل الرجال یمن ازواجاً فیہن نفساً ایلحاً ترجمہ چونکہ انشاء اخراجاً
فیہن نفساً ایلحاً انساخاً ترجمہ یعنی اس فعلی نے خورون کو فوج میں پیدا کیا ہوا مرد و عورت کو اس کا شہر بنایا اور ان میں کچھ کو قتل کرنے کا حکم دیا اور ان میں
جب پہنچے نہا تو کھانے کا شہر بنایا اسے لینے کے جو تھے کا پوچھ تہمت کے ان میں گواہی دی کہ وہی ہوئی ہے سیدہ نے کہا اگر تیری مرضی ہو تو میں تجھے کچھ کچھ
اور اس بات کی اپنی اور تیری قوم کو خبر کروں اور اسے کہا اچھا سیدہ بولا وہی کر لے اور اچھا دیکھا یہی تو پہلے تو نے کہا ہے اور اگر چاہے خلوت میں اور چاہے قوت کر
وہی کروں اور اگر چاہے تو پہلے اسے کچھ طرح اور اگر چاہے تو جسے ڈالوں اور اگر چاہے تو پورا سماج ملو رائے ہوئی یا مرضی ہوئی اور وہی مجھے بھی بتی جی ہوئی تو
غرض سیدہ کے پاس تین روزہ ہی اور زمانہ کے بعد اپنی قوم کے پاس گئی اور انھوں نے اسے کہا سیدہ نے جو تجھے کچھ کیا تو ہم کیا دیا وہ بولی ہم تجھے نہیں دیا تو اس نے
کہا تجھی عورت کو بے گھر کچھ کرنا بہت بڑا ہے تو اسے سیدہ سے مد طلب کیا اور اسے کہا تو اپنے ٹوٹوں کو میرے پاس بھیج دے تو اسے اپنا مؤذن جبکہ قائم
میں تھا تو اس کے پاس بھیجا سیدہ نے کہا ابی تو میں میری کار کے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں لائے ہیں تو میں سے سب سے اور عثمان کی نماز کو سیدہ نے جو
اللہ کا رسول ہے اسے حاف کر دیا اور انھیں وایتوں میں بھیجے سب نماز میں حاف کر دیں اور عیون کی فرعون کو کہنے ملال کر دیا اور کاسون میں شراب پینا
مباح کیا اور یہ سب وہی اور انھوں نے اسے سیدہ کے ساتھ تین روزہ تک رکھا اور اس کے نبوت کی کوئی دہائی کے کہ کفر کو کفر پر دیا دیکھا اور سیدہ نے اسے
ملک کا نصف اخراج لیا اس عرصے میں حضرت خالد کے لئے کی خبر سب کو خبر کے کی طرف بھاگی اور اپنی قوم میں شتاب کے بہاڑا بھاگ رہی اور حضرت معاویہ کے
زشتہ نہیں وہیں بھی پھر تمام ایچہ خاندان کے سال میں اوس قوم کو دمان سے جلا وطن کر دیا۔

قتل مالک بن نویرہ کا

القصہ یہ تھا کہ جب اپنے ملک کو بھاگ گئے تو مالک بن نویرہ اپنے فعل سے ناام اور شہیمان ہو کر موضع بجاج کو بھاگ گیا اور نالہ کرتے اپنے لشکر کے ساتھ کوئی طرف
قصہ کیا اور کچھ چار بیویاں انصار یوں سے کہ کہ تم کو موقع کو حضرت صدیق شہید کے کالائے اب ہم تم سے ساتھ نہیں لے کر خاندانے اگر یہ بھوکے حضرت
کا حکم نہیں کیا اور اس کی طرف معاون لیکن میں اس پر ہوں جھگو لگو ان کی خبر آتی ہے تو جھگو بجاج کی طرف جانا ضروری اگر تم لوگ میرے ساتھ چلو تو میں تم کو کچھ نہیں
بجھنا لگو کچھ کو دوسرے تاک گئے تو انصار نے اور کو لگو کیا بھگا ہمارا لشکار کرو ہم بھی آتے ہیں تو نالہ لے کر انھیں اسخ میں چند عام کے جب انصار کی
آگئی تو بجاج کی جانب روانہ ہوئے اور دمان کے لوگوں کی دعوت کے واسطے چند خنصوں کو روانہ کیا یہ سیر کے امر اور کھانا کران کو رعایت قبول کر لی اور اپنے
مال کی کو دے اور نہ جانے کہ دی لیکن مالک بن نویرہ اپنے چند لوگوں کو لیکر کر رہ گشت اور آخر تھک کر گیا کہ وہاں بھگ خاندانے اپنی فوج کو کچھ حصہ کر کے اس طرف
وجہاں میں روانہ کیا اور وہ مالک بن نویرہ کو اس کے چار بیویوں کے ساتھ قید کر لائے لوگوں میں اختلاف ہوا البتہ وہ عمارت میں بھی سے کہ نہ ان لوگوں
نماز بھی اور دوسروں سے کہ انھوں نے نذاذ ان ہی کو نہ نماز پڑھی یا غرض ان قیدیوں کو قید کھانا کو کچھ مانا نہ تھا نہ نماز پڑھنے کو نالہ کیا اور دیا
اگر فقہا اس کے کہ اپنے قیدیوں کو کچھ گرم پینا دو لوگوں نے بھگا خالد نے قیدیوں کے قتل کا حکم کیا یہ سیر اور سب کو مار ڈالا اور سیر ابن اسعد
خود مالک بن نویرہ کو قتل کیا پھر اپنے قتل سے لوگوں میں شہر خاندانہ و غل کر کے سب سے ملے پھیل آئے اور بھگا لوگوں کو ان کے قتل سے غصے ہوئے تھے عمارت کے کہ

خالد کو دیکھ کر ہر طرف سے اور بے اہم حیل ادھر کو خالد نے کچھ جواب دیا حضرت عمرؓ سمجھے کہ جناب صدیقؓ اپنے راضی ہوئے اللہ عز و جل حضرت صدیقؓ نے انکو معزول نہیں کیا کیونکہ انکا اجتہاد میں خطا ہوئی اور خطا سے مالک کو قتل کیا اور خالد سے ایسی حرکت سابقین میں بھی ہوئی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد کو اپنی خدمت میں بھیجا تھا وہ لوگوں پر گئے اور گھبراہٹ سے اسلام کی جگہ مسلمانا صبا ابو لہب نے لگے تو خالد نے انکو قتل کیا بعد ازاں حضرت سلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کی دیت لوائی اور دونوں کا تمنا دھکا کر فرمایا اللہ تعالیٰ اے ابن ابی لہب! وحقاً صانع خالق! یا اے زمین بری دنیا ہو تو حق پر حق خالد کے اہل گم سے اور اہل حق سے خدائے خدا کا کام دل میں لیا اللہ تعالیٰ حضرت صدیقؓ نے خالد کو حضرت علیؓ کے خلیفہ بننے کا حکم دیا کہ جانے دانا کیا اور کیا حق علیؓ سے ملنا تو ان کے ساتھ کسی اور کو ہمارا ثبوت بنی پس کسی اور پر کر کے خالد کے ہوا کو دانا خالد نے وزیر علیؓ جماعت حجاج مارا کہ اس کے بغیر نبوت سے کمال بنا

جنگ سیلہ

لو حضرت صدیقؓ نے سابقین میں عمرؓ سے اپنی چل اور نیز حیل بن سکھنے کی طرف سے جنگی لڑائی کی تھی اس واسطے یہ دونوں اپنے اپنے گھروں سے نکلیے اور خالد کے آگے سے منتظر تھے کہ خیزدن میں خالد بھی ہوا لشکر کو پونچھ سیلہ سپرکس اپنی فوج نکلا اور موضع قریہ میں ہوا کہ اس میں ایک کھنڈی تھی اور سردی ملک اپنی پشت پر کیا اور نیز غیب جنگ کی پہنچے لوگوں کو کہنے لگا اور نیز خاندان کی فوج پر حکم بن غلیل اور مال پر مشغول رہا کہ کوفہ کی اور یہ حال سیلہ کا ہوا دوست تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے اسلام لائے سرور بقرہ کی تھی پچھے حضرت صدیقؓ نے اس کی قوم کے مردوں کی طرف اس کے اسکو روانہ کیا تھا انکو جاکر نصیحت کر کے اور اسلام پر قائم کیا کہ یہ حال خود آپؐ پر مرتب ہو گیا اور سپرکس کے ساتھ جو کہ اس کی نبوت کی گواہی دی اور بول لگا تینہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سنا کہ فرشتے تھے کہ سیلہ بن حبیب کو اپنے کام میں شریک کیا جو سو اس ملعون کی بات سے بہت لوگ مارے کہ مرتبہ جو سیف نے ابوہریرہؓ سے دیا کی کو ایک لاکھ زمین اور چھ ہشت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے اور میں حال میں بخیر ہو گیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا برس و زیان میں ایک شخص کی جو سبکی داندہ و درخ میں اند سے بھی بڑی ہوگی ابوہریرہؓ نے تھے میں جیسا کہ منہ اس کے تمام لوگ اسلام پر مہر گئے اور میں اور باقی رہے تو کچھ خوش تھا کہ میں نے شخص میں ان سے جب سیلہ سے شروع کر کے اس کا ہتھیار دیکھو یہ طاکر کیا اور حال نے اسکا لہذا دیکھو کہ اس کی نبوت کی تصدیق کی گئی اور اسکا فتنہ سیلہ کے فساد سے بڑھ گیا تب جنگ سکین ہوئی اللہ تعالیٰ جب خالد کو دیکھ پونچھ تو سر حیل بن سکھ کو تختہ تاج پیش کیا اور سپرکس نے بن خطاب کو معین فرمایا ابوہریرہؓ نے ابوہریرہؓ کو رکھا اللہ تعالیٰ سیلہ کی اگلی فوج سے بجاہر بن مرہرہ چالیس یا ساٹھ سو اس کے ساتھ کھل کر تھی تیمار و بی عامر سے اپنا عوض اور لالچ لیتے گیا تھا جب وہاں سے پھر خالد کے طلیدہ والوں سے دوچار ہوا یہ انکو گرفتار کر کے خالد کے آگے لے آئے خالد نے ان سے خبر دریافت کی اور انھوں نے راست راست کہی پھر خالد نے ان سے سبکی کر دینے کے لئے حکم دیا اور بعض دایوتوں میں ہوا کہ انھوں نے کہا دوسراں ہمارے ایک ہی ہو اور دوسراں ہمارے بھی کیا ہی اس لئے انوں کو قتل کیا مگر جامعہ بن مرہرہ کو عقیدہ کر کے اپنے بیان رکھا اس لیے کہ اسکو لڑوانے کی تدبیر خوب معلوم تھی اور بعضی دایوتوں میں ہوا کہ انوں میں سے ایک شخص ساریہ نام سے خالد سے کہا اگر آئندہ کچھ بھلائی یا بڑی نفع دہی ہو تو مجھے کو باقی کے واسطے خالد نے اسکو بیان رکھا اور اپنی عورت سے تاکید کر دی کہ اس کے کھانے پینے کی چیزیں طرح سے لیا کہ اللہ تعالیٰ جب جنگ کا دن دھنش ہوا اور دونوں طرف سے لشکر سیدان میں آئے تو خالد سبقت کر کے ایک اونچے ٹیلے پر کھڑا ہوا سے مانتظر تھا تھا اپنی فوج کو آگے بڑھ کر کہ کھڑے ہوئے اور مہاجرین کا نشان اسلام کوئی ابوہریرہؓ کے ہاتھ میں دیا اور ان کا نشان ثابت ہوئی پس اسکو لڑایا اور اسی طرح ہر طرف سے قتل کیا میر نے نشان کو دیکھ منتظر تھا کہ لڑائی کس طرف سے شروع ہو کہ اتنے میں سیلہ اپنے لشکر سے کہنے لگا کہ آج کے دن غیرت کرو اور لڑائی میں ثابت قدم ہو اگر تم مجھ کے قاتل و خیال تمھارے بڑے جادوینک اور اپنی عزت اور آبرو بچانے اور اہل و عیال کی حفاظت کو خوب لڑو اور بعد ازاں مسلمانوں کا خونوں میں جنگ شروع ہوئی کا فساد نے اولین ایسے سخت حملے کیے کہ مسلمانوں کے ہاتھوں میں تزلزل ہو گئے اور اعراب شکستہ پستے کہ جگہ گئے ہی حنیفہ کو کہ خالد کے ہتھے میں گھس آئے اور جاگنا خالد کی عورت ام تمیمہ کو مار ڈالیں کہ مجھ جو عید میں تھا وہ سننے اور کون سننے لگا اور کہ بہت نیک عورت تھی سینہ کو بڑھ دی وہ لوگ دیکھنے نکلے سے باز آئے اس طرح میں حال میں غزوہ جوسیلہ کا شیر کار تھا رہی بن خطاب بھی اس عدو کے ساتھ سے مارا گیا پھر وہاں

مسند کو قوی دل سے مقابلے میں آئے تھاری وغیرہ فی النسخ فی المدعز سے روایت کی کہ یمن یا مدعز کے دن ثابت بن قیس بن شماس کے پاس آیا وہ اپنے
 بدیاں اور کپڑوں کو حنوط لگا رہے تھے لوگوں کی نہریت دیکھ کر سینے اوٹھنے لگا ای وچا دیکھو لوگوں کا کیا نقشہ ہو گیا یو اب تم تائیر کرنا سطر کرتے ہو ثابت نے کہا
 ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس طرح نہیں لڑا کرتے تھے یعنی صفوں کو اپنے صفوں سے سرخو نہیں کرتے تھے پھر کہنے لگے کہ بیشک خود تم
 اقرا نکھ یعنی دشمن کی قوت کے وقت تنہا جگہ کی جڑی چال ڈالی پڑاؤ گردہ مسلانوں کے باہم غلط ہو کر طرف سے پکارنے لگے اور خدا ہکو دوسروں سے
 علیحدہ کر دے تب خالد نے حجاج اور انصار کو جگہ کیا اور بنی غطفہ ایسا لڑے کہ کبھی ویسی جنگ نہ ہوئی تھی کہ مسلمانوں کے قدم اوکے صدقوں سے ہٹ گئے
 اور صحابہ آپس میں صحبت کرنے لگے کہ اے مورہ ہاتھ کے لوگوں آج کے روز سحر باطل ہو گیا اور ثابت بن قیس نے کفن بہن اور حنوط لگا کر گڑھا کھود اپنے ہاتھوں
 اوسین کا ڈیرے اوڑھنے لگے اللہ اے ابا الیہک مما جاءہ لھو لک و اعدتک من الیہک صما صمعتھو کلاکے ترجمہ یعنی اے یمن ہزاروں
 کھانے کا اس کام سے اور غدار کرنا یوں مسلمانوں کے اس کام سے اور نشان لیے ہوئے اس قدر ایسے کہ اس وجہ شہید ہوئے اور میرا جین سے سالم علی اور
 سے کہہ کر لکھا بیشک پھر کہہ دیں گے تھا تمہاری جانب سے نہ تھا یوں تو سالہ لے لیا اگر کفار میری طرف سے آویں یوں قرآن کا اجماعاً حفظ نہ پاچھو بھی اپنے ہاتھوں
 زمین میں گاڑ کر کھڑے ہوئے جب وہاں کھانا تھا اور گلیاں بنیں ہاتھ سے نشان پڑا کر کھڑے ہوئے جب دھجی اٹ گیا تو نشان کو بجاتی سے لگا لیا اور یہ اپنے
 و صا حتم لکھ لکھ رسول قد خلت من قبلہ الہ السلسلہ و کا یقین یقین یقین قاتل معنہ لکھ لکھ لکھ لکھ اور یہ بن غلابہ بھی المدعز نے
 کہا ایو لوگو اپنے دشمن کو قتل کرو و ادب میں سخن کرنا گایا یہاں تک کہ مدد تعالیٰ کا فزون کو نہریت دیوے یا مین مدد تعالیٰ سے ملاقات کروں اور اپنی جہت
 اوس سے بیان کروں سو وہ جہت شہید ہوئے اپنے کشتہ میں جبہ کشا نشان مایہ بن کا زہر سے کہ تھیں بن تھا مدد کے ساتھ لے آیا تھا اور مدد فی النسخ مدعز نے
 کہا ای قرآن اور قرآن کہ اپنے کاموں سے نہریت دیکھو کہ فزون پھل کر کے کوئی صفوں میں گھس گئے اور اپنے رتبہ یہاں تک کہ شہید ہوئے اور خالد شیر
 کی طرح کفار پر چڑھ کر تھے اور یہاں سے سید کے مقابلے میں پوچھو پوچھا کہ اوس کے قریب جا کر اوس کو قتل کر لیکن ہاں تک نہ پہنچ سکے پھر صفوں کے درمیان
 میدان میں آکر مقابلے کو طلب کرنے لگے اور کہتے تھے انا خالد بن ولید انا ابن عاصم بن ہریر یعنی بن خالد بن ولید انا یوں بن شہر شہر کہ گڑھ ملے لکھ لکھ
 میدان میں بھٹا اوس کو قتل کرتے پھر مسلمانوں کو ان کے شمار سے پکارنے لگے اوس و زکا شمار یا عجلہ اٹھا اٹھا اور مسلمانوں کی نفع کی پہل پہن لگی
 خالد سید کے نزدیک پہنچ کر کہنے لگے کہ اے اساقم قبول کر سید کے شیطان نے اوس کے کندھے پر کڑھ کر چھوڑ دیے اسلام قبول نہ کرے اور خالد نے حجاج اور انصار
 اور اقبی اعراب کو جگہ کیا کہ ابا الیہک فی اللہ والا انا نشان لیکر علی و کھڑے ہوا دیکھیں دشمن کسکی طرف سے آتا ہو اور صحابہ کرام سے اس اوائی میں اس قدر دیر نہ کیا
 کہ سید نے نہ کیا ہوگا اور دشمنوں کی طرف بڑھنے لگے **سیراج** نے اپنی تاریخ میں النسخ فی المدعز سے روایت کی کہ خالد نے براہ بن مالک سے
 کہا ای براہ اب آٹھو براہ نے اپنے گھوڑے پر چڑھا پورا مدد تعالیٰ کی حمد و ثناء کی پھر کہنے لگے ای اہل ینہ آج مدینہ منیم کو اوس میں چلے جاؤ آج سوا حقہ اودھ
 اور دشمن کے کہ تمہیں نہیں پوچھ رہا ہے تمہا کیا اور لوگوں نے اوس کی ہوا ہفت کی اور سب حملہ آور ہوئے لکھ کر کھست ہوئی مسلمانوں نے اوس کا قتل کرنے
 چوئے پیچھا کیا اور تلواروں کو اوس کے نگوں سے سیراب کیا یہ حکم برٹھیل نے بنی حنیفہ کو کہا کہ تم اب حلیقہ الموت میں جا کر بناؤ تو بہتر ہو غرض سید ابراہ
 اوس کے لشکر نے اوس صحار میں جا کر پہاڑی اس درمیان میں حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر نے حکم برٹھیل کو دیکھ کر ایسا کیا کہ تیرا کہ وہ مر گیا اور سب ہتھے
 نے اوس میں گھس کر دروازہ بند کر لیا مسلمانوں نے اوس کو ہر طرف سے محاصرہ کیا اوس وقت براہ بن مالک نے کہا اے مسلمانوں مجھے اوجھ اس کے اندر
 ڈال دو پھر لوگوں نے انکو پھر بچھلا کے نہروں سے اٹھا کر اندر ڈال دیا براہ نے اوس لوگوں کو کہہ دیا کہ دروازے پر گنجان تھے قتل کر کے دروازہ کھول دیا
 براہ بن مالک کو اوس در و زبیر لوٹے زخم کے لگے تھے فرض سلمان دیوار اور دروازے سے اندر جا کر فزون کو قتل کرنے لگے اوس سیر کو دیکھا کہ
 دیوار سے لگا ہوا ہاتھ سید اوس کے کھڑے ہوا تھا اور اوس کے منہ سے کف جاری تھا غصے سے کچھ نہ سمجھتا تھا اور اوس صفوں کی عادت تھی کہ جب دیر
 شیطان آتا تو اوس کے منہ سے کف نکلتا جیسے بڑے کھڑک کا غلام وحشی بن حرب نے اوس کو اپنی ساگ سے مارا اور وہ ساگ مل و سکو گرا کر بے ہوش ہو گیا

سکھان پر غرض رضی اللہ عنہ نے دوڑ کر اوسکا سر کاٹ لیا یہ حال دیکھ کر اوسکی جوہل کے اندر سے ایک عورت پکارنے لگی کہ و اھیل المی منینا کہ کلہ فقام
تجھ کو ڈالو اور یہ سید کا لشکر کے دس ہزار آدمی اور ایک روایت میں الدین ہزار میدان اور مختارین ہزار سے گئے اور لشکر اسلام کی طرف سے چند سواری کے ساتھ
ہیں پاسوادی شہید ہوئے اور میں جہاز پر کپاس آدمی حافظ قرآن تھے اور بعد فراغت جنگ سے حضرت خالد مجاہد بن مراد کو ہمارا ایک سید کو دیکھنے کے لئے جب
زوال برقعہ پر گئے تو خالد نے کہا یہاں یہی سید ہوگا اور مجاہد سے پوچھا کیا یہی سید ہے وہ اولاد الہیہ سید سے بہتر ہے یہ حال پر غور ہو خالد نے کہا
یہ سید سے بہتر تھا پہلے شخص پر گئے کہ یہ حقیر بہت حد تک بی بیٹا لیاں سیاہ رنگ تھا مجاہد اوسکو دیکھ کر پوچھا کیا یہی سید ہے خالد نے کہا فیحکم اللہ تعالیٰ
تم لو کہ اس طرح اسکے تابع ہوئے تھے سید کی عمر ایک سو پچیس برس کی تھی الغرض جب میدان سے فراغت ہوئی تو خالد نے سواروں کو روانہ کیا یا اس کے قلعوں کے
پاس جو مال اویسی ہوئے تو اسے اپن خالد نے جا کر قلعہ کو انکڑنچ کرین اور قلعہ میں سواروں کو بچان اور پوچھوں کے کوئی تھا لیکن مجاہد نے غما کی
اور لوہا لعلہ تلک لوگوں سے پھر اسی طرح ان کے جنگجو کو تو باہم صلح کرادیا وہاں اور خالد سے رخصت لیکر قلعہ میں گیا اور عورتوں سے کام نہ کر دیا نکال اس پر سیکر
شخصی فضیلوں پر پھر یہی خالد کو دیکھ کر سب کے کچھ بولے بیچ کہا اور سلمان ایرانی سے تھک گئے تھے اور اکثر دشمنین بھی تھے صلح کرنے پر راضی ہوئے
اور یوں نامدی اور پھر سواروں اور جانور اوشعت کو بھی غلام لیکر سید کی اہل اسکے خالد کو معلوم ہوا کہ مجاہد نے غما کی اوس سے پوچھا تو نے جسے کیوں غما کی مجاہد
نے کہا یہی تو تم کے عورت بچہ ہیں اور جسے سب مردوں کو مار ڈالا کچھ لکے بچائے پر اسے ترک و پھر چھڑان کا بندوبست پورا ہوا تو خالد نے مجاہد کی
انکڑی سے نکال دیا اور یہ حضرت صدیق کو پوچھ کر جواب دے انکڑی خالد کے نام اس شخصوں کا لکھا کہ تم بہت فراخ البال ہو کہ عورتوں سے نکاح کرتے ہو
اور تمہارے بچے کے گوارہ ہو مسلمان بھی ہے ہیں ہنوز انکڑی زخم اچھے نہیں ہوئے کہ تم مشغول پیش ہوئے یا میرا خط دیکھتے ہیں یا انکڑی لیکر عراق کی طرف
رہا ہوا یہ خط ہمارا اوسیدہ خدی رضی اللہ عنہ کے روانہ کیا اور انکو انکڑی کی کہ تم جب تک خالد کو اپنے سرور ہو وہاں سے روانہ نہ کرو اس وجہ سے مت ہٹنا
اب حضرت خالد نے شب بیدار دیکھا تو کہا یہ شخص کا کام یہ یعنی عربین خطاب کا پھر خالد عراق کی طرف روانہ ہوئے انقص حضرت خالد نے بی بیٹا لیا اسلام کی دعوت کی
پھر وہ تمام لوگ ایمان لے گئے اور انھوں نے کافکے ہی اور احوال پوچھنے اور باقی غنیمت حضرت صدیق کے پاس واک کی اور قیدیوں کی ایک عورت بتایا
مقتدی کو ملی اوسکے شک سے آپ کے صاحبزادے محمد بن حنفیہ پر اہوئے اور یہ ایرانی سید کی گیارہویں مین واقع ہوئی اور باقی وغیرہ کے نزدیک
سنبارہ مین ان طریق ان عورتوں کو لوگوں میں اس طرح بکھاتا کہ اسکی گیارہویں مین ہوا اور نہ ہمارا گیارہویں مین اور جب بی بی حنفیہ حضرت صدیق کی خدمت میں
پہنچے تو آپ نے اوشے فرما دیا سید پر قرآن اور تمہارا اوکلی کچھ عبارت سناؤ انھوں نے یہ عبارت بیان کی یا ضہ قدح بنت الصدف علیہ السلام
کہ تعین علی الماء نکدین کل الشارب تعین داسا شرف الماء و خنباک فی الطین ترجمہ یعنی اوی سید نکدین اوکی دو سید نکون کی
کے سبک اور اگر گئی تو گویا انکو لگا کر قری ہوا نہ چنے اور انکو نہ کھڑی کرتی ہوا نہ سربانی مین ہوا اور ہم کچھ عربین اور دوسری عورت اوسکی بی بی الزوارغان و زنا
والحاصدات حصدا والذاریات قحھا والطاحنات طحنا و الخابرات خبنا والشارحات شرھا واللاقمات لقمھا والواو
سمنا لھا فضعف علی اهل البور وما سبق فکر اهل المد رفقین کہنا شیعوا والغیبنا ووا والمعسر فواسوا والباغی فنادوا
ترجمہ یعنی ہم زراعت کرنے والوں اور کاشتے والوں اور گویں صاف کرنے والوں اور مہرے والوں کی اور روٹی بکاتے والوں اور روٹی شورے
میں بڑھنے والوں کی اور ڈال لینے والوں کی کھی ڈال کے گھوڑی کی جو چنگی لوگوں پر اوشہ ڈالے پر بہت نہیں لے سکتے تم اپنے حقیر کو کو بیٹ بھر کے
کھانا کھاؤ اور سافر کو بگاہو نہ راندار کو اعانت کرو لو طلب کرنے والے کا قصہ کہو کہتے ہیں کہ جب صدیق نے یہ عرض سنا تو فرمایا کھاؤ اور پھر عمار علی کی
گئی بھی بیٹن اندک کے ہمارے نہیں ہوا اور یہ بھی سید کہ تھا الفیل وما ادرارک ما الفیل لہ زوم طویل ترجمہ تھی تھے سلوک ہو کر
کیا نہ ہوا تھی اوسکی دہانہ پر زانو کرتا تھا الفیل الدامس والذی ساطھا مس ما قلعیت وقرہ من رطب ولا یابس ترجمہ یعنی فیل
اندھیری شب کی اور میرے بیٹے نے ہاتھوں چلنے والے نہیں ہوا پتا تر اور نہ خشک لہجی روایتوں میں آیا ہے کہ عربین عاص جہلیت کے یا مہرین سید کے کچا

گئے تھے اور سنہ پچاس ہجری کے تھے کہ کما لک اس وقت بہت ہی مختصر اور مبلغ اوتاری ہو لادہ کو کسی ہی عرصہ میں کہا کہ اے الحسن
 اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهِٖ لَكٰ فُحْشٌ سید ایک ساعت فکر کر کے بولا مجھ پر بھی اسی طرح کی ایک سورت اوتاری ہو لادہ کو کہا یا ابوسلمہ یا ابی
 یٰ ابرہہ یا ابی انصاری اذن ان و صد من سائر ائمہ حق و نفرت ترجیح دینی اور برای و بر زمین کجگو دکان اور سمناد باقی تیرا اختیار ہو لادہ
 پھر عرض فرمایا پچاس ہجری کے تھے کہ لادہ کو سورت بھجوا کر بھی معلوم ہو غرض سید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مشابہت کرنا چاہتا تھا صاحب اپنے
 سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئین کو جو کافراؤں کا شہر بانی تھیں یہاں کو گیا تو آپ بھی ہمارا ایک کوئین میں بیٹھ کر اوسکا بیٹھا اپنی عمار ہی ہو گیا اوسنا کہ
 آنحضرت نے خنک خرم کے بیٹے کو لادہ کو آپ کی برکت سے بہرہ ہو گیا اسی طرح سید نے بھی ایک کجھو کے بیٹے کو لادہ کو بہرہ و شرف و شہادت ہو گیا اور چونکہ
 سر بر برکت کے واسطے آنحضرت کے بیٹے ہو اوس کی زبان بابر کھل پڑی اور کوئی نہ کر گیا اور ایک شخص کی آنکھیں در دھا اوس کی آنکھ پر جب آنحضرت ہوا تو اوس کی آنکھ
 چھوٹ گئی اور سید نے عرض فرمایا کہ روایت کی کہ ایک اعرابی نامہ بنی سید کے پاس آیا اور پوچھا سید کہاں ہیں لوگوں کو کھاس کھنے سے منع کیا اور کیا کیا
 ست کو رسول اللہ کو اعرابی نے کہا میں ابوسلمہ بن ہشیر رسول اللہ کو کھاسا جب ملتا ہوا اس سے پوچھا کیا سید نے جواب دیا ہاں اعرابی نے کہا کجھو کو کھان
 بھیجنا تو کہا کہ میں پوچھا تو میں بھیجتا ہوں تاکہ میں بولا تاکہ میں اعرابی نے کہا میں کو بھی دیتا ہوں کہ تو جو کھانا ہو اور جو معلوم ہے یا ابی انصاری
 جو کھانا بھی خرم کے بیٹے ہی سے کھاؤ دست و پیر اوسکا تابع ہوا اور پھر ایک روز مارا گیا اور سید کی اعرابی میں جو اصحاب شہید ہوئے ان میں سے چند لوگ کھانا کھا کر
 جو برکت طیل اللہ کے افسانے نام بیان لکھتے ہیں ثابت ہیں میں بن شماس انصاری خرمی کہتے ہیں ابی انصاری اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطیبی
 اور کیا کہ دن نشان انصاری لکھتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو شہادت و جنت کی بشارت دی تھی اعرابی نے یہ روایت لکھی
 کہ یہ آنحضرت پر آیت نازل ہوئی اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَکْلَ مَکْلٍ فَتَحْتَ اَلْفِ فُحْشٌ ترجمہ یعنی اللہ تعالیٰ دوست نہیں لکھتا کسی سخت اور زکر کرے اوسکو
 تو ثابت ہیں میں بہت شاق گذرا اور اپنے گھر کا دروازہ بند کر کے بیٹھ گئے اور وہاں شروع کیا کیا کیفیت آنحضرت کو معلوم ہوئی آپ نے بلوا کر پوچھا ہے کیا
 کہو اسلئے کیا انھوں نے عرض کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آرائش کو دست لکھنا ہوں اور ابی قوم کی سوار کی کہا ہوں ابی اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی
 سو میں بھی انھی لوگوں میں داخل ہوا آنحضرت نے فرمایا تو ان میں نہیں تو خود ہی کے ساتھ بیٹھ گیا اور خود ہی کے ساتھ بیٹھ گیا اور وہی اپنے اصل گناہ کو
 جب یہ آیت اوتاری کہ لَا تَقُولُوا صَاحِبَا کُفْرٍ فَاِنَّ صَوْتِ النَّبِیِّ لَا یَسْمَعُ فَاَلَا یَا قَوْلُ ترجمہ یعنی مت مذکر اور از ایابی اور پراؤاری کے
 اور لوگوں کے بات کو نہ جو کہ وہی طرح خاندان نہیں ہوئے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے اس حال سے واقف ہوئے تو بلوا کر پوچھا انھوں نے کہا یا ابی
 آؤا رہا ہوں اور میں پکارا کرتا ہوں کہ ان میں ابی سر عمل باطل ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ان لوگوں میں نہیں ہوں تو روزہ ریگا محمد ریگا اور ریگا
 شہید و اللہ تعالیٰ بہت ہی داخل لکھا اور فرمایا ابی انصاری نے اکیس ہجری میں روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ثابت ہیں میں بن شماس بہت ہی
 آدمی تھے جب یہ شہید ہوئے تو ایک آدمی نے انکو خواب میں دیکھا کہ کہتے ہیں کل قید شدہ ہونے کے ایک آدمی نے نبی زہ اور اناری پر اور لشکر کے آخر
 میں بہرہ ہوا اور پھر لکھا کہ وہی آدمی کہو دیکھا کہ پانچ پانچ لکھ دیا تھا اور اوس کے تمام پر ایک گھوڑا بندھا ہوا جو تو خال سے لکھ کر روزہ گلوں کے چربہ قوت
 کو کھانے تو چاہے غلیف سے عرض کرنا کہ مجھ پر قدر فرض ہوا میرا مال سیدھے اسے سچ کر میرا فرض ادا کریں اور میرا غلام اوسکو سینے آؤا دیا یا
 اور اوسکو لکھ دیا کہ میری بات حضرت غلیف سے ضرور کہنا اور اسکو خواب میں بھیجا ہوا اس شخص نے بعد بیماری کے خالقان کہا کھا کھانے اپنا اسی چھا
 نوادہ کے کہنے کے موافق روزہ نہ کھایا پھر اسے حضرت غلیف سے جا کر خواب کہا کہ جناب صدیق نے ان کی وصیت کے موافق عمل فرمایا اسیکی وصیت تو
 کے کہنا یعنی ان میں ہوں گی گناہ میں نہیں کی اور ان شہید شدہ خرم بن ابی وہب بن عمر بن علی بن عمر بن حارث بن سے اور نیزہ بن کے فصیح کے کہ ان
 مسلمان ہوئے اور ان کے ساتھ کھانے والے کے عبد الرحمن اور وہب اور کھانا ہوا مکہ میں رہا میں حارث بھی شہید ہوئے اور بعض کہتے ہیں حارث بن ابی
 دن شہید ہوئے اور نیزہ بن خطاب بن عیسیٰ قریشی مدنی ہیں انست ابی ابو محمد یحییٰ بن ابی حنیفہ بن عریضہ بن عذہ کے باپ کی طرف سے اور ان میں ان کی

ابی انصاری

قصہ حسین کے مرتدوں کا

جو بن کا حکام جو مندر بن سادی عبدی تھا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے پاس علاء بن حضرمی کو واسطے دعوت اسلام کے بھیجا تو مندر نے اسلام قبول کیا اور وہ ان اسلام کو خوب شہرت دی اور عدل و انصاف بخوبی کیا کیا تھا بعد چند روز کے آپ کی وفات سے اس کا بھی انتقال ہو گیا وہ ان لوگوں میں رہے جو آپ کے آنے سے پہلے ہی ہوئے تو مندر نے سواقرہ جو انام نام کے سبب یہاں قلعہ بند ہو گئے اور سب سے ملکر جو انام والوں کو مجبور کر کے ان کا قلعہ بند کیا جو انام والوں نے یہاں تک تکلیف دی کہ لگی جیسا عبد بنہ لہد بن حذوف کلا بی نے چند بیتین ایسی نومی کہ تکلیف بن کی ہیں اشعار

وَفُتِّيَا نَ الْمَدِينَةِ أَجْمَعِينَ
تَعُوذُ فِي جَوَانَا مُحْصَرِينَ
دِمَاءُ الْبُذُنِ تُغْشِي النَّاطِقِينَ
وَحَدَنَا الصَّبْرُ لِلْمُتَوَكِّلِينَ

لَا أَبْلِغُ أَبَا بَكْرٍ سَوْلاً
يَهْلِكُ لَكُمْ أَلِ الْقَوْمِ كَرَامِ
كَانَ دِمَاءُهُمْ فِي كُلِّ نَجَسٍ
تَوَكَّلْنَا عَلَى الرَّسُولِ إِنَّا

یعنی خبردار ہو سچ ابوکر کی ایجنسی اور سارے جو انسان شیعہ کو بدستور کیا ہی واسطے تھا۔ اسے طوف قوم بزرگ کو جو غیبتی لہری جو ان میں محاصرے میں گئے خون فشکے بستے ہیں رستوں میں ناسازگار اندرونِ خیر کے ڈھانکے ہیں نہ کھینچنے والوں کو بدستور کیا ہی بستے خدا پر پا یا ہیستے صبر واسطے سٹوکلوم کے آویزاں کیا۔ انکا اسلام پر ثبات رہا اس باعث سے تھا کہ بار و بن علی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حجت کر گئے تھے اونھوں نے ان کو گلوں میں بند ہو کر کرنے کے کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا اور کہا ای جماعت عبدالقیس کی میں تھے ایک بات پوچھتا ہوں اسکا جواب دو اس قوم نے کہا وہ کیا بات ہے جاروئے کہا اللہ تعالیٰ نے پہلے آنحضرت سے بھی رسولوں کو بھیجا تھا یہاں میں سمجھوں گے کہ انان ہوجا تھا جاروئے کہ انانہ کو کو بھیجا تھا حفظ اونکے نام تھے تھے اونھوں نے کہا کہ اپنے غم تھے تھے پوچھا وہ کیا ہو گئے اونھوں نے کہا وہ مر گئے جاروئے کہ انکا جس طرح وہ مرے اس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی وفات پائی اور میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی عیونہ نہیں وا خدائے اور محمد اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور انھوں نے کہا کہ ہم بھی گواہی دیتے اور تم ہمارے سردار اور ہم سے افضل اور ہم پر سلامتی و ضبط اور ثبات ہو گئے جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو انکی کلی غیبتوں کی خبر پہنچی تو انکی تائید کے واسطے علماء ابن خضریٰ کو فوج دے کر روانہ کیا جب وہ بھونچ کر قریب پہنچے تو نماز بن اہمال اپنی ایک بڑی جماعت لیکر مسلمانوں کے شراب ہوا اور اس فوج کے باقی لوگ جو سلام پر ثبات سے تھے وہ بھی اگر انکے علماء میں داخل ہو گئے علماء نے ان کو گلوں کا بہت اکرام و احترام کیا

بیان حضرت علامہ بن خضرمی کی گرامتوں کا جو اس واقعے میں ظاہر ہوئیں

علامہ جنسری بہت بڑے عظیم القدر صحابی تھے اور بڑے عالم اوجب بالذوات جب یہ اس جنگ کے واسطے آئے تو ایک مقام پر اترے یہ ہنوز لگوں سے زمین پر قرار نہیں پایا اور اونٹوں پر سے کچھ سائبانیں اوتار رکھا کہ اونٹ تمام لشکر کے کھانگ گئے سوا اوس لباس کے جو لوگوں کے بدن پر تھا کچھ سائبان کھانے پینے کا اور ڈیرہ اور اسباب کا وقت تھا اونٹوں کو نہ پکوسکے لشکر میں اس قدر پیشانی اور جراتی ہوئی کہ کئی نہیں جاتی تھیں کچھ لوگ کہ ہم اس آب نہ کھانا پانی مرنا دیکھنے ایک دوسرے کو معیت میں کہنے لگے علامہ نے لوگوں میں ننادی کہ رادی کہ سبیر سے پاس جمع ہوں جب تمام لوگ انکے پاس آئے علامہ نے کہا ای لوگو گیارہ تم مسلمان نہیں ہو اور کیا امیدواری کی راہ میں نہیں سمجھو ہو کیا تم اللہ تعالیٰ کے انصاف زمین پر وسیعے جاؤ گے ان میں ہیں علامہ نے کہا اس تم خوش ہو چوتھیں ہمارے طور و حال پر ہوگا اور اسکو اللہ تعالیٰ کبھی غمزدار نہ کر دے گا اور انرا غرض صحیح صادق ہوئی اور انرا غمزداری اذنی کی جاتی علامہ نے نماز جمعہ پڑھا کر اترے اور انکو دیکھتے اور اکتھ واسطے دعا کے اور اکتھ اور دعا کرتے سب یہاں تک کہ آفتاب طلوع ہوا جب تیسری بار علامہ نے اپنے مالک سے دعا کی تو انکے بازو سے اللہ تعالیٰ نے ایک پانی کا چشمہ عرصہ نہایت صاف و شیریں جاری کر دیا علامہ اور تمام لشکر نے وہاں سے پانی پیا اور اونکو غسل کیا ہنوز آفتاب بلند نہیں ہوا تھا کسی حال میں تمام اونٹ بھاگے ہوئے شمع اسباب چاروں طرف سے آئے لگے بیکے اسباب کچھ

ہی مکذہ کے مردوں پر اور حذیفہ اور فہر کو لایا کی کہ تیر دو لون انصافی کر کے اول عمان پر جاؤ اور مدبرین ابی جمل کو جو ہر ماہ پر گئے تھے او کو خاکہ بھیجا کہ
 تھے قبل آئے تھے مہینے کے سہیل سے کیوں اڑا بی شرفی کی ہا میں نہ نکلو دیکھو گھا اور نہ تھاری بات سنو گھا مگر بعد تھاری آرائش کے اب تم ہندو نہیں
 اور عرقہ اہلِ اہل کی ملک کے واسطے عمان کو جاؤ اور ہر شخص اپنے لشکر کا امیر ہو لیکن عمان میں جب تک تم رہو سب کا امیر حذیفہ ہی اور عمان سے
 جب فراغت ہو تم سب ملکر ہرہرہ کو جاؤ اور وہاں سے فراغت حاصل کر کے یمن کو اور حضرموت کو اور یمن و ہاں سے معاجرین امیر کے ہمراہ رہنا عیاں
 حضرموت اور یمن تک جسکو تیرہ یا دوا سکھو قتل کرو جب یہ فرمانِ حضرت غلبہ کا ملو کہ کو پونچھا انھوں نے ہا مہمت سے کوچ کر کے اون مینوں امیروں کے ساتھ
 شریک ہوئے اور مینوں ملکر عمان پر گئے عمان پر یقطین بن مالک نے والہا ج نے باغی ہو کر نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور انا لوگ اوسکے تابع ہو گئے تھے اور عمان پر
 قابض ہو سکے تھے مگر نہ لیا تھا فوج اسلام کے آئے کی خبر سنکر عمان کے پاسے تخت میں جسکا نام شہر دہا تھا فوج لیکر آیا اور مسلمانوں سے اڑا بی پستند
 اور سیال اعلیٰ عیاں کو اپنی پشت پر رکھا ان لوگوں کو قوت ہوا اور یمن ناموس کے خیال سے خوب جنگ کرین اور پیچھے نہ رہیں اس آئنا میں لشکرِ مسلمانوں
 موضع صحاح میں اگر اور ازبجہ دونوں لشکر مقابل ہوئے تو یمن بڑی اڑا بی واقع ہوئی قریب تھا کہ سختی سے اوس اڑا بی کی لشکر اسلام کو شکست ہو
 لیکن اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے حال پر ہر ہا بی کی بنی تاحیہ اور عبد اللہ بن مسعود کے خیال سے خوب جنگ کرین اور پیچھے نہ رہیں اس آئنا میں لشکرِ مسلمانوں
 اور مسلمانوں کو فتح و نصرت ہوئی غار جگہ کے غرض مسلمانوں نے اونکے پیچھا کر کے دس ہزار آدمیوں کو قتل کیا اور زین فرزند لٹنے سے مالع اسباب ث
 میں لے آئے اور یقطین بن مالک کو مار ڈالا پھر اوس غنیمت کا خمس حضرت صدیق رضی اللہ کے پاس عرقہ کے ساتھ روانہ کر کے باقی مال شریوں کو بیتی تقسیم کیا
 پھر اس کے ملکر لوگوں کو لیکر موضع ہرہرہ کے وہاں کے لوگ دو فوج ہو گئے تھے بڑی جماعت پراو کی سردار جماعت مجاہد تھا اور دوسری جماعت پر ہرہرہ
 شہر تھا اور اون دونوں میں مخالفت تھی مگر نہ بجا کہ شہر کو دعوت اسلام کی دوا اور اسکے تابع لوگ اسلام لے آئے اور داخل لشکر اسلام میں ہو
 اون سے مسلمانوں کو قوت بڑھی لیکن حج اپنی سرکشی پر پھر اوس کے لشکر اور مسلمانوں کے لشکر میں بڑی اڑا بی ہوئی موضع دہا کی جنگ سے یہ جنگ ہوتی تھی
 واقع ہوئی آخر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح دی جس دواو کی جماعت کے لوگ بت مانے گئے اور بت غنیمت پانے گئے لکھتے آئے عربی گھوڑے دو ہزار تھے
 پھر مگر نہ خمس اوس غنیمت کا حضرت صدیق کے پاس شہر کے ہمراہ روانہ کیا او یمن کی کیفیت یہ کہ اسود عسکی کے قتل کے بعد یمن میں مشیخ آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر وفات سن کر تہہ ہو گیا اور بت لوگوں کو اپنے ساتھ جمع کیا اور فیروز دہلی اور دویہ کے مارے کے پڑ ہوئے ایک روز کھاٹا لیا کہ اسکے
 دواو یمن کی دعوت کی اور اوس کے آئے ہی اوسکو مار ڈالا اور دواو اسکے فیروز کو بھی طلب کیا فیروز ڈیا پر پور نکلا آئنا میں تھا کہ ایک عورت اپنے ساتھ دواو سے
 کسی تھی کہ شخص بھی دواو سے کی طرح مارا دھا اور گناہ فیروز دواو کی بات سن کر اسے پھر گیا اور اپنی مانگ کے قبوت لالوں کے پاس جا کر پناہ لی قیس نے فیروز اور
 دواو سے کہ لوگوں کو اور انا کو یمن سے جلا وطن کیا تھو تو یمن کو خشکی کی طرح بھیجا اور تھوڑوں کو دیا پر روانہ کیا حضرت صدیق نے نہ یہ سنا ملکر یمن کے
 امرا اور رؤسا کو بھیجا کہ تم سب فیروز دہلی اور اہل بیت کے ہاتھ پر کب پور قیس بن مشیخ کی تہیکہ کرو یمن بھی شینے سے تھاری لکھ جلدی روانہ کرنا ہوا یمن پستند
 مت ہونا معاجرین امیر فیروز کو یمن کی طرف روانہ کیا پھر وہاں کے مسلمان فیروز کے شریک بن کر شہر بار خلیفہ کے ہو گئے اور مختل اور سکود وغیرہ بھی بہت
 لوگ فیروز کے تابع ہوئے یمنی لشکروں کا قہار ہوا اور مسلمانوں کی ثبات قدمی اڑا بی مین بھی تو قیس کے لوگ بھاگے اور قیس بن مشیخ مسلمانوں کے
 ہاتھ میں آہر ہوا عدو بن حدک پر جو مہتر ہوا اسود عسکی کے ساتھ ہو گئے تھے وہ بھی اس اڑا بی مین پڑے گئے فیروز نے ان دونوں کو معاجرین ابی ایسی
 ہمراہ لے کر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لایا انکیا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ انکو سرزنش کی پھر یہ دونوں بہت محذرت کر کے مسلمان ہوئے
 اور زیادہ لیکر کوندہ کے مردوں کے قتل کے واسطہ پر انکیا زیادہ لایا وہ پستخون مارے اوٹنے چارہ سرداروں کو کہ ہوا وضو صا اور شرج اور بعض مدبرین
 قتل کیا غرض اہل کمال کے عرصے میں تمام جزیرہ عرب مردوں سے خالی ہو گیا اور نو مین کو فی ایسا زکا کہ حضرت صدیق بنے سرکشی کر کے دوسرے لک
 موافق تھے یا جزیرہ عرب تھے غرض کہ یہ اڑا بیوں میں تروں کے چپاس ہزار سے زیادہ کھا مارے گئے یہ روت فی حقیقت اللہ تعالیٰ کی

[illegible]

وہ اوسین ڈوب کر سہ اور قباد اور نوشجان بھاگ گئے خالد نے فوج اسلام کو مل گیا کہ اب یہاں سے اسی وقت کوچ کرنا مناسب ہے لشکر و مان سے کوچ کر کے بصرے میں اس جہان بنایاں جو دن اپنے سے اور فتحنا ساس جنگ کا اور سس مان خیمت حضرت صدیق علی خدمت میں زمین ملک کے ہمارے روانہ کیا اور ہرگز کا تاج اور ایک داغی بھی بیٹھنے میں بھیجا جب مدینہ منورہ کی عورتوں نے ہاتھی کو دکھا تو کیا انہی نے تعجب سے کہنے لگیں کہ کیا اللہ تعالیٰ نے اس جانور کو اسی طرح پیدا کیا ہو یا جو پھر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اس ہاتھی کو اوعین بن کے ساتھ خالد کے پاس بھیجا اور ہرگز کے بن کا سب سامان خالد کو عنایت کیا اوسکی کلاہ پر ایک لاکھ روپے کے جواہر لگے تھے بھیجی کہ عادت تھی کہ جس قدر منصب بڑا ہوتا اوسی قدر جواہر لگا ہر لگاتے ہرگز کا منصب بہت بڑا ہونے سے جواہر بھی اوسکی کلاہ پر بہت تھے غرض خالد نے بعد اقامت اس بل پر اپنے امر کو فوج کے کراٹوں و جوانوں روانہ کیا اور بہت قلعے و صلع و جنگ سے لیے اور بہت سامان خیمت مل گیا خالد فقط فارس کے اڑنے والے کو کون کو قتل کرتے تھے اور رما عین اور ان کے اہل و عیال جو جنگ مکر کرتے اور شے تعرض نہوتے اس امر سے عیس کی بہت سی رعایا مسلمانوں کے تابع ہو گئی ۔

بیان موضع مدار الی لڑائی کا

بعد اسکے ماہ صفر میں مدار الی واقع ہوئی اور باعث اسکا یہ ہوا کہ جب ہرگز نے خالد کا خطا و لشکر اسلام کے آئے کی کیفیت لکھا آرڈر تیر کے پاس بھیجی تھی تو آرڈر تیر نے بعد اوسکی اطلاع کے اپنے ایک سردار فازن بن قریاش کو عہدہ فوج دے کر ہرگز کی اعانت اور مدد کو روانہ کیا تھا لیکن قبل آنے اس مدد کے ہرگز مارا گیا اور لشکر فارس کو شکست ہوئی اوس لشکر کے بچے ہوئے مع فازن بن قریاش جمع ہو کر خالد سے لڑنے کو آمادہ ہوئے خالد جب اس امر سے مطلع ہوا تو اپنے ہماروں کو لکھا اور ان کے مقابلے کو روانہ ہوئے اور فازن نے قباد اور نوشجان کو اپنی رہنمائی اور جرنیل پر مقرر کر کے خالد کے مقابلے کو ہمارا کر آیا اور موضع مدار میں یہ دونوں لشکر ایک دوسرے کے مقابلے میں اوترے دوسرے کے جب آفتاب نکلا تو دونوں لشکر وین میدان میں آئے صفین آہستہ آہستہ اہل عجم اپنے غور و فکر سے زرو جواہر میں غرق ہوا لگے ماند کا کھڑے ہوئے اور دونوں طرف کے دلاؤ و شکر کر میدان میں تیغ آزمائی کرنے لگے اور ہماروں کی تلواروں نے مسافشانی شروع کی اوس دن مسلمانوں نے ایسی ثبات قدمی اور شجاعت سے جنگ کی کہ انارستہ و رسم و اسفند بار پر خطا کا بھی گھنچ و یا آخر اسلام لشکر فارس کا سردار جو قازن تھا میدان میں اگر سار کا طبل بجا ہوا اور قباد اور نوشجان اپنی فوجی حاصل کرنے لگے میدان میں کل کے اپنے واسطے مقابل طلب کرنے لگے خالد مقابلے کے واسطے صفت اسلام سے خود نکلی لیکن اسی عرصے میں لشکر اسلام اور دلاؤ و سرداروں نے بہت کی اور پہلے خالد سے ہمارا و شے لڑنے لگے اس خیال سے کہ نہ انخواستہ اگر خالد سید ہوجاویں تو لشکر کا انتظام کربلا ہوگا غرض فازن کے مقابلے میں قتل بن اس ساعشی اور قباد کے مقابلے میں عدی بن حاتم اور نوشجان کے مقابلے میں حاتم کے اور ایک دیگر جو نہیں کہنے لگے آخر فوج بیلان عجم کے شیران اسلام کے ہاتھ سے کھانا گیا اور فوج فارس میں اوس کے سرداروں کے مارے جانے سے ہلاک واقع ہوا جنگ میں ہرگز کے سردار بھی بھاگے اور قریاش آدمی اپنے مسلمانوں کے ہاتھ سے قتل ہوئے اور بہت لوگ میان بچدے کو بانی میں گر گئے ان ہونے خالد غفر بنصورہ را لاین داخل ہوئے اور مان اقامت کر کے خیمت جمع کی اور خاتون کے اہل عیال جو ہاتھ لگاؤ کو بچا دیا اور رعایا سے مصاحبت کر کے اپنا باج گزار بنا لیا اوسلب متقولون کا قانون کو دیا اور جس خیمت مع فتحنا ساس حضرت صدیق کے سعید بن نعمان کے ہر پھانچا اور باقی چار سوس سپاہیوں کے دران تھیں یہ بین حضرت حسن بھی کا باپ حبیب نام جو نصرانی تھا اور ابو زید و غلام نیدو بن شعبہ کا بچہ ہے آئے تھے پھر ایہ خالد نے لشکر پر سعد بن نعمان کو اور جرنیل پر سوید بن قمران کو مقرر کیا اور کاتماہر کا رخصت کر کے پاس ہوتا جو حصول کراٹے تھا اسے پاس جمع ہوا اور اس کے بعد اپنے جاسوسوں کو اطراف و نواح میں روانہ کیا کہ دشمنوں کے کڑے نظر سے رہیں اور ان کے حالات سے ہر کو مطلع کرنا

ذکر جنگ و لیجہ اور لڑائیں کا

اور اسی جیسے میں لیجہ کی لڑائی واقع ہوئی اور اوسکا یہ سبب ہوا کہ جب آرڈر تیر کو ہرگز کے قتل کی خبر ہوئی تو اپنے بیان کے ایک بڑے پہلوان نامی کو

جس کا نام ابرہہ جو جمہور مشیون کی اولاد میں سے تھا اور شہر مدائن میں پیدا ہوا تھا ہذا لشکر کے کرسما انون کی طرف روانہ کیا اور اس کی پشت پر باندھ کر اس پر جس کا نام ہم نے یاد کیا تھا روانہ کیا کہ اس کا دو گنا رہے وہ دونوں لشکر اگر کوئی چھین کر تمام ایک تمام کاہم اور ترے خالہ نے ان دونوں لشکروں کو اپنے کی خیر نگاہ سے قائم پر ایک ناک کیا اور اس کو بوشیاری اور پیری کی بہت تاکید کر کے خود مع لشکر دشمن کی طرف دواہوئے جو جب پہلے میں پونچھو ایک ان مقام کیا اور سرے روظیفین سے بعد درستی صفوں کے اڑانی شروع ہوئی اور کشت و خون ہوا اور کثرت غبار سے دہشت ان کے تارک تھا تلواروں کی چمک برق دشمنان تھی جاہلوان طرف نہرین خون کی جاری تھیں لیکن ہمارا کی اڑانی سے یہ اڑانی سخت تر واقع ہوئی دونوں لشکروں نے جانا کلاب کو مصیبت و شہادت کی طاقت نہیں اور خالہ اس اڑانی میں خود بار بار میدان میں آئے اور مقابل لشکر عرصے طلب کرتے پھر اس کو قتل کر کے دارالہوار کی طرف بھیجے یہاں تک کہ اوس و زواو کے نہر اڑیوں کو قتل کیا اور ان کے لشکروں سے تھک لگا کر ناشتا کیا اور پہلے اس اڑانی کے شروع ہونے سے خالہ نے اپنی اور جوتخان کو کہیں گا وہیں چھپا دیا تھا وقت ہر اوس کے نہر آئے سے خالہ کو نہایت منظر ارب پشانی ہوئی پھر یہی اس منظر میں تھے کہ کدیا گاہ کے کون و لون طرف سے آچھوئے لشکر فارس نے ان کو دیکھ کر بے اختیار بھاگنا شروع کیا عرض دیجھے سے خالہ کی فوج اور وروستہ کہیں گا وہ کی فوج نے ان کو دور میدان میں گھیر لیا اور اونسے کوئی شخص باقی نہ رہا اور ان کی لاشوں سے چیل کتھوں کی دعوت بخوبی پوری ہوئی خلاصہ کا درون کے ستر نہر اڑی ملے گئے اور ابرہہ زرع بڑا بھلوان جو یہ کاسر دار تھا اپنی جان بچا کر بھاگا اور لشکر سے آخر کار بھگل میں گر گیا خالہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو جمع کر کے خطبہ پڑھا اور اس کا یہ عنوان تھا کہ اے یارو دیکھو تم کے شہر وں میں تلک کس کثرت سے ہوا تھا سبے ملک وں میں سختی اور وقت المداگر ہوا سبکی بنا المداگر ہوا اور اسلام کی دعوت میں نہ تو قاتل قتل کا مقتضا یہ تھا کہ میں ان سے لڑتا اور ان کے ملک وں کا پھین لیتا اور ان کی فراغت ہو کر محل ہوا اور جو یک اوستی میں ان کو پھر ناس فراغت سے حاصل ہوتا سوا اس کا ہم میں اسلام کی دعوت اور اس کے لیے جہاد و آخرت کی خوبیوں کی طلب ہوتو اس کے برابر کوئی کام نہیں انقصہ خالہ رضی اللہ عنہ نے جنگ سے فراغت پا کر غنیمت کا خمس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس روانہ کیا اپنی جا رحصلہ شکرینہ تقسیم کیے اور فرار میں اور فاضلین اور فاضلین علیہ السلام سے متفرق ہوا اور اپنے خراج غر کر کیا اور اسی عینے میں بیتس کی جنگ نمودار میں آئی جو کہ خالہ نے فیو کہ جنگ میں بکریں اہل عرب جو ضاری تھے اور شکرینہ شکر عجم کے تھے ان کو ان کے قتل کیا تھا سوا ان کے تمام قبائل جمع ہو کر خالہ سے واسطے اڑانی کے مستعد ہوئے شعبین ہوا دھلی جو تمام اور قبیلوں کا سردار تھا اور مسلم انون سے بڑی صداوت رکھتا تھا اور اس کا ایک لڑکا بھی پہلی جنگ میں مر لا گیا تھا سوا سے عینے مدد چاہی آ رہے تھے ان کی کمک کے واسطے جاہان نمٹے اپنے سردار کے ساتھ ایک بڑا لشکر روانہ کیا مخالفون کی فوج ایک بڑے مقام میں جمع ہوا تھا اہل عرب تمام جمع ہوئے اس خالہ رضی اللہ عنہ ان کے جمع ہونے کی خبر سنا کہ اپنے دلاوروں کو لیکر اؤ فکی طرف پہلے جیسا میں پونچھو تو دیکھا کہ گھاروں نے ایک بڑے دسترخوان پر کھانا چاہا اور کھانے کی طیاری کر کے تھیں میں جب دیکھو ان کے نے خالہ کو دیکھا تو کسری کا سردار جاہان اولہ کہ صلح اس وقت سے ہو چکا تھا کھانا چھپر کر ان کے مقابلہ کو تھکین دوسروں سے کہا کھانا طیار ہو پیدا اس کا کھانا دوزخ میں اور لوگوں نے خالہ رضی اللہ عنہ کو کھانے کا طریقہ نہ لاکر جنگ مقابلہ کا قصہ نہ کیا اس فرست میں خالہ رضی اللہ عنہ اپنے لشکر کے مقابل سے بھل کر ملنے آواز سے پکار کے کہ تو م عرب کے شجاع لوگوں کو ان میں ہوشیار مقابلہ کو میدان میں آؤں پھر ایک ایک کا نام لیکر اڑانی کو بلانے لگے ہمارے خون کے اوپر سے کوئی نہ نکلا اور ان کی شمشیر ہی نہ رہا کہ جس کا نام مالک بن قحطان مقابلہ میں آیا یہ خالہ رضی اللہ عنہ سے اوس سے کہ اس کی بددینی کی جگہ اتنی جرأت ہوئی کہ تو میرے مقابلہ کو آیا پھر ایک ابن زمین اور اس کا کام نہ لیکر لشکر عجم گھیر اہست سے کھانا لے لے کھانے کے مقابلہ آئے اور دونوں لشکروں میں جنگ شروع ہوئی مسلح انون نے ثابت قدم ہو کر دوسری اور شجاعت کی ادبی خالہ نے دعا کی اللہ میں نہر کا ہوا جو لگا کر تو کو کھانے شکرینہ اندھنے کی قدرت عنایت کر کے توجہ میں نہر کا ہوا جو کھانے کو قتل کر دیا اور ان کے خون سے دریا بہا تھا چھٹی منظر تھے کہ لشکر ہمارے ایک کو آتا تو لیکن وہ نہ آیا پھر اللہ تعالیٰ نے مسلح انون کو اس کا غالب کر دیا اور ان کی شکرینہ ہا نہیں نہر اللہ تعالیٰ نے مسزادی کو لایا ان لوگوں کو جو نہ لے سکے اس کے لایا جو کوئی قید ہونے سے اس کا کر کے اس کو قتل کر دیا پھر مسلح انون کے سوار گھار کی فوج کو اس کے لایا

تیرا کھڑا تھا اور اللہ تعالیٰ کا بچہ اور رادہ تھا تیرا رادہ بھی یہی باجھوتہ یہ اللہ جلے لیکن حکم ظاہر بات پر کیا جاوے قصہ حضرت خالد رضی اللہ عنہ ایک سال تک نہان جگہ کے بندوبست اور تہذیب کا قانون پر مشغول رہے وہ قانون پر جزیرہ اور حراج لگا یا اور خالد رضی اللہ عنہ کی یہ حیثیت عجیبوں کے دلوں میں اس قدر تھی کہ ان کے نام سے چونک پڑتے تھے سیف سے نشیبی سے روایت کی کہ جو کب تک جیہہ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے فتح کیا تو کچھ کھوت نماز ایک ہی سلام سے پڑھی اور جو زمین جبرین عبد اللہ علیہ السلام کی راہ شکار خالدرین داخل ہوئے اور ان کے لئے ایک کانسب یہ ہو کہ جناب صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کو شام کی طرف خالد بن عبد بن العاص کے ہمراہ روانہ کیا پھر چلے خالد بن عبد سے رخصت لی کہ میں جناب خلیفہ کی خدمت میں جا تا ہوں اور اپنی قوم بحیدر کے لوگوں کو جمع کر تا ہوں جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو جناب خلیفہ ان پر غصہ کرنے لگے کہ تم بے حکم میرے کون آئے ہو اور فرمایا اللہ تعالیٰ کی ممانعت جس کی کام میں ہی تمام اوس سے مجھے بھیجیے ہو پھر ان کو عراق کی طرف خالد رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیا اور اسی ایام میں ان کو نے شیر و دیار آذربائیجان کو راز الا حضرت علی علیہ السلام کے حکم کے بادشاہ خسرو پرویز کو راز نامہ شریف لکھا تھا اوس نے بے ادبی سے نامہ مبارک کو کھٹا اور آپ نے نثار شام کیا کہ ان کا اقبال ایسی ہی جھٹ جائیگا غرض کہ نو چری میں فارس یوں نے خسرو پرویز کو قید کر کے بار ڈالا اور اوس کے فرزند شیر و دیار کو پختہ جمہا اس طرح بیٹے کے اندر ملو کھینچ لیا اور پہلے جیہہ رویت پر دست تھا تو وہ پہلے جیہوں اور فرعون کو بدو افتخار اور لاف تھے اوس کو بکول کر کچکا تھا اب لاف تخت نشینی کے کوئی ترقی نہ پاوا کہ ایک امیر جس کا نام فرخان تھا تخت پر بیٹھا اور اپنے القاب شہر از شہر اور عجیبی اور کئی مسالمت میں مکرشی اور اس پر خلات کرنے لگے اور جا ہا کا پناہ بادشاہ کو دیکھو بنادین مگر خالد کو اپنے والد السلطنت میں نہ آنے دینے کے واسطے ایک بڑا لشکر اپنا روادیک گھاٹ بانڈھ اکوین حضرت خالد نے ان کا انکشاف سکرم زبانوں کو ایک خط لکھا کہ تم لوگوں پر اسلام میں داخل ہو تمہارا ملک باقی رہیگا باجزیہ دینا قبول کرو ورنہ زمین تمہارے سر پر آئے گی لوگوں کو لیکر بیوہ بنیا ہوں کہ ان کے نزدیک جیسے سے مرا عزت پر میری زبان خط خالد کا دیکھو اور کسکی شجاعت اور جرات سے تمہارے پھر خالد نے اس سے حکم موضع انبار کو گئے فارس کی طرف سے وہاں کا حکم شیر زاد نام تھا بہت متعلیٰ شخص تھا خالد نے ماکر اوس شہر کا محاصرہ کیا اور اوس قلعے کی بڑی خندق تھی جب خالد کا لشکر وہاں پہنچا گرد و نواح کے اعراب امیر خالد سے لڑائی پر آمادہ ہوئے اور خندق تک چلے سے منع ہوئے امیر خالد نے ان کو ایک حلقے میں گرفت کر کے خندق کے پاس اور پتھر اور اہل قلعہ فیصلیوں پر اگر کوڑے ہوئے امیر خالد رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ ان کو تیروں سے مارو مسلہ نوں نے تیروں سے ہزار آدمیوں کی اہل قلعہ سے کھینچ پھینچ کر ان کے کھارے کا بنا دیا اور ان کی کھینچ پھینچ کر ان کے اسوا سراسر جنگ کا نام غزوہ ذات العینوں لکھا گیا اور شیر زاد نے خالد رضی اللہ عنہ سے بیہوش کیا لیکن اوسنے خالد کی شرطوں کو قبول کیا تو خالد نے حکم دیا کہ یہ کام انہوں کو فوج کے خندق پر چڑھنے والا اور رومی سب کا بھی اوس میں ڈالو تاکہ جو جاوین ہو لشکر سے ہو جب خالد کے خندق کو پھر دیا پھر اوس پر لشکر اسلام گزرنے کے قلعے کے قریب پہنچا شیر زاد دیکھ کر گھبرا اور اپنے خندق کا قبول نہیں اور کہا جب تک میں اپنے اس کے تمام میں پہنچ جاؤں تو تم لوگ مجھے کچھ تعرض نہ کر خالد رضی اللہ عنہ نے یہ مان لیا اور اس کو اس جگہ تک پہنچا دیا پھر حضرت خالد نے ان پر تسلط ہو کر چند روز اپنے لشکر کو آرام دیا اور وہاں کے عربوں سے اصحاب کرام سے لفظ لکھنا سکھا اور وہاں کے لوگوں نے یہ بواہر سے خط لکھنا سکھا تھا اور سخت فقر بادشاہ نے جب سے عراق عرب کو ویران کیا تھا وہ لوگ جب سے وہاں سکونت پذیر تھے پھر خندق سے بعد بندوبست اور حصول آرام و راحت کے انہا میں اپنا نائب زیر قان بن بدر کو مقرر کیا اور اسے موضع عین اللہ کی جانب تو جہہ ہو وہاں کا ناظم اونی نون ہران بن ہرام تھا اور عربوں کی بہت سی جماعتیں اس کے پاس جمع تھیں جنی تلواری بھی تھیں جنی آباد اور جنی قوم کے قبیلے ان عربوں کے اطراف و نواح میں رہتے تھے ان کا حاکم عقبہ بن ابی عقبہ نام تھا جب خالد رضی اللہ عنہ کا لشکر وہاں پہنچا تو جب عقبہ نے ہران افسر بادشاہ سے یہ کہنا کہ عرب کو ساتھ عرب کے ڈھنگ لڑائی کا خوب علوم جو ہم لوگوں کو اور خالد کے مقابل کر داور تاشاہیں لڑائی کا دیکھو ہر امن یہ بات پسند کی اور کہہ لاگ اس کام میں تم کو کچھ اور حاجت ہوگی تو میں تمہاری کمک بھی کر دے گا لیکن جمع کے سرداروں نے اس بات کو خفا پسند کیا جب اپنے سرداروں سے ہران نے کہہ لاگ کہ عرب خالد سے لڑا کر اپنے خالہ کو دین تو تمہارا مقصود حاصل ہو اور اگر عزت باوین تو ہم لوگ آواز دھجھ

اور خالد کا لشکر جمع ہوا ہم اوتھے مقابلہ تاخیر کرینگے اور اس سے میرے اوپر خالہ کیونگے فوج عجم نے اس بات کو پسند کیا اور بعد فرار و اس امر کے بعد
بڑے کروفر سے خالد کے مقابلے میں آیا امیر خالد نے جب اس کو میدان میں جوشاغ و شجاع دیکھا تو اپنے عزم اور مسکوئی فوج والوں سے کہا کہ تم اپنے
مقاموں سے غبر وارہ نہ مین پر ہلکر انکی فوج قلب پر یورش کرنا ہوں اور اپنی خاص فوج سے کہا کہ تم میری پشت پر رہنا پھر خالد نے خود تماکل کے عقبہ پر
حملہ کیا وہ اسوقت اپنی صفوں کی کراش اور ترتیب میں مشغول تھا پھر اس کو پہلے ہی حملے میں قید کر لیا اس کا لشکر کے جنگ پر حائلہ و ہلکر بھاگا بہت
لوگا یہ ہونے پھر خالد نے وہاں کے قلعے پر یورش کرنا پھر ان کے قلعے کے لشکر کی خبر نہایت سنکر حیدر اس قلعے کو خالی کر دیا اور بھاگ گیا وہاں کے
سب قبیلے اعراب کے مذہب شرابی رکھتے تھے سوا و ان اعراب نے بعد بھاگ جانے مہراں کے جب قلعے کا دروازہ کھلایا تو اس میں اپنا تسلط اور قبضہ
کر لیا پھر خالد رضی اللہ عنہ نے اگر وہاں کا ایسا محاصرہ کیا کہ وہ لوگوں کا قافہ ننگ ہوا اور ناچار ہو کر انھوں نے پیغام صلح دیا خالد نے اس کا پیشا
نہا اور کہا جو میرا اسم میں ہے اس سے صلح کرنا ہوں پھر وہ لوگ انکے حکم پر اتر آئے امیر خالد نے غصہ اور تیز چل لڑنے والوں کو قتل کیا اور قلعے میں جو کچھ
مال تھا سب لوگوں کی نینت میں پھینک دیا پھر ان کے سینہ میں گئے وہاں پچیس لاکھ آہیل پڑھتے تھے اور دروازہ اس کا بند تھا اور دروازے کو توڑ کر وہاں کو گنا
کو لے لے اور اسے اسلام میں سکر آیا سوا انھیں میں سے عمران جو حضرت عثمان کو اس شخص میں سے ملا اور سیر بن الدیلمیہ سیر بن کے کہ اس میں مالک
رضی اللہ عنہ نے اس کو لیا اور اسی طرح کے چند غلام مشہور رکھے جنکی اولاد میں بڑے بڑے علم پیدا ہوئے اور اسی جنگ میں لعان کے باپ شیر بن سعد
غزوی شہید ہوئے اور یہ وہ شخص تھے کہ غنہ ثانیہ سے لیکر تمام مشاہدین آنحضرت کے ہر کتاب سے تھے اور متوکل ہو کر جماعت انصار سے پہلے آیا
اسلام لائے تھے اور تھیں یہ بھی سب سے پہلے حضرت صدیق کی بیعت انھیں نے کی اور امیر خالد ہمارا ان کے تمام الزاموں میں ساتھ ہو جو دوسرے
الفضل امیر خالد رضی اللہ عنہ نے بعد فتح کے مال خمس اور قیدیوں کو ولیہ بن جنتہ کے ہمارے حضرت صدیق کی خدمت میں سجا جانے کے وہاں پہنچنے کے ان کو حضرت
نیلے نے عیاض بن نعم کی ہر کو رو کیا اور ان فوج عیاض بن نعم نے دو دنہ الجندل کا محاصرہ کر لیا اور عراق کی جانب سے کافروں کی فوج نے اگر عیاض
کی رو بند کر لی تھی جب عیاض بن عقبہ وہاں پہنچے تو حضرت عیاض نے لائے کہ کہا کہ اب تم کچھ تہیہ تیار کرو وید لے لے کہا اس سے بہتر کو فی سلاطین کہ خالد بیان
قریب میں تم کو کچھ بھیج کر ایک ملک طلب کرو کہ وہ تمہاری مدد کو اپنی فوجیں روانہ کرے پھر عیاض نے حضرت خالد کو خط میں یہ سب بات لکھ کر روانہ کیا وہاں
عیاض بن نعم تھا اور جنگ سے فراغت پا کے وہاں کے بندہ دست میں مشغول تھے جب حضرت خالد کو یہ خط پونچھا اور وہ اس کے سفروں سے مطلع ہوئے تو
ان کو جواب میں لکھا کہ تم ہمارا تھوڑا سا انتظار کرنا ہمارے سوار تمہارے پاس غریب پونچھا جانتے ہیں یہ حضرت خالد نے بین التمرین غزیر کا بن اسلی کو اپنا
نائب مقرر کر کے خود وہاں تاجندل کی طرف کوچ کیا دوسرے لوگوں نے امیر خالد کے لے کی خبر سنا کر ہمارا ارتق و غر خان اور کعبہ وغیرہ قبیلوں کے لوگوں کو اپنی
مدد کے واسطے بلایا اور سب اطلب فوج جمع کر کے ہم غسانی سے جماعت غسان اور توفیغ کے ان کے دو کو دو زمین پونچھا اور دو تین دو دوسرے سردار تھے
کہ سب لوگ انھیں کے پاس جمع ہوئے تھے ایک نام الہد بن عبد الماکن دوسرے کا جودی بن ربیعہ تھا کہ یہ لے لے خالد کے احوال سے میں غریب دا
ہوں جنگ میں اس کے اندر کوئی ثابت قدم اور دلوروز نہیں ہو سکا کی صورت دیکھتا ہی نہایت باہر اور اس سے گناہ نہیں ملا سکتا اگرچہ بڑے لشکر والا اور
تھمک میرا کہنا مانواں لوگوں سے صلح کر لو نہیں تو جیسا کہ لے لے لے اور لوگوں نے اس کی بات نہ مانی تب کہ یہ لے لے لے خالد کے ساتھ بیکوڑ لے لے لے لے لے لے لے
اور وہاں تاجندل کو چھوڑ کر بھاگ گیا خالد رضی اللہ عنہ وہ قریب آ گئے تھے اس کی نہایت کی خبر سنا کہ عجم میں عمر کو اس کی گرفتاری کے لیے بھیجا اور وہ
گرفتار کر لائے پھر حضرت خالد نے اس کو مالا مال اور یہی کہہ کر اس کو قید کرنے کے واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تبوک سے خالد کو روانہ کیا تھا
اور وہ کوڑھ کے شکار کو کھانا کھا خالد شکار گاہ سے اس کو بلالے تھے اور آنحضرت کی خدمت میں حاضر کیا تھا پھر کہ یہ لے لے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
صلح کر کے جزیرہ ینا قبول کیا تھا لیکن کتب میں کہ وہ اسلام بھی لایا تھا لیکن عجم خلافت حضرت صدیق رضی اللہ عنہ میں تہہ ہوا آخر اللہ حضرت خالد سے
کی تواسے مارا گیا اور اس کا سبب اسے اسباب بولنا تھا پھر حضرت خالد نے اپنے لشکر کو و ملک سے کیا ایک ملک اور عیاض بن جعد کے چہرہ کا بیا اور ایک ملک

پہنچے جہاد کے اعلیٰ درجہ کا حکم جو دین میں ریحہ تھا تمام قبیلوں کو لیکر مقابلے میں آیا اور ہر قبیلہ کے ساتھ اس کا امیر تھا خالد نے اپنی دونوں جماعتوں کو زبانا تذکرہ فرمایا کہ طرف سے حملہ کر دو چوڑا کھڑک طرف سے عیاض بن عمرو دوسری طرف سے حضرت خالد جاؤ روئے اور دو تھوڑے چھین لے لیا اور حضرت خالد کے اول حملے میں جو دی کیڑی لگیا اور اتر قریح بن حابس نے وہ دیکھ کر جو دوسرا سردار تھا کہ زبانی کہہ کافروں نے تمہارے جنگ کے صف میں پناہ لی قلعہ چھوڑنا تھا سب کو کفایت کیا جیسے اندر سے اسے سوسے اپنی تمام قلعے کے باہر تھیں ہوئے یعنی تھیم سے اون کو تیرہ رکھ لھا کر او کو غلو وغیرہ یا لوگ بچ کے بھاگے اسے اس سے بن حضرت خالد وہاں پہنچے پس ماندوں کو قتل کیا اور فرمایا میان جو دی اور اس کے چار بیویوں کی گردن مارو مگر بنی کلب کے اسیروں کو قتل کیا کیونکہ عاصم بن عمرو اور اس کے عاصم بن عمرو کی بیوی تھیں اور ان لوگوں کے پناہ دہی تھی اور ان لوگوں کے پناہ لینے پر عاصم بن عمرو اور حضرت امیر خالد میں بہت کلام پڑھا خالد نے کہا کیا تم لوگ بائیس کے اکام کی مخالفت کا کام کو کرنا کہتے ہو عاصم بن عمرو نے جواب دیا کہ تم ان لوگوں سے حسد کرتے ہو اور انکو شیطان کی طرف بھیجتے ہو القصد امیر خالد نے کہا کہ قلعے کے دروازے کو توڑا اور ان میں سے سب لوگوں کو قتل کیا اور اس کے ایکے بالوں کو بیکڑا کھسکا ان کے حملے کا جو دی کیڑی لگا نہایت جمیل و حسین تھی اس کو خالد نے مول لیا اور دوسرے کے ہندو بیست کو غور دست اور اتر قریح بن حابس کو انہار کی جانب روانہ کیا چپ و پست بچوں کا بند و بست بخوبی کر لیا تو بعد اسکے امیر خالد وہاں سے نکل کر یہی سمت چلے اور خالد کے آنے سے وہاں کے زمیندار بہت خوش ہوئے

بیان جنگ حصید اور نصیح کا

فارس کے سرداروں نے جب کہ مروا لگی امیر خالد کی دوستی اجمند کی طرف سنی تھی تو بہت خوش ہوئے تھے اور اس فرصت کو غنیمت جان کر اپنی افواج ہر فوج سے اور اقوام عرب کو بلا کر اسے بلوا کر ایک بڑا لشکر بنایا تھا اور اس بات پر مستعد تھے کہ شہر انبار کو زبردان کے ماتحت سے جو نائب تھے خالد کے چھین پوین جب یہ برقاں کھا انشا کر کے اس رات سے پہلے ہونے کو قلعہ قریح بن عمرو کو چاہیے خالد کی طرف سے جو زمین نائب تھے یہ حال لکھ کر بھیجتا تھا بعد دریافت ہوئے اس حال کے عبداللہ بن فہک اسعدی کو لکھا کہ تم مجھ کو پہنچنے اس میرے خط کے مع اپنے لشکر کے موضع حصید کو جلد روانہ ہو اور راہ میں ملنا کر کے جاؤ اور عروہ بن ابی بجد ہارقی کو خناس پر روانہ کیا اس عرصے میں امیر خالد بھی موضع جویون پہنچے اور اس کا قصد کیا کہی تھا کہ عیاض بن عمرو پر شکر کر کے جو کسی کا دار السلطنت تھا اس کو شکر اور لیکین باعث نمودے حکم حضرت جناب صدیق رضی اللہ عنہ کے اور باعث بھیجے اس شخص بڑے لشکر کے اس بات کا قصد بالفعل تو قویں کھا او قلعہ قریح بن عمرو کو افسر بنا کر حصید کی طرف روانہ کیا اور عجم کا مہ دار روز بنام خال کا لشکر لے کر حصید بن ابی اوزر اور یہاں کسی لڑکے کو زبردست لڑا اس کو زبردست فرج سے اسے آجیا غرض یہ سب لشکر ظلت تو زکرفہ و اسلام کے وہاں کے سیدان بنی تہیل ایکے دوسرے کے اور دوسرے کے جب شاہ و خاور زبوں تخت پہنچا وہ فرمایا ہوا اور قریح سیاہ شب سے اپنے حاضر بخش و کو نکال کے سب کا گردن کاٹ لیا اپنی فوجی اور تابع کسی نے میدان میں ہر طرف سے اپنی اپنی صفیں کر رہیں کہ کھڑے ہوئے تو جنگ کے جدال کا گرم ہوا اترا اللہ شہرین اسلام کی تلواروں کو تاب لگا رہا تھا عیاض نے اسے نہایت کوشش ہوئے اور میرا بہت چہرہ تھا کہ بھاگنے لگے اور بہت لوگ سہل نوں کی حصار خوار آنا شروع ہوئے ہار ہوئے اور دوسرے کو قلعہ قریح سے خود قتل کیا اور عروہ بن ابی بجد رضی اللہ عنہ کو مارا اور بہت سی غنیمتیں سہل نوں کے حوزہ تصرف میں آئی تھیں کی فوج نے بھاگ کر شاخصین بن ہنادیا پانا لیا کہ جبے مان ابوسل فہک کی سدی کو دیکھ کر بھاگے ہوئے موضع نصیح کو لگے وہاں غیب و مہر پہنچے ہائے تھے کہ امیر خالد سبقت لے کر اپنی فوج پہنچے ہوئے اس کے میرے پہنچے اور اپنے لشکر کے تین فرسے کو کے ال عمر جو باغیہ ترکو شریں تھے تنخون مارا اور بے کوفت لکھا کہ اگر چند لوگ مان بچا کر او تین سے بھاگ گئے پھر حضرت خالد نے وہاں کی اور ضروری سے فراغت حاصل کر کے موضع خنی اور ذیل انہر قصد کیا اور اپنی چہرلات خواب میں لوگ تنخون مارا اور وہاں اس وقت پہنچے عمر اور اعراب تھے اون سے کو مارا اراہمان کہ کہ اس کو فنی نے بچا کہ بھاگ کر چڑھا ہوا پھر خالد نے مال خسر اور قیدیوں کو حضرت خلیفہ کی خدمت فیض دیتے رہے وہ انکی اس سببی میں جو عیاض بن عمرو نے شہر خنی کی بھڑکی تھی اس کو حضرت علی کریم سلمہ وجہ سے فرمایا اور اس وقت آپ کے فرزند عمر اور صاحبہ امی رقیہ بی بی جو فی اور بعد اسکے واقعت جنگ و فرائض میں ہوا اور سب کا بھارت تھا جب خالد نے

اور خیرون کے چیلنے والے ہیں ورنہ کیسے میں اور تیسے لڑنے کو سوا ایسے لوگوں کے اور کو نہیں جوں کا پھر جبے دخل شاہ عجم کا جناب شہنشاہ کو پوچھا تو انھوں نے اسے اس کے جواب میں یوں لکھ دیا کہ اگر تیرا لکھا ہوا بیخ کو تو یہ کام تیرے حق میں ہزاروں ہمارے لیے بہتر اور اگر کچھ بھی تو جو مجھے بادشاہ کو اسد تعالیٰ کے پاس بڑی عزت اور لوگوں میں بڑی رسوائی ہو اور یہ جو جو نے لکھا ہے کہ میں تیسے لڑنے کو کہنے پر ہوا ہوں کو کیجیو جان اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تم بہت عاجز ہو گئے شہنشاہ کا کہ تیسے سے خود کو کہنا بہت دانی میں باطلت مرغ و خنزیر حراسے والوں کے پیچھے اور سکوان ابلانوں کا محتاج کیا ہمارے کے کہ جو کفر مدگار ہو کہ جو کجا کلام لوگ راہ ضامین تیغ بیداری سے اسکا خون دینگے ہوا جو غلطے تعالیٰ کی راہ میں کیسی ملامت اور بی عزت کا خیال نہیں ہے جس جی بی بیٹا اس بادشاہ کو کہ پوچھا تو خیر سیون کو اس خیر کی کمال نداشت ہوئی کہ جواب نہ ان نشین پایا اور بیٹے شہر پار پر ملامت کی کہ تو نے اساطط کا کیا کیا لکھا القسہ شہنشاہ نے اس کے لشکر کے آنے کی خبر بشکر کی و سہ روزہ کو باطل میں پونچھ اور وہاں بیخ الادال کے غرے کے دو فوج لشکروں میں میں قیام رہا جو جنگ عظیم واقع ہوئی فاسیون نے ایک ست ہائی لاکھ مسلمانوں کے لشکر کی جانب ہانک یا مسلمانوں کے گھوڑے بھاگ جادوں اور ان کی صفیں سے دو ابلانوں کیکن شہنشاہ نے چار ستے خود بڑھ کر اس ست ہائی کو مار ڈالا اور مسلمانوں کو اپنے تھک کر کے کا حکم دیا آخر کما کو نہ بہت نصیب ہوئی بہت لوگ اس کے مارے گئے اور سامان خیر شہنشاہ میں آیا اور عجمی برسے سالوں سے گھرے میں ان کو پونچھ دیکھا تو وہاں لوگوں نے شہر پار کو بھی قتل کر دیا تھا اور اس کے گھر پر بڑے کی لڑائی ہوا ان وقت لڑنے کو بھاگا تھا پھر یہ بیان انیس صفیں سلطنت کے کہ ہم نے گئی ابتدا اسکے ہمیں انہی حرمی وقت کے سر پر جن شاہی لکھا اس سے انتظام ملک و سکا اس واسطے شاہ کو سلطنت حاکم کی اور واسطے انتظام سلطنت کے فرج کو مقرر کیا شاہ پورے ترمیزی درخت کو فرج سے نکال کر دو اوستے لکھا فرج میرے غلاموں سے جو میں اس سے طرح طرح بچھا کر ان کو پھر اوستے فرج کو مر وادالا اور اس عرصے میں شاہ پور بھی مارا گیا آخر اللہ راہی میں ان ترمیزی درخت کو سلطنت پر قرار کیا اور بیٹے کہتے ہیں کہ پورے بعد اسکا فرزند شیر و یہ تخت نشین ہوا اور نو بیٹے سلطنت کی اسکے بعد از شیر پشیر و یہاں جب اسکو مار ڈالا تو پھر وہاں بہت کسری ہلاک ہوئی اسکی تخت نشینی کی خبر آنحضرت نے سن کر فرمایا جو لوگ اپنا مسودا عورت کو بیعت نہ ہیں ان کو کسی فعلی نہیں ہو تو عرض اوستے فرمایا سال سلطنت کی منگے شہر بنی تبت پر پہنچا اور کچھ بھاگا مار ڈالا پھر ترمیزی درخت چار مارہ بادشاہ ہو کر وہی الغرض حضرت صدیق علیہ السلام ان فوج شاہی معہ میں شہر قبول تھے شہنشاہ نے شہنشاہی حاکم کو کچھ دے دیا تو پھر شہنشاہی نے عراق پر از شیرین خفا صدیق کو اپنی طرف سے لشکر مقرر کیا اور سیدین و علی کو گھاتوں کے بندہ و بستی کے واسطے میں کر کے خود میرے بندہ کو روانہ ہوسے جب شہنشاہی وہاں پونچھ تو جناب صدیق علیہ السلام کے بیچارے تھے اور حضرت محمد بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اپنا ولیعہد کر کے تھے حضرت صدیق علیہ السلام کے بیٹے امیر شہنشاہی رضی اللہ عنہ کو دیکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ میری ولایت کے بعد تم مغب ہونے کا اتفاق نہ کرنا پڑا کی رائی کے واسطے شہنشاہ بن عاتش کے ساتھ چل کر کے روانہ کرنا اور بعد فتح ملک شام امیر خال کو بھی عراق کی جانب بھیج دینا کہ وہ اس ملک سے بخوبی واقف ہے یہاں تک فارس وغیرہ ملکوں کے وہ حالات معلوم ہوسے جو زمانہ بابت نشانہ حضرت ثانیہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وقوع میں آئے تھے اور جو معاملات شہنشاہی وغیرہ اس ملک کے باہم خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ میں ظاہر ہوئے ہیں کچھ ان کو امام و اقدی سے تحریر کیا جائے اللہ تعالیٰ یہ راقم آخر اللہ تعالیٰ کی تائید سے تفصیل دے گا اور کہ ابوں سے لکھ کر بطور مکمل حدیث کے آخر میں حکم کر گیا ناظرین میرے کو یہ قصص بہت مگر گوش و ہوا جوں و باہلہ التوفیق وہ نہستعین اللہ وصل علی حبیبک و نبیک و رسواک خیر الخلاق و علی خلفائک و آلہ و اصحابک و ازواجہ و صلوة

نامہ جامعہ کاملہ الی یوم القیامہ امین

خاتمہ الطبع احمد علی خان قزاق العربی مکمل یعنی دفتر پبلایع خاندانہ خجاستہ دفتر کتاب شوکت الاسلام ہمارے بیسیویں شعبان ۱۲۸۵ ہجری چھپ کر طیار ہو گئی اور فقیر شام اور قزاق عراق و مصر میں اپنے ضمیموں کے یعنی دفتر و سر اور میسر بھی چھپے ہاں انشا اللہ تعالیٰ بھی قریب

طیار ہوسے جاستہ

